بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 47 | یکم تا ۷ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ 30 دسمبر تا 5 جنوری 2017ء | شمارہ: 50

دولت مندی

کثرتِ مال کی ہوس کے نقصانات پر ایک نظر!

شام

حلب میں مسلمانوں کا قتل عام جاری

اور مسلم حکمرانوں کی خاموشی

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

اصحاب الاخدود کی ایمان افروز داستان

کرسمس کی حقیقت

تاریخ کے آئینہ میں

اہل قبلہ کون ہیں.....؟!

اماں حلیمہ سعدیہ کا اسلام!

میت کو ایک ملک سے دوسرے ملک لانا!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

انفاق فی سبیل اللہ کے مستحق کون؟!

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ ..... وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝﴾

''اے نبی (ﷺ) لوگوں کو ہدایت بخش دینے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے، ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ اور راہ خیر میں جو مال تم لوگ خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے لیے ہی بھلائی کا سامان ہے۔ تمہیں صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔ جو کچھ مال تم راہ خیر میں خرچ کرو گے، اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی ہرگز نہ ہوگی۔''

اسلام کے اعلیٰ و ارفع معیار اور اقدار سے آگاہی کا ایک مظہر اس آیت مبارکہ میں ہے۔ اسلام جہاں مسلمانوں کی سوچ اور فکر کی بلندی، ان کے قلوب و اذہان کی پاکیزگی چاہتا ہے اور جہاں اس کے لیے ان کی تربیت کرتا ہے، وہیں غیر مسلموں کے ساتھ خیر اور بھلائی کرنے کی تلقین کرتے ہوئے انہیں اپنے قریب کرنے کے لیے بھی جا بجا رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام صرف مذہبی آزادی کا اصول بیان نہیں کرتا، وہ دین کے معاملے میں جبر و اکراہ کی ممانعت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ وہ اس سے بہت آگے جاتا ہے۔ یہ اللہ رب العالمین کی ہدایت سے ماخوذ انسانیت سے فیاضی اور حسن سلوک کا اصول ہے۔ وہ تلقین کرتا ہے کہ سب ضرورت مند امداد اور حسن سلوک کے مستحق ہیں بشرطیکہ وہ مسلم جماعت سے برسر پیکار نہ ہوں۔ انفاق کرتے وقت ضرورت مندوں کے عقیدہ و مسلک کو نہ دیکھا جائے گا۔ اسلام واضح کرتا ہے کہ انفاق کرنے والے کا اجر ہر حال میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے یہاں محفوظ ہے، بس شرط یہ ہے کہ انفاق صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو، یہ بہت بڑا اقدام ہے جو انسانیت کی فلاح کے لیے اسلام نے کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اقدام صرف اسلام نے کیا ہے اور اس کی معنویت اور حقیقت سے اہل اسلام کے سوا کوئی دوسرا آشنا نہیں۔

اسی طرح اس آیت میں اس سنت کی طرف بھی اشارہ ہے جو ہدایت و ضلالت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں بار بار آیا ہے۔ یعنی نبی کریم ﷺ کی ذمہ داری، ہدایت کے سلسلہ میں صرف یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ہدایات و تعلیمات سے اچھی طرح آگاہ کر دے۔ اگر یہ کام اس نے کر دیا تو اس کی ذمہ داری پوری ہوگئی اور اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ یہ ذمہ داری اس پر نہیں ہے کہ لوگ اس کی تعلیمات و ہدایات کو قبول بھی کر لیں۔ ان کو قبول کرنے کی توفیق دینا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کام ہے... یہاں اس سنت کی طرف اشارہ کرنے سے مقصود یہ ہے کہ انفاق کے بارے میں جو باتیں آپ ﷺ نے بتائی تھیں وہ اللہ کی طرف سے تفصیل کے ساتھ بتا دیں۔ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے فرض ادا ہو گیا، اب یہ لوگوں کا کام ہے کہ ان کو قبول کریں یا رد کریں۔ اور مسلمانوں کو بھی خطاب کر کے یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ تم جو کچھ بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا فائدہ کسی دوسرے کو نہیں بلکہ خود تمہیں ہی ملے گا۔ بس شرط یہ ہے کہ تمہارا یہ خرچ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوشنودی کے سوا کسی اور مقصد سے لیے نہ ہو۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

جمعہ کے احکام

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ".] (ترمذي)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور گھر سے خوشبو لگائیں، اگر خوشبو میسر نہ ہو تو پانی ہی اس کے لیے خوشبو ہے۔'' (ترمذی)

اسلام پاکیزگی اور صفائی کا دین ہے اور اپنے ماننے والوں کو پاکیزہ اور صاف ستھرا رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ پانی کی کمی اور وسائل کی عدم دستیابی کے باوجود جمعہ کے دن ہر مسلمان کو غسل کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ میل کچیل اور بدبو سے انسان پاک ہو کر مسجد میں جائے تاکہ دیگر نمازیوں کو پریشانی نہ ہو۔ صحرائے عرب میں پانی کی شدید قلت تھی، لوگ کئی کئی دن تک غسل نہیں کرتے تھے جس سے جسم اور کپڑوں سے بو آنے لگتی۔ اس بنا پر آپ ﷺ نے ہر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب قرار دیا اور خوشبو استعمال کرنے کی تلقین فرمائی۔ مزید فرمایا کہ اگر کسی کو خوشبو میسر نہ ہو تو پانی ہی اس کے لیے خوشبو کا کام دے گا۔ یعنی پانی سے جسم اور کپڑوں کی میل دور ہو جاتی ہے اور بدبو بھی ختم ہو جاتی ہے۔

غسل کے بعد عمدہ لباس زیب تن کر کے جتنی جلدی ممکن ہو مسجد کی طرف نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جانا پسندیدہ عمل ہے۔ مسجد میں جا کر تحیۃ المسجد ادا کی جائے اگر مزید وقت ہو تو نوافل ادا کیے جائیں۔ نفل دو دو رکعت ہی ادا کرنے چاہئیں۔ خطبہ شروع ہونے تک بقیہ وقت نبی کریم ﷺ پر درود ابراہیمی پڑھتے رہیں اور جب امام منبر پر آ کر خطبہ شروع کرے تو پوری توجہ سے خطبہ سنا جائے۔ خطبہ کے دوران گفتگو سے اجتناب کیا جائے حتی کہ کسی بولنے والے کو خاموش رہنے کی تلقین بھی نہ کی جائے۔ امام کے جس قدر قریب ہو سکے ہونا چاہیے لیکن نمازیوں کی گردیں پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش نہ کی جائے جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائے۔

خطبہ کے دوران آنے والا دو رکعت پڑھ کر بیٹھے۔ اگر کوئی شخص بیماری، سفر یا کسی معقول عذر کی بنا پر جمعہ ادا نہ کر سکے تو وہ ظہر کی نماز پڑھ لے اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا لیکن اگر غفلت کی وجہ سے جمعہ چھوڑتا ہے تو گنہگار ہوگا اور دل پر سیاہ نقطہ لگ جائے گا اور مسلسل جمعہ چھوڑنے کے نتیجے میں دل بالکل سیاہ ہو جائے گا۔ ہر مسلمان کو جمعہ کے آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

میں اگر سوختہ ساماں ہوں.....؟!

تاریخ شاہد ہے کہ ۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ میں مسلم لیگ کی بنیاد پڑی جو پاکستان کی بانی جماعت ہے۔ تحریک پاکستان میں خیبر سے لے کر چاٹگام تک قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں مسلمان اپنی آزادی کے لیے متحد اور ایک آواز تھے۔ بڑی قربانیوں کے بعد پاکستان کا نقشہ عالم پر ظہور ہوا۔ ابتدا میں بڑی مشکلات پیش آئیں مگر کارواں چلتا رہا۔ بنگالی بھائی نہ فوج میں تھے نہ سول سروس میں زیادہ تھے۔ ان کے پاس سیاسی قوت تھی مگر بیوروکریسی انہیں چلنے نہ دیتی تھی' یہی وجہ ہے کہ خواجہ ناظم الدین کی وزارت برطرف ہوئی۔ پھر قیام پاکستان کے ساتھ ہی ہمارے ازلی دشمن بھارت نے مشرقی پاکستان میں خلاف پاکستان اپنی سازشیں شروع کر دی تھیں۔ بیس فیصد ہندو وہاں آباد تھے۔ شعبہ تعلیم میں بہت سے ہندو ٹیچر تعینات تھے جو طلبہ کی پاکستان کے خلاف ذہن سازی کرتے تھے۔ بیوروکریسی میں بھی ہندو موجود تھے۔ جو سازشوں میں معاون اور علیحدگی کے لیے مواد مہیا کرتے تھے۔ اس کے باوجود مولانا تمیز الدین' خواجہ ناظم الدین' حسین شہید سہروردی' نور الامین' مولوی فرید احمد' مولانا راغب احسن' مولانا اکرم خان اور چوہدری فضل الرحمٰن ایسے لیڈر وہاں موجود تھے جو دونوں حصوں میں خلیج کی راہ میں حائل تھے۔ مگر ایوب خاں اور یحییٰ خاں کی مارشل لاء نے دونوں حصوں میں دوریاں پیدا کر دیں اور مجیب الرحمٰن نے کھل کر انٹی پاکستان تحریک شروع کر دی۔ آخر سقوط ڈھاکہ کا سانحہ رونما ہوا جو سقوط غرناطہ وبغداد کے بعد تاریخ کا بہت بڑا سانحہ ہے۔ اس سانحہ میں سابق مشرقی پاکستان کا ہر شہر اور ہر قریہ پاکستان سے محبت کرنے والوں کے خون سے رنگین ہو چکا تھا۔ ہمارے بہاری بھائی آج بھی اتحاد پاکستان کی پاداش میں کیمپوں میں کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہندو نواز وزیر اعظم حسینہ واجد آج بھی کئی مسلمان رہنماؤں کو جو پاکستان سے محبت کے مجرم تھے انہیں پھانسی دی جا رہی ہے۔

تاریخ بتلاتی ہے کہ اندرا گاندھی' مجیب الرحمٰن' یحییٰ خاں اور مسٹر بھٹو سانحہ مشرقی پاکستان کے یہ چار بڑے کردار ہیں۔ یوں بھی کہا جاتا ہے کہ اس سانحہ میں اپنوں کی غداری' نا اہلی اور دشمنوں کی دشمنی کا بڑا حصہ ہے۔ یہ بات درست ہے کہ ؎

وقت کرتا ہے پرورش برسوں حادثہ ایک دم نہیں ہوتا

اس سانحہ کی تحقیقات کے لیے حمود الرحمٰن کمیشن بنا۔ اس نے جن سول اور فوجی حکمرانوں کو ذمہ دار ٹھہرایا انہیں قانون کے حوالے نہیں کیا گیا۔

جب بھی ۱۶ دسمبر کا دن آتا ہے تو سقوط ڈھاکہ کے حوالے سے بہت سی المناک یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ پوری قوم انہی خیالات میں افسردہ تھی کہ اسی روز ۲۰۱۴ء کو پشاور کے آرمی پبلک سکول میں سات موت کے سوداگروں نے سکول میں داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ کر کے ۱۳۶ معصوم طلبہ وطالبات کو شہید کر دیا۔ سکول کا سٹاف بھی نہ بچ سکا۔ ان معصوم بچوں کا قتل عام ایک قیامت صغریٰ کا سماں تھا۔ مائیں اپنے جگر گوشوں کو تلاش کرنے میں دیوانہ وار پھر رہی تھیں۔ یہ اندوہناک اور دلخراش سانحہ کے کردار اور معاون قانونی گرفت کے حقدار ہیں۔

یہ کس قدر ظلم کی بات ہے کہ ۹/۱۱ کے بعد دہشت گردی کی وارداتیں پاکستان کے کھاتے میں ڈالتے

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
سیرت نبوی اور واضح کامیابی.....(خطبہ حرم)	6
کرسمس کی حقیقت تاریخ کے آئینہ میں	10
ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں	14
دولت مندی کے نقصانات پر ایک نظر	17
محافظ عربی کی رخصتی	19
یاد رفتگان .....(مولانا محمد امجد اجمل)	20
علامہ عبدالعزیز کی مولانا یوسف راجوال سے ملاقات	21
اشاریہ.....ہفت روزہ اہل حدیث 2016ء	22
اخبار الجماعہ	28

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ ہفت روزہ "اہل حدیث" چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک) 106 راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زر تعاون بھیجنے کے لیے
میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک
سالانہ ..... 600/- روپے
ششماہی ..... 350/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 650/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 6000/- روپے
فی پرچہ ..... 20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "دلستر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ہیں جب کہ امریکہ، بھارت اور افغانستان اس میں خود شامل ہیں۔ پاکستان کے ہزاروں افراد دہشت گردی کی نذر ہو چکے ہیں۔ کلبھوشن یادیو اور اسلام آباد میں بھارتی سفارتکار دہشت گردی اور جاسوسی میں ملوث پائے گئے ہیں۔ بھارت کا وزیر اعظم مودی اعتراف کر چکا ہے کہ بنگلہ دیش کے قیام میں ہمارا خون بھی شامل ہے۔ بھارتی وزیر داخلہ راجناتھ نے یہ بڑ ماردی ہے کہ پاکستان ''راہِ راست'' پر نہ آیا تو ہم اسے دس پندرہ ٹکڑوں میں تقسیم کر دیں گے۔ اس سے پہلے مودی، بلوچستان اور شمالی علاقوں کو پاکستان سے الگ کرنے کی سازش کا اظہار کر چکا ہے۔ امرتسر میں حالیہ ہارٹ آف ایشیا کانفرنس میں بھارت نے کھل کر پاکستان پر دہشت گردی کے الزامات لگائے مگر پاکستان کے مشیر خارجہ کو پریس کانفرنس کرنے کی بھی اجازت نہ دی۔ ایسے حالات میں بھی ہم بھارت سے تجارت کر رہے ہیں۔

حلب کی ہر گلی میں لاشوں کے ڈھیر ہیں، دنیا محو تماشا بنی ہوئی ہے۔ پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ حلب کی ہر گلی میں لاشوں کے ڈھیر ہیں اور دنیا محو تماشہ بنی ہوئی ہے۔ حلب کے مسلمانوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ اس امر کا اظہار انہوں نے جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ داعش کے خاتمے کے نام پر بستیوں کی بستیاں جلادینا کہاں کی انسانیت ہے۔ حلب میں بہت بڑے انسانی المیہ نے جنم لیا ہے۔ شام نے روس اور ایران کی مدد سے مظالم ڈھائے انہیں اسکے نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ مسلم دنیا میں فساد کا نیا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ اکیسویں صدی کے نام نہاد، نام نہاد امن پرست، انسانیت کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں۔ اقوام متحدہ شیاطین کی انجمن بن چکی ہے۔ اسکا کردار نہایت افسوس ناک ہے۔ دوسروں کا گھر جلانے والوں کا اپنا گھر بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ پاکستان کے دفتر خارجہ کو حلب کے مسئلہ پر آواز اٹھانی چاہیے اور اپنا احتجاج ریکارڈ کرانا چاہیے۔ ایران کا شام کے مسئلہ پر کردار کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ امت مسلمہ میں نفاق ڈالنے والے دشمن کے ایجنڈے کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ دریں اثناء مرکزی دفتر راوی روڈ پر مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کارکنان نے حلب میں شام، ایران اور روس کے مظالم کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا جس کی قیادت حافظ بابر فاروق رحیمی نے کی۔ مظاہرین نے بینرز اٹھا رکھے تھے جس پر حلب کے مظلوموں کی حمایت اور شامی افواج کے خلاف نعرے درج تھے۔ حافظ بابر فاروق رحیمی نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ اس مسئلہ پر آواز اٹھائے اور مظالم کی مذمت کرے۔

ملی اور دینی اقدار کا حامل نصاب تعلیم ہی قوم کی تقدیر بدل سکتا ہے۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ملی اور دینی اقدار کا محافظ نصاب تعلیم ہی قوم کی تقدیر بل سکتا ہے۔ یکساں نصاب تعلیم کے نفاذ سے طبقاتی تقسیم ختم ہوگی۔ اقوام عالم کا مقابلہ کرنے کے لیے سائنس وٹیکنالوجی کی تعلیم ناگزیر ہے۔ سکول اور کالجز میں قران مجید کی تعلیم اور ترجمہ شامل نصاب کرنا موجودہ حکومت کا عظیم کارنامہ ہے۔ معاشرے کی اصلاح میں استاد کا کلیدی کردار ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعیت اساتذہ پاکستان کے عہدیداروں کی تقریب حلف وفاداری سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ نئے عہدیداروں میں صدر حافظ عتیق اللہ عمر، جنرل سیکرٹری پروفیسر عطاء الرحمٰن ظہیر ودیگر شامل ہیں۔ اس موقع پر ناظم ذیلی تنظیمات ڈاکٹر عبدالغفور راشد بھی موجود تھے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ پرویز مشرف نے سیکولر نظام تعلیم کو پروان چڑھانے کی کوشش کی، اس کے ملحدانہ افکار نے اسے خالص سیکولر بنیادیں فراہم کیں۔ ضیاء الحق سے سیاسی اختلاف کے باوجود انہیں یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ اس نے نظام تعلیم کو اسلام کے مطابق ڈھالنے میں بنیادی تبدیلی کی۔ اسی طرح موجودہ حکومت نے میٹرک اور انٹر کی سطح پر ناظرہ اور ترجمے کے ساتھ قرآن مجید کو شامل نصاب کر کے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ استاد قوموں کی تعمیر اور بقاء میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ ایک استاد محض ایک شخص یا ذات کا نام نہیں ہوتا، بلکہ پورا ایک جہان ہوتا ہے، جس سے لاکھوں کروڑوں لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ استاد کی محنت، لگن، شوق، امانت، دیانت، راست بازی، نیک نیتی کا اثر صرف اس کی ذات تک ہی محدود نہیں ہوتا، بلکہ ان صفاتِ حسنہ کا دائرہ کار کروڑوں لوگوں تک وسیع ہوتا ہے۔ دنیا میں آنکھ کھولنے والا ہر انسان استاد کے بغیر کامل انسان بن سکتا ہے، نہ دنیا کی رنگینیوں میں بے مثال اور بہترین زندگی گزار سکتا ہے۔ اگر یوں کہا جائے تو ہرگز ہرگز مبالغہ آرائی نہ ہوگی کہ استاد ہی دنیا میں وہ عظیم ہستی ہے جس کی بقاء تا قیامت رہتی ہے۔ تقریب میں صوبائی، ڈویژنل، ضلعی عہدیداروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان ہاؤسنگ میاں چنوں، ضلع خانیوال پاکستان
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

اہل قبلہ کون ہیں؟!

سوال اہل علم عام طور پر اپنی گفتگو اور تحریر میں اہل قبلہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں' اس بات کی وضاحت کریں کہ اہل قبلہ سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب عقیدہ طحاویہ میں اہل قبلہ کی اصطلاح کو استعمال کرتے ہوئے لکھا ہے: ''ہم اہل قبلہ کو مسلمان اور مؤمن کہتے ہیں' جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا اعتراف اور تصدیق کرتے رہیں گے۔''

اس کی شرح میں ہے کہ اہل قبلہ سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اسلام کا دعویدار اور نماز کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرتا ہے۔ (شرح عقیدہ طحاویہ: ۴۲۷)

اس وضاحت کی بنیاد درج ذیل حدیث ہے جسے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے' ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ ایسا مسلمان ہے جسے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ حاصل ہے۔'' (بخاری' الایمان: ۳۹۱)

اس حدث میں بیان کردہ تین چیزوں کی وجہ سے مسلمانوں کے لیے اہل قبلہ کا لقب اختیار کیا گیا ہے۔ ویسے لغوی طور پر اہل قبلہ کے حسب ذیل دو معنی ہیں:

⊙ کعبہ مشرفہ کو قبلہ سمجھنے والا ⊙ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والا

اصولیین کے ہاں اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے: ''اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین کو تسلیم کرنے پر متفق ہوں۔''

ضروریات دین سے مراد وہ احکام و مسائل ہیں جن کا حصہ شریعت ہونا نظر و استدلال کے بغیر ہی تمام خواص و عوام کے ہاں مسلمہ ہو' جیسے نماز پڑھنا' زکوٰۃ دینا' روزے رکھنا اور حج کرنا وغیرہ۔ تمام اہل اسلام کے ہاں ان کی حیثیت و اہمیت مسلمہ ہے' کسی کو بھی ان سے انکار نہیں۔ خواص سے مراد علماء دین اور ان کی صحبت پانے والے عوام کہلاتے ہیں۔ علماء حضرات کی صحبت و رفاقت سے جو دور رہتے ہیں انہیں ضروریات دین معلوم کرنے کے لیے غور و فکر اور نظر و استدلال کی ضرورت رہتی ہے۔ قرآن کریم نے اسی قسم کے عوام کے متعلق فرمایا ہے: ''یہ صحرائی لوگ کفر و نفاق میں زیادہ سخت ہیں اور ان کے متعلق یہ احکامات زیادہ ہیں کہ وہ اس دین کی حدود سے ناواقف رہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے۔'' (التوبہ: ۹۷)

درج بالا وضاحت کی روشنی میں ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی کلمہ گو مسلمان اسلامی ماحول سے دور اور اہل علم کی صحبت سے محروم ہونے کی بناء پر کسی دینی ضرورت سے نافہمی' بے خبری اور غفلت سے انکار کر دے تو اسے اہل قبلہ سے خارج نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کی جہالت کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

بہر حال ضروریات دین کو ماننے والا اہل قبلہ ہے اور جو شخص ضروریات دین کا انکار کرتا ہے وہ اہل قبلہ نہیں رہتا۔ واللہ اعلم!

نوٹ: ہم نے اہل قبلہ اور ضروریات دین کی تشریح اپنی شرح بخاری حدیث نمبر ۳۹۱ کے تحت کی ہے' مذکورہ فتویٰ اس کا خلاصہ ہے۔

میت کو ایک ملک سے دوسرے ملک لانا

سوال میرے بھائی کی وفات سعودیہ میں ہوئی تھی' ہم نے اسے پاکستان لا کر دفن کر دیا' اب کچھ اہل علم کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ ہم نے یہ ناجائز کیا ہے۔ قرآن و سنت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ آپ شریعت کی رو سے اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

جواب میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل کرنے کا مسئلہ نیا نہیں بلکہ پہلے وقت میں بھی موجود تھا۔ باوجود اس کے کہ اس وقت وسائل نقل و حرکت اتنے ترقی یافتہ اور تیز رفتار نہ تھے تاہم اس کے متعلق علمائے امت میں اختلاف ہے۔ البتہ درج ذیل دو صورتوں میں میت کو دوسری جگہ منتقل کرنا بالاتفاق جائز نہیں اور ان میں کسی کو اختلاف نہیں۔

⊙ شہداء معرکہ جہاں شہید ہوں انہیں دوسری جگہ منتقل کرنے کی بجائے وہیں دفن کر دیا جائے۔ جیسا کہ شہداء احد کو مدینہ طیبہ لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں میدان احد میں ہی دفن کیا جائے۔ (نسائی' الجنائز: ۲۰۰۵)

اگر اس جگہ دشمن کا قبضہ ہو تو انہیں کسی قریبی جگہ بھی دفن کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال انہیں عام آبادی میں لے جانے کی ممانعت ہے ویسے بھی اسلام عمومی طور پر میت کی منتقلی کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔

⊙ میت کو دوسری جگہ منتقل کرنے سے اس کی بے حرمتی ہوتی ہے یا اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو بھی انسان جہاں فوت ہوا سے وہیں دفن کر دیا جائے۔

درج ذیل صورت میں اسے دوسری جگہ منتقل کرنا ضروری ہوتا ہے: اگر کسی جگہ دفن کرنے سے میت کی بے حرمتی کا اندیشہ ہو یا خطرہ ہو کہ کفار اس کی لاش کو جلا دیں گے تو ایسے حالات میں اسے دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنے میں کسی کو اختلاف نہیں۔

مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ بعض حضرات وصیت کر جاتے ہیں کہ مجھے اپنے ملک میں دفن کیا جائے کیونکہ وہاں اس کے عزیز و اقارب ہیں یا حصول برکت کے لیے مقامات مقدسہ۔ (مدینہ طیبہ' مکہ مکرمہ' یا بیت المقدس) میں دفن ہونے کی وصیت کرتا ہے یا وہ خود کوئی وصیت نہیں کرتا بلکہ اس کے خویش و اقارب چاہتے ہیں کہ اسے ہمارے پاس دفن کیا جائے تو کیا ایسے حالات میں میت کی وصیت یا عزیز و اقارب کی خواہش کو پورا کیا جا سکتا ہے؟ اس کے متعلق اختلاف ہے' کچھ اہل علم جواز کے قائل ہیں جبکہ بعض کے ہاں تفصیل ہے ہمارے رجحان کے مطابق دو صورتوں میں میت کی دوسری جگہ منتقلی جائز ہے:

- جب مسافت کم ہو اور میت کو منتقل کرنا آسان ہو تو جائز ہے۔ جیسا کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو ان کی میت کو وادی عقیق سے مدینہ طیبہ لایا گیا تھا اور وادی عقیق مدینہ طیبہ سے دس میل کے فاصلے پر تھی۔ (بیہقی: ج ۴' ص ۵۷)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اللہ سے سوال کیا کہ انہیں ارض مقدس میں پتھر پھینکنے کی مسافت پر قریب کر دیا جائے۔ (بخاری' الجنائز: ۱۳۳۹)

امام بخاریؒ نے اس حدیث پر عنوان قائم کیا ہے: ''جو ارض مقدس میں دفن ہونے کی خواہش کرتا ہے۔''

- اگر کوئی شخص غیر اسلامی ملک میں فوت ہوا ہو اور اس کے خویش و اقارب کی خواہش پر اسے اپنے ملک لا کر دفن کرنے پر چنداں حرج نہیں۔ جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ (بخاری' الفضائل: ۳۷۰۰)

اس سے بعض اہل علم نے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی اپنے خویش و اقارب میں دفن ہونے کی وصیت کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

اس کے علاوہ صورتوں میں میت کو دوسری جگہ منتقل کرنا محل نظر ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما جب مکہ سے دور حبشی مقام پر فوت ہوئے تو انہیں مکہ میں دفن کیا گیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اگر میں وفات کے وقت وہاں موجود ہوتی تو انہیں وہاں ہی دفن کیا جاتا' انہیں مکہ نہ لایا جاتا۔'' (ترمذی' الجنائز: ۱۰۵۵)

نیز رسول اللہ ﷺ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ جہاں کوئی فوت ہوتا اسے وہیں دفن کر دیا جاتا تھا۔ مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ سے باہر فوت ہونے والوں کو مقدس مقامات (مدینہ اور مکہ) میں دفن کرنا ثابت نہیں' علاوہ ازیں میت کو جلدی دفن کرنے کا حکم ہے' میت کی منتقلی' اس حکم کی تعمیل میں رکاوٹ کا باعث ہے پھر اس پر جو مالی اخراجات آتے ہیں وہ اس پر مستزاد ہے۔ واللہ اعلم!

اماں حلیمہ سعدیہ کا اسلام

سوال رسول اللہ ﷺ کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ کے متعلق علماء کا کیا موقف ہے؟ کیا انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا؟ قرآن و حدیث اور تاریخ سے کیا ثابت ہے؟

جواب اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پیدا ہوئے تو دودھ پلانے کے لیے اماں حلیمہ سعدیہ کا انتخاب کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت خیر و برکت سے نوازا' البتہ ان کے مسلمان ہونے کے متعلق اختلاف ہے۔ چنانچہ حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کے رضاعی والدین کے اسلام لانے کے متعلق علمائے امت میں اختلاف ہے۔'' (زاد المعاد: ج ۱' ص ۸۳)

امام منذریؒ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی ماں حلیمہ سعدیہ نے اسلام قبول کر لیا تھا' وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے احادیث بیان کی ہیں۔ (مختصر ابی داود: ج ۸' ص ۴۰)

حافظ ابن عبدالبرؒ اور امام ابن اثیرؒ نے انہیں صحابیات میں شامل کیا ہے' انہوں نے اپنی تالیفات الاستیعاب اور اسد الغابہ میں اس بات کی صراحت کی ہے' حافظ ابن حجرؒ نے بھی ان کے اسلام لانے کو ترجیح دی ہے۔ (الاصابہ: ج ۷' ص ۸۸)

لیکن احادیث میں اس قسم کی کوئی صراحت نہیں' ابوالطفیل کہتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جعرانہ میں گوشت تقسیم کر رہے تھے' اس دوران ایک بڑھیا آئی اور رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوئی تو آپ نے اس کے لیے چادر بچھا دی' لوگوں نے بتایا کہ یہ بڑھیا آپ کی رضاعی والدہ ہیں۔'' (ابوداود' الادب: ۵۱۴۴)

لیکن یہ روایت قابل حجت نہیں کیونکہ اس میں عمار بن ثوبان اور ان کا پوتا جعفر بن یحییٰ دونوں مجہول ہیں'۔

بہر حال اگرچہ احادیث میں ان کے اسلام کا ذکر نہیں لیکن تاریخ میں ان کے اسلام لانے کی صراحت ہے۔ واللہ اعلم!

سیرتِ نبوی ﷺ اور واضح کامیابی

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ

مترجم: جناب محمد اجمل بھٹی | نظرثانی: جناب عدیل احمد آزاد | تاریخ: 17 ربیع الاول 1438ھ / بمطابق 16 دسمبر 2016ء

حمد وثنا کے بعد:

برادرانِ اسلام! جو شخص حسن فہم کے ساتھ تاریخ کا مطالعہ کرے اور تاریخ کے میدانوں میں جستجو کے گھوڑے دوڑائے تو اسے چمکتے پانی سے بھی زیادہ صاف پانی کا چشمہ نظر آئے گا، خالص ٹپکتے شہد سے بھی صاف چشمہ اسے دکھائی دے گا۔ یہ خوبصورت چشمہ خیر البشر کی معطر اور عالی مرتبت سیرت کے روشن اور منور صفحات ہیں۔ اللہ کی رحمتیں اور سلامتی آپ پر ہو۔ آپ ﷺ ہی پاکیزہ طینت کا مرجع اور چار سو پھیلی نیکی کا سرچشمہ ہیں۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

''اللہ نے انہیں رفعت و بلندی ہی عطا کی اور جسے عرش والا بلند کر دے اسے کوئی گرا نہیں سکتا۔''

برادرانِ اسلام! بعثت نبوی سے پہلے تاریخ ایک اندھیری رات کی طرح تھی۔ حتیٰ کہ روشن اور واضح ہدایت آ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے واضح آیات، پاکیزہ سنت اور معطر و پاکیزہ سیرت کے ساتھ حق کو ممتاز کیا۔

آپ کی سیرت ہی سب سے شیریں جھرنا ہے، سعادت مندی اور کامیابی، تعمیر و اصلاح کے خواہش مند پیروکاروں اور مقتدیوں کے لیے عظیم ترین چشمہ ہے۔ یہ بات ہر خاص و عام تسلیم کر چکا ہے۔ دلائل و نصوص نے یہ ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت وہ روشن اور جگمگاتا نور ہے، جو ہمارے عقیدے اور عبادات کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ سیرت و کردار اور تربیت و اخلاقیات کے لیے عالی منزل چشمہ ہے۔ انسانی اور عالمی تعلقات کے لیے چمکتا سورج ہے کیونکہ اس میں شرعی مقاصد اور ضروری آداب سبھی آ گئے ہیں۔

سیرت کے حالات کو پیش کرنے میں اگرچہ مختلف لوگوں کا طرزِ بیان مختلف ہوتا ہے لیکن یہاں ایک نہایت اہم پہلو کی طرف توجہ مبذول کرانا بھی ضروری ہے اور وہ ہے ''اہداف و مقاصد کا پہلو۔''

برادرانِ اسلام! سیرت نبوی بڑی واضح طور پر مقاصد شریعت سے لبریز ہے۔ بلکہ پاکیزہ اور معطر سیرت سے مزین ہونے کے بعد یہ مقاصد اور بھی روشن ہو گئے ہیں۔ رسالت محمدیہ کا عمومی مقصد انسانیت پر رحمت و شفقت کرنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (الانبیاء)

''ہم نے جو آپ کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔''

یہ مقصد رب العالمین کی توحید کی دعوت اور عمدہ اخلاق کی تکمیل سے حاصل ہوگا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''مجھے عمدہ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔''

سیرت نبوی بڑی واضح طور پر مقاصد شریعت سے لبریز ہے۔ بلکہ پاکیزہ اور معطر سیرت سے مزین ہونے کے بعد یہ مقاصد اور بھی روشن ہو گئے ہیں۔ رسالت محمدیہ کا عمومی مقصد انسانیت پر رحمت و شفقت کرنا ہے۔

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے توحید پر مبنی رحمت و نرمی والا دین دے کر بھیجا گیا ہے۔''

خیر البشر کی سیرت نے جس طرح ہماری دینی ضروریات کی حفاظت کی ہے، ہم اس طرح کی حفاظت بھلا کیسے کر سکتے تھے؟ دین کی حفاظت، عقیدے کے بیان اور معالم دین کی وضاحت کیلئے آپ ﷺ کی ہدایات اور توجیہات سے بڑھ کر خوبصورت ہدایات کوئی نہیں ہو سکتیں۔ پھر آپ ﷺ غیر مسلموں کو بھی دین کی دعوت دیتے۔ آپ کی دعوت میں دین اسلام کی عظمت، جامعیت، کمال اور رحمت کا اعلان ہوتا تھا۔ مختلف بادشاہوں اور امراء کو لکھے گئے خطوط میں خیر خواہی، مکالمہ، اصلاح اور محبت کا پیغام ہوتا تھا۔ آپ ﷺ انہیں محبت و الفت، امداد باہمی، سلامتی، اجتماع اور دین اسلام کو تھامنے کی دعوت دیتے۔ جو مسلمان ہو جاتا وہ سلامتی پا لیتا اور دوسرں کو سلامتی پہنچانے والا بن جاتا۔ اگر جنگ کے حالات پیدا ہوتے تو بھی نرمی، درگزر اور خون نہ بہانے کی جانب غالب ہوتی۔ آپ دو عظیم مقاصد کو اکٹھا کرتے۔ دین کی حفاظت اور انسانی جانوں کا تحفظ۔''

مسند احمد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے: ''آپ نے جب بھی کسی قوم سے جنگ لڑی، پہلے انہیں اسلام کی دعوت دی۔''

صحیحین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''آہستہ آہستہ جاؤ، جب یہودیوں کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا، کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ تیرے ذریعے ایک آدمی کو ہدایت بخش دے تو وہ تیرے لیے (غنیمت کے) سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔'' اللہ اکبر۔ شاعر کہتا ہے:

''آپ کے اخلاق پر اخلاق ختم ہو جاتے ہیں، آپ کے اخلاق اخلاقیات کی تکمیل ہیں، آپ ابتدا ہی میں دوسروں کے انتہائی اخلاق پر غالب آ جاتے ہیں، آپ سے پہلے لوگوں نے ایک ہزار عالی اخلاق پیش کیے لیکن آپ ان سب پر غالب آ گئے۔''

امت ایمان! پاکیزہ سیرت نبوی میں جو عالی مقاصد بیان ہوئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ خواتین، بوڑھوں، زخمیوں، بیماروں، معذوروں، راہبوں وغیرہ کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے انسانی جانوں کی حفاظت کے لیے انہیں قتل کرنے سے روک دیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے انسانی نسل کو محفوظ کرنے کیلئے بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر بھیجتے تو فرماتے: ''اللہ کے نام پر چلو، اللہ کی راہ میں جہاد کرو، بدعہدی مت کرو، خیانت مت کرو، لاشوں کی بے حرمتی نہ کرو، بچوں اور راہبوں کو مت قتل کرو۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی انتہائی بوڑھے کو مت مارو، کسی بچے اور عورت کو مت قتل کرو، اصلاح کرو اور احسان کرو بلاشبہ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' (ابوداود)

الفاظ کے یہ دائمی موتی اور بلند مرتبہ ستارے سیرت محمدیہ کے ہیں جو جامع رحمت اور نرمی کے جذبات سے لبریز ہیں۔ اسلام کے مبادیات اور شریعت کے عظیم مقاصد کے ساتھ چمک رہے ہیں۔

اسی طرح سیرت نبوی انسانی نسل کو قتل و بربادی سے بچانے کے لیے نرمی اور شفقت کے مقاصد کے ساتھ روشن ہے۔ عقل انسانی کی حفاظت بھی سیرت نبوی کے مقاصد میں شامل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نشہ آور اشیاء اور شراب سے منع کیا ہے۔ ہر وہ چیز جو ہوش وحواس ختم کر دے اس سے منع کر دیا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور حواس باختہ کرنے والی چیز سے منع کیا ہے۔''

عقل حواس کی بنیاد ہے اور فرائض کی سب سے بڑی مخاطب ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مقصود کے اعتبار سے عقل سب سے اہم چیز ہے، نفع کے لحاظ سے سب سے عظیم حواس ہے۔ اسی کی بنا پر اسلامی احکامات اسی پر لاگو ہوتے ہیں۔ معاملات کے درست ہونے اور عبادات کی ادائیگی کے لیے عقل صحیح ہونے کی شرط ہے۔ امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''شریعت نے عقل کی حفاظت کا اس کے نقص کو دور کرنے کا حکم دیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں فرمایا ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ (المائدۃ)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔''

شاعر کہتا ہے: ''آدمی کے لیے اللہ کی افضل ترین نعمت عقل ہے، اللہ کی نعمتوں میں اس کا مقابل کوئی نہیں۔ جب رحمان کسی شخص کی عقل مکمل کر دیتا ہے تو اس کے اخلاق اور مقاصد مکمل ہو جاتے ہیں۔''

چونکہ عقل کو بڑی اہمیت حاصل ہے اس لیے اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی حفاظت کا خوب اہتمام کیا ہے۔ لہٰذا آپ نے نشہ آور اشیاء اور منشیات سے روکنے کے علاوہ مسلمان شخص کو منع کیا کہ وہ دوسروں کی رائے کا مقلد ہو۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوسرں کی رائے کے مقلد مت بنو، یہ مت کہو کہ اگر لوگ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کرینگے۔ خود کو احسان پر آمادہ کرو، اگر لوگ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو۔ اگر وہ برا سلوک کریں تو تم ظلم مت کرو۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اعتدال اور میانہ روی کا بھی اہتمام کیا ہے۔ غلو اور انتہا پسندی سے بچایا ہے۔ سیدنا سعد بن أبی وقاص کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی دنیا سے کنارہ کشی کے لیے شادی نہ کرنے کی خواہش رد کر دی۔''

اسی طرح آپ نے ان تین صحابہ کی خواہشات کو بھی رد کر دیا جو آپ کے گھر آپ کی عبادت کے بارے پوچھنے آئے تھے۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آپ کی عبادت کے بارے بتایا تو انہوں نے اپنی عبادت کو بہت کم محسوس کیا۔ بلکہ آپ نے بڑے واضح اور علانیہ الفاظ میں سیدنا ابوموسیٰ اشعری اور معاذ رضی اللہ عنہما کو فرمایا: ''آسانی پیدا کرو، اور مشکل مت پیدا کرو، خوشخبری دو اور نفرت مت پھیلاؤ، آپس میں متفق رہو اور باہم اختلاف نہ کرو۔'' (بخاری ومسلم)

فضول باتیں کرنے والے، غافل دل والے اس سیرت سے رہنمائی کیوں نہیں لیتے کہ جن کے دلوں پر زنگ چڑھ چکا ہے۔ دنیا کی زندگی میں ان کی کوششیں برباد ہو چکی ہیں اور وہ اپنی گمراہی میں مگن ہیں، اور اندھیروں میں ٹکریں مار رہے ہیں۔ وہ اس چمکتے نور سے دور کیوں ہیں۔ وہ نور جو انہیں معاملات کو سمجھنے، مخلوق کیلئے آسانی پیدا کرنے اور انہیں مشکل سے بچانے کے لیے عقل کے خوبصورت استعمال کی ترغیب دیتا ہے۔ شاعر کہتا ہے:

''یہ وہ حسن ہے جو سارے جہاں کی خوبیاں اپنے دامن میں سمیٹ کر ہر خوبی سے کہیں آگے بڑھ گیا ہے۔''

امت اسلام! پاکیزہ سیرت نبوی سے حکمت اور رہنمائی کا ایک اور موتی نکالا جا سکتا ہے جو ضروریات زندگی میں سے ہے اور وہ ''مال'' کی حفاظت ہے۔ اگرچہ وہ دشمن کا مال ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام نے ان کی حفاظت کا حکم دیا ہے حتی کہ جنگ کے دوران بھی درخت اور فصلیں جلانے، جانور ہلاک کرنے اور عمارتوں یا گھروں کو برباد کرنے سے منع کیا گیا ہے تاکہ معاشرہ تباہی و بربادی سے محفوظ رہے۔

اسی طرح معصوموں کو جکڑنے اور ڈاکہ ڈالنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے مقصود زمین میں فساد پھیلانا ہوتا ہے اور اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

پاکیزہ سیرت نبوی میں جو عالی مقاصد بیان ہوئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ خواتین، بوڑھوں، زخمیوں، بیماروں، معذوروں، راہبوں وغیرہ کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے انسانی جانوں کی حفاظت کے لیے انہیں قتل کرنے سے روک دیا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی اسلامی لشکر روانہ کرتے تو فرماتے:

''اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ، کسی چشمے کو بند نہ کرنا، کوئی درخت نہ کاٹنا، سوائے اس درخت کے جو لڑائی میں رکاوٹ بنے، بد عہدی نہ کرنا اور خیانت نہ کرنا۔'' (بیہقی)

امت اسلام! اس پاکیزہ عمدہ اور بلند مرتبہ سیرت میں دیگر ضروری مقاصد کے ساتھ ساتھ ضروریاتِ زندگی میں آسانی پیدا کرنا بھی ایک اہم مقصد ہے۔ مخلوق کے دینی امور میں وسعت دی گئی ہے اس سے انسانی فائدے میں رکاوٹ بننے والی تنگی، مشقت اور حرج کو دور کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دین آسان ہے، جس شخص نے بھی سختی کرنے کی کوشش کی، دین اس پر غالب آ گیا، لہٰذا درست عمل کرو، قریب قریب رہو اور خوشخبری دو۔'' (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت میں آسانی اور محرمات کی تعظیم کو جمع کیا ہے، لہٰذا مقاصد کے حصول میں

اور انجام کے اعتبار سے مثالی نظام قائم کیا ہے۔

6ھ میں آپ ﷺ نے صلح حدیبیہ کی، اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس اللہ کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قریش مجھ سے ایسا کوئی بھی مطالبہ کریں جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی تعظیم ہو تو میں ان کے مطالبے کو ضرور قبول کرلوں گا۔'' (بخاری)

اس روز صحابہ کرام کو بہت زیادہ تکلیف اور تنگی محسوس ہوئی۔ ایسی کہ جس تکلیف کی شدت مضبوط پہاڑ بھی برداشت نہ کر سکتے۔ وہ خیال کر رہے تھے کہ انہوں نے قریش کی شرطیں مان کر دینی کمزوری کا اظہار کیا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ فتح مبین تھی۔

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''تم فتح مکہ کو عظیم فتح شمار کرتے ہو حالانکہ ہم صلح حدیبیہ کے دن بیعت رضوان کو فتح مبین سمجھتے ہیں۔'' صلح حدیبیہ سے مسلمانوں کو بڑی عظیم کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ ان میں سے ایک اس بلند ترین اور عظیم اسلامی مقصد کا حصول بھی تھا۔ جسے کہا جاتا ہے: ''عظیم فائدے کی خاطر کم تر فائدے کی قربانی دینا'' اور بلاشبہ دین اسلام محبت والفت، صلح جوئی، سلامتی اور درگزر کا دین ہے۔

اسلام انتہائی ناگزیر حالات میں جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''دشمن سے جنگ کی تمنا مت کرو، اللہ سے سلامتی کی دعا کرو، پھر جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو۔'' اسی طرح آپ کے معاہدہ مدینہ میں بھی ایسی کئی مثالیں ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا اخلاق اسی طرح تھا، حتی کہ آپ نے زمانہ جاہلیت میں ہونے والے معاہدے حلف الفضول کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے عبداللہ بن جدعان کے گھر ایک معاہدے میں شرکت کی۔ مجھے اس کے بدلے سرخ اونٹوں کا حصول بھی پسند نہیں۔ آج اگر زمانہ اسلام میں مجھے ایسے ہی معاہدے کی دوبارہ دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کرلوں گا۔'' (بخاری)

ان کا یہ معاہدہ نیکی کا حکم دینے، برائی سے روکنے اور زائد مال تقسیم کرنے کیلئے تھا، اسی طرح لوگوں کے فائدے کی کئی دیگر چیزیں بھی اس میں شامل تھیں۔ جیسے ظلم کا خاتمہ، حقدار کو حق پہچاننا، عدل و انصاف کی فراہمی اور خیر میں تعاون کرنا۔ امن و امان اور سلامتی کو یقینی بنانا۔

اسی طرح سیرت نبوی کے ہر واقعے اور حادثے میں شریعت کے مقاصد واضح ہوتے ہیں۔

سید البشر کے پیروکارو! نبی مختار کی مبارک سیرت نبی کریم ﷺ سے محبت و الفت رکھنے والوں کے دلوں کو سیراب کرتی ہے اور ان کے دلوں کی آواز بن جاتی ہے۔ یہ کیسے نہ ہو، جبکہ آپ اللہ مالک الملک کے رسول ہیں۔ عدل و انصاف اور سلامتی کے علم بردار ہیں۔ آپ انسانیت کو انحطاط، بت پرستی اور گناہوں کے اندھیروں سے نکالنے کے لیے آئے ہیں۔

کیا آپ سے بڑھ کر انسانیت کے عظیم تربیت کرنے والے اور استاد کوئی ہیں؟ اور آپ سے بڑھ کر امت اسلامیہ کے افضل ترین معلم اور تہذیب سکھانے والے ہیں۔ خصوصاً دور حاضر میں جبکہ غلو، دہشت گردی، بم دھماکوں، گروہ بندی بدعات کی کثرت، دینی احکام کے ساتھ کھیلنے اور شریعت کے مسلمات سے چھیڑ چھاڑ کا دور ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (آل عمران)

''درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اُن کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے، اُن کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور اُن کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اے مسلمانوں کی جماعت! آج، جبکہ دنیا کو جنگوں اور مصیبتوں کا سامنا ہے، امت اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ سیرت نبی ﷺ کی طرف لوٹ آئے اور گہرائی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرے، زندگی کے ہر گوشے میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے ساتھ جڑ جائے اور ہمیشہ جڑی رہے، اسے اچھی طرح سمجھ لے اور سیرت کے ہر پہلو پر عمل کرے، تاکہ وہ کمزوری اور فتنوں کی زنجیروں سے آزاد ہو جائے جن میں وہ اس مشکل اور پریشان کن زمانے میں گھری ہوئی ہے۔

وقت کے ساتھ ساتھ کچھ لوگوں نے وحی الٰہی اور سنت نبوی کو چھوڑ کر دوسرے راستے اختیار کر لیے ہیں، سیرت کو محض قصہ کہانی کے طور پر لیا ہے اور سیرت نبوی کے مقاصد اور اہداف سے غافل ہو گئے ہیں۔ ایسے لوگوں نے ظاہری ہیئت اور شکل وصورت پر بہت زیادہ توجہ دی ہے جبکہ حقائق، اصلی اوصاف اور عظیم مقاصد سے غافل رہے ہیں۔

آیئے! ہم تباہ کن فکر کا نعرہ لگانے والوں کی زبان کو لگام دیں، بلند اور گونجتی آواز میں نعرہ لگائیں کہ دین کی عزت اور نصرت کا مرکز سیرت محمد ﷺ ہی ہے۔ سیرت کے واقعات کے مطالعہ اور تحقیق کے ذریعے ہی امت کو عزت اور نصرت نصیب ہو سکتی ہے۔ سیرت رسول ﷺ اس دور کی وہ ترقی کی طرف لے جانے والی بولی ہے کہ امت کو قیادت اور حکمرانی پر فائز کر سکتی ہے۔

علمائے امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ساری دنیا کے سامنے مکمل خود اعتمادی اور پورے فخر کے ساتھ سیرت کے مقاصد بیان کریں۔ سیرت میں عدل، رحمت، سلامتی، بہترین اخلاق، اعلیٰ کردار اور امن وامان کے پہلو بیان کریں۔

امت اسلامیہ کو آج سے بڑھ کر کبھی چراغ نبوت سے روشنائی حاصل کرنے کی اور آپ ﷺ کی معطر سیرت سے ہدایت حاصل کرنے کی اور اس کی روشنی میں چلنے کی اتنی ضرورت نہیں رہی، کیونکہ امت اسلامیہ آج ماتحتی، کمزوری اور کنارہ کشی کے ویرانوں میں بھٹک رہی ہے اور فتنہ فساد کے ساتھ تو گویا کہ بندھ چکی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ہدایات سے کوسوں دور جا چکی ہے اور اب تو دشمنان اسلام مسلمانوں کے مقامات میں بھی فسادی بن کر منڈلاتے پھرتے ہیں۔

دیکھیے! آج بھی وہ نبی اکرم ﷺ کا مقام معراج اور تیسری مقدس ترین مسجد میں جنگ کے شعلے بھڑکا رہے ہیں اور دہشتگردی پھیلا رہے ہیں۔ اللہ ہماری اس مقدس مسجد کو یہودی غاصبوں سے نجات عطا فرما کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی فرمائے اور قیامت تک اسے باعزت اور باوقار رکھے۔

نوجوانان امت کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی فکر کی

حفاظت کریں، مشکوک جھنڈوں کو گرا ڈالیں، غیر حقیقی نعروں کو ٹھکرا دیں اور سیرت کی گھنی چھاؤں کے سائے میں آ جائیں کیونکہ یہی ہمارا تاریخی سرمایہ ہے، یہی علمی، عملی، اخلاقی اور سماجی نصاب ہے کہ جس سے نبوی چراغ سے روشنی حاصل کر کے اسے پھیلانے والے اصول لیتے ہیں اور اپنی بقا کا سامان کرتے رہتے ہیں۔

آیئے! رسولوں کے سردار کی سیرت اور ہدایات پر عمل کریں اور سنت نبوی کو پھیلانے کے لیے عصر حاضر کے تمام تر وسائل استعمال کریں تاکہ ساری دنیا کے سامنے دین اسلام کی اچھائیاں واضح ہو جائیں۔

ہمیں سیرت کے مقاصد کو جاننے کے لیے اس کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیے، تاکہ اس دور میں کہ جس میں فتنوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر اپنے عروج پر ہے اور ہمارے بہت سے بھائیوں کو قتل وغارت، جلا وطنی اور جنگوں کا سامنا ہے، تاکہ ہم سیرت کی مدد سے اپنے اعمال کے نتائج دور اندیشی کے ساتھ معلوم کر سکیں۔

حلب اور اہل شام کے حالات تو ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں، اسی طرح عراق، یمن، برما اور اراکان میں بھی ہمارے بھائیوں کا حال ہم سے پوشیدہ نہیں۔

اے حلب کے شامی بھائیو! صبر سے کام لیجیے! صبر سے کام لیجیے! نصرت آ کر ہی رہے گی، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ ایمان، صبر، امید، بھلی توقع اور بشارتوں کو اپنی ڈھال بناؤ۔

اے پروردگار عالم! مؤمنوں کے سینوں کو ٹھنڈا فرما! واضح نصرت کے ساتھ، کہ جس میں اسلام اور اہل اسلام کو عزت نصیب ہو، شرک، ظالموں، سرکشوں اور زیادتی کرنے والوں کو ذلت نصیب ہو۔ آمین!

.....

ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

حقیقی رب پر ایمان نہ لائیں، مگر وہ تو اسی اکیلے رب کو ماننے لگ گئے ہیں۔

بادشاہ شدید غصے میں ہے۔ اچھا میں ان کا علاج کرتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ کیسے توحید سے دستبردار نہیں ہوتے۔ حکم جاری کیا کہ خندقیں کھودی جائیں۔ ان میں خوب آگ بھڑکائی جائے۔

یہ علاقہ خاصا لمبا چوڑا ہے۔ اندازاً کوئی دس کلومیٹر لمبا اور ایک کلومیٹر چوڑا۔ یہاں پر خندقیں کھودی جا رہی ہیں۔ جو لوگ لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہیں' انہیں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ ان میں مرد' عورتیں اور بچے بھی ہیں۔ سیکڑوں من لکڑی اکٹھی کر کے اسے لمبی چوڑی خندق میں ڈالا جا رہا ہے' آگ لگائی جا چکی ہے۔ شعلے آسمان کی بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ بڑا ہی مہیب منظر ہے۔ ان موحدین کو پکڑ پکڑ کر خندقوں میں پھینکا جا رہا ہے۔ بادشاہ اور اس کے درباری' اس کے حاشیہ بردار اس منظر کو دیکھنے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تاریخ نے ظلم کے بڑے بڑے مناظر محفوظ کیے ہیں' مگر ایسا منظر' ایسا ظلم' اتنی تاریکی' اتنا اندھیرا..... کہ صرف لا إله إلا الله کہنے کے جرم میں' صرف [آمنا برب الغلام] کہنے پر جیتے جاگتے انسانوں کو آگ میں پھینکا جا رہا ہے۔

شہداء کی تعداد ہزاروں میں تھی جو توحید کی پاداش میں امر ہو گئے۔ ہمیشہ کے لیے زندہ و جاوید ہو گئے۔ ان میں کتنے ہی ایسے بھی تھے جنہوں نے دوڑتے ہوئے آتشیں خندقوں میں چھلانگیں لگائیں۔

ماں کو اولاد سے فطری محبت ہوتی ہے' شیر خوار بچہ تو ماں کی جان ہوتا ہے۔ ایک عورت اپنے شیر خوار بچے کو گود میں اٹھائے' اپنے سینے سے چمٹائے ہوئے آتشیں خندق کی طرف بھاگی چلی آ رہی ہے۔ خندق کے قریب پہنچی تو قدم ذرا ڈگمگا گئے۔ آگ میں اپنے بچے کو' اپنے پیارے اور لاڈلے کو جھونک دوں؟ اس نے ایک لمحہ سوچا..... چھلانگ لگانے میں جھجکی تو بچہ بول اٹھا: اماں صبر کرو یقیناً تم حق پر ہو۔

ان شہداء کی تعداد کتنی تھی؟ اس کے بارے میں مفسرین وشارحین میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان کی تعداد آٹھ ہزار تھی۔ امام محمد بن اسحاق کے نزدیک شہداء کی تعداد بیس ہزار تھی۔ اللہ رب العزت نے ان موحدین شہداء کو یہ عزت اور شرف عطا فرمایا کہ قرآن کریم کی سورۃ البروج میں ان کا ذکر فرمایا۔ قیامت تک مساجد کے امام نمازوں میں اس کی تلاوت کرتے رہیں گے۔ مسلمان ان آیات کو پڑھتے رہیں گے اور ان شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ﴾ ''جن لوگوں نے خندقیں کھود کر ان میں اللہ کو ماننے والوں کو ہلاک کیا' ان کے لیے ہلاکت اور بربادی ہے۔'' ﴿النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ﴾ ''اس آگ میں جو تھی بہت ایندھن والی۔'' ﴿إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ﴾ ''جبکہ وہ ان خندقوں کے کنارے بیٹھے تھے۔'' ﴿وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ﴾ ''جو کچھ وہ اہل ایمان کے ساتھ کر رہے' وہ اسے دیکھ رہے تھے۔'' ﴿وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾ ''انہوں نے ان مؤمنین سے اس کے سوا کسی چیز کا انتقام نہیں لیا کہ وہ سب پر غالب' تعریفوں والے رب پر ایمان لائے تھے۔''

.....(جاری ہے)

.....

حرمین کا تحفظ دل وجان سے زیادہ عزیز ہے

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ضلعی امیر شیخ محمد شریف چنگوانی' ضلع ناظم علامہ عنایت اللہ رحمانی نے کہا ہے کہ حرمین شریفین کا تحفظ ہمیں دل وجان سے زیادہ عزیز ہے۔ مکہ مکرمہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے ایمان کا محور ومرکز ہے۔ اسلام دشمن قوتوں کے حمایت یافتہ حوثی باغی درندوں کا مکہ مکرمہ پر حملہ اور مقدس مقامات کو نشانہ بنانے کی کوشش سے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا جس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ حرمین کے تحفظ اور دفاع کے لیے پاک فوج کا خصوصی دستہ فوری طور پر روانہ کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بوسن روڈ پر مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام منعقدہ احتجاجی مظاہرے کی قیادت کرتے ہوئے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحفظ حرمین کے لیے ہمہ وقت تیار ہے اور تحفظ حرمین کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ اس موقع پر مظاہرین نے بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جس پر سعودی عرب کی حمایت میں نعرے درج تھے۔ علامہ عبدالحمید عابد' قاری عطاء اللہ عزیز' حافظ ریاض احمد عاقب' علامہ ہدایت اللہ رحمانی' عبدالحئ اثری' صدیق حامد' رفیق مدنی' ڈاکٹر نصر اللہ' محمد عبداللہ اور دیگر نے بھی مظاہرے میں شرکت کی۔

نامزدگی

⊙ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان نے ضلع ننکانہ کے لیے عبدالقدیر مغل کو ڈسٹرکٹ ننکانہ میں اہل حدیث یوتھ فورس کا صدر نامزد کیا ہے' تمام جماعتی احباب تنظیمی حوالے سے ان سے رابطہ کریں۔

عبدالقدیر مغل (شاہکوٹ) 0345-7935046

کرسمس کی حقیقت تاریخ کے آئینہ میں

تحریر
جناب عبدالوارث گل (نومسلم)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا میں انسان کسی بھی مذہب، گروہ، فرقہ، قوم یا ملک سے ہو، اسے خوشی چاہیے۔ وہ خوش ہونا، ہنسنا اور مسکرانا چاہتا ہے۔ وہ تہوار منانا چاہتا ہے۔ مذہب انسان کی اس فطرت سے واقف ہے، لہٰذا وہ اسے تقریبات، عیدوں اور تہواروں کی اجازت دیتا ہے۔

انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ جب وہ خوش ہوتا ہے تو اکثر و بیشتر حدود اللہ سے تجاوز کر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آسمانی مذاہب نے ان تقریبات، عیدوں اور تہواروں کو پاکیزہ رکھنے کی ہمیشہ تاکید کی ہے۔ لیکن حضرت انسان کی خواہش نفس کی تکمیل کے آگے جہاں مقدس الہامی کتب اور صحائف نہ بچ سکے وہاں یہ بے چاری عیدیں اور تہوار کیا چیز ہیں؟

کرسمس (Christmas) دو الفاظ کرائسٹ (Christ) اور ماس (Mass) کا مرکب ہے۔

کرائسٹ (Christ) مسیح (علیہ السلام) کو کہتے ہیں اور ماس (Mass) اجتماع، اکٹھا ہونا ہے یعنی مسیح کے لیے اکٹھا ہونا، مسیحی اجتماع یا یوم میلاد مسیح۔

یہ لفظ تقریباً چوتھی صدی کے قریب قریب پایا گیا۔ اس سے پہلے اس لفظ کا استعمال کہیں نہیں ملتا۔

دنیا کے مختلف خطوں میں کرسمس کو مختلف ناموں سے یاد کیا اور منایا جاتا ہے۔ اسے یول ڈے نیٹوئی (پیدائش کا سال) اور نوائل (پیدائشی یا یوم پیدائش) جیسے ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ (نوائے وقت 27 دسمبر 2005ء)

بڑا دن بھی کرسمس کا مروجہ نام ہے۔ یہ یوم ولادت مسیح علیہ السلام کے سلسلے میں منایا جاتا ہے کیونکہ مسیحیوں کے لیے یہ ایک اہم اور مقدس دن ہے، اس لیے اسے بڑا دن کہا جاتا ہے۔

نہ صرف مسیح علیہ السلام کی تاریخ پیدائش بلکہ سن پیدائش کے حوالے سے بھی مسیحی علماء میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ عام خیال ہے کہ سن عیسوی AD جو کہ مخفف ہے Anno domini (یعنی ہمارے خداوند کا سال) مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے مگر قاموس الکتاب اور دیگر مسیحی کتب کی ورق گردانی سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسیح علیہ السلام کی ولادت باسعادت 4 یا 6 ق م میں ہوئی۔ قاموس الکتاب میں 4 ق م دی گئی ہے جبکہ مائیکل ہارٹ "The Hundred" میں چھ ق م تسلیم کرتا ہے۔ مسیحی کلیساؤں میں مسیح علیہ السلام کی تاریخ پیدائش کے اختلاف کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسا اسے 25 دسمبر کو۔ مشرقی آرتھوڈوکس کلیسا 6 جنوری کو اور ارمنی کلیسا 19 جنوری کو مناتا ہے۔

مسیحی کلیساؤں میں مسیح علیہ السلام کی تاریخ پیدائش کے اختلاف کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسا اسے 25 دسمبر کو۔ مشرقی آرتھوڈوکس کلیسا 6 جنوری کو اور ارمنی کلیسا 19 جنوری کو مناتا ہے۔

کرسمس کے تہوار کا 25 دسمبر ہونے کا ذکر پہلی مرتبہ شاہِ قسطنطین (جو کہ چوتھی صدی عیسوی میں بت پرستی ترک کر کے عیسائیت میں داخل ہو گیا تھا) کے عہد میں 325 عیسوی میں ہوا۔ یہ بات صحیح طور پر معلوم نہیں کہ اولین کلیسا بڑا دن مناتے بھی تھے یا نہیں' یاد رہے کہ مسیح علیہ السلام کی صحیح تاریخ پیدائش کا کسی کو علم نہیں۔ تیسری صدی عیسوی میں اسکندریہ کے کلیمنٹ نے رائے دی تھی کہ اسے 20 مئی کو منایا جائے۔ لیکن 25 دسمبر کو پہلے پہل روم (اٹلی) میں بطور مسیحی مذہبی تہوار مقرر کیا گیا تاکہ اس وقت کے ایک غیر مسیحی تہوار، جشن زحل Saturnalia کو (یہ رومیوں کا ایک بڑا تہوار تھا، اس روز رنگ رلیاں خوب منائی جاتی تھیں) جو سورج کے راس الجدی پر پہنچنے کے موقع پر ہوتا تھا، پس پشت ڈال کر اُس کی جگہ مسیح علیہ السلام کی سالگرہ منائی جائے۔ (قاموس الکتاب ص 147) چونکہ رومی قوم میں مسیحی تعلیمات کو جوں کا توں پہنچانا ایک مشکل بلکہ ناممکن سی بات معلوم ہوتی تھی اسی لئے مسیحی مبلغین نے رومی مذہب وتہذیب کو Chrischanise کرنے کی بجائے Chrischanity کو Romanise کرنے کا فارمولہ اپنایا جو کہ بہر حال کامیاب رہا۔ یہی وجہ ہے کہ مسیحی مذہب میں ایک سے زیادہ عقائد وتہوار ایسے ہیں جن کا تاریخی حوالے سے جائزہ لیا جائے تو بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

ایک مسیحی محقق شہزادہ تحسین گل کرسمس کے رد میں گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نا صرف 25 دسمبر مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا دن نہیں بلکہ اس دن کو سورج و بت پرست اقوام میں ایک خاص اور مقدس دن تصور کیا جاتا تھا' اسی لئے وہ اس دن کو پورے جوش وخروش سے منایا کرتے تھے۔ مزید بائبل کے مندرجہ ذیل چند حوالے جو کہ ایک شاہ کلید Master Key کی حیثیت رکھتے ہیں پیش کئے جا رہے ہیں جس سے مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا دن تو پھر بھی نہیں مگر ماہ کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

انجیل لوقا (باب ۱، آیت نمبر 26 تا 31) میں لکھا ہے

"چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرۃ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا ۔۔۔ اور فرشتہ نے اسے کہا کہ اے مریم خوف نہ کر کیوں کہ خداوند کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے اور دیکھ تو حاملہ ہو گی اور تیرے بیٹا ہو گا اس کا نام یسوع رکھنا۔"

ہم جانتے ہیں کہ جب مریم علیہا السلام کو مذکورہ بالا پیغام دیا جا رہا تھا تب Gregorian Calendar کا تو تصور بھی نہیں تھا' 525 عیسوی میں Dionysius Exiquus کے مشورے پر عیسوی کیلنڈر کی بنیاد رکھی گئی چنانچہ (قاموس الکتاب اور دیگر مسیحی کتب کے حوالے سے سن عیسوی کا آغاز مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے 525 سال بعد شروع ہوا)

مذکورہ بالا آیت میں چھٹا مہینہ یقیناً یہودی کیلنڈر کا ہی ذکر کیا گیا ہے اور یہودی کیلنڈر کا چھٹا مہینہ الول کا ہوتا ہے جو Gregorian Calendar کے مطابق اگست میں آتا

ہے۔ نیچے دیے گئے کیلنڈر سے بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی

قدیم اسرائیلی کیلنڈر

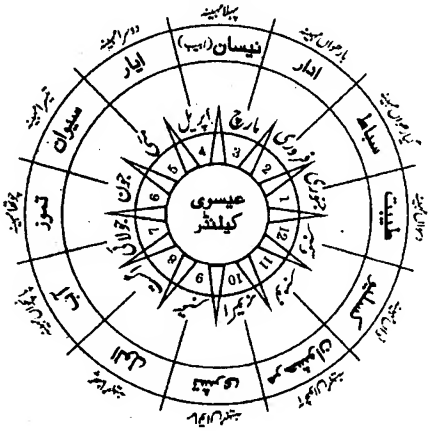

یعنی اگر مریم علیہا السلام کو یہودی چھٹے مہینے میں الول میں بشارت ملتی ہے تو نو ماہ بعد مسیح علیہ السلام کی پیدائش یہودی مہینہ ایار میں ہونا بنتی ہے یعنی اپریل یا مئی جو کہ عین گرمی کے موسم میں ہوتا ہے جبکہ دسمبر کے مہینے کا مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے دور کا بھی تعلق نہ ہے۔ بعض مسیحی محققین کے نزدیک لوقا میں بیان کردہ چھٹا مہینہ دراصل الیشبع کے حمل کا چھٹا مہینہ ہے جو کہ بڑی ہی نا معقول سی بات معلوم ہوتی ہے۔ اگر ان کی یہ بات مان بھی لی جائے تب بھی مسیح علیہ السلام کی پیدائش ماہ دسمبر میں نہیں بنتی کیونکہ بائبل کے مطابق ان کے حمل کی ابتداء ماہ دسمبر میں ہوئی، اس لحاظ سے چھٹا مہینہ مئی ہوا اور اس میں سیدہ مریم علیہا السلام کو حمل ٹھہرا، نو ماہ شمار کئے جائیں تو جنوری کا مہینہ بنتا ہے اور اگر نو ماہ کے بعد ولادت تسلیم کر لیں تو فروری کا مہینہ بنتا ہے۔ اسی ضمن میں لوقا کی انجیل باب 1 میں جہاں مریم علیہا السلام کو یہ بشارت دی گئی کہ:

''اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا اس کا نام یسوع رکھنا۔''

اسی باب کی آیت نمبر 36 میں یوں مرقوم ہے:

''اور دیکھ تیری رشتہ دار الیشبع کے بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے اور اب اس کو جو بانجھ کہلاتی تھی چھٹا مہینہ ہے۔''

یعنی مریم علیہا السلام کو جب مسیح علیہ السلام کی بشارت دی گئی تب الیشبع کو چھ ماہ کا حمل تھا، الیشبع کے شوہر زکریا علیہ السلام کو جب یوحنا کی بشارت ملتی ہے تب زکریا علیہ السلام ہیکل میں خداوند کے مقدس میں خوشبو جلانے کی ذمہ داری ادا کر رہے تھے۔

لوقا (باب 1 آیت نمبر 5 تا 13) میں یوں لکھا ہے:

''یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانہ میں ابیاہ کے فریق میں سے زکریا نام کا ایک کاہن تھا اور اس کی بیوی ہارون کی اولاد میں سے تھی اور اس کا نام الیشبع تھا اور وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سب احکام وقوانین پر بے عیب چلنے والے تھے اور انکے اولاد نہ تھی کیونکہ الیشبع بانجھ تھی اور دونوں عمر رسیدہ تھے۔ جب خدا کے حضور اپنے فریق کی باری پر کہانت کا کام انجام دیتا تھا تو ایسا ہوا کہ کہانت کے دستور کے موافق اس کے نام کا قُرعہ نکلا کہ خداوند کے مقدس میں جا کر خوشبو جلائے اور لوگوں کی ساری جماعت خوشبو جلاتے وقت باہر دعا کر رہی تھی کہ خداوند کا فرشتہ خوشبو کے مذبح کی داہنی طرف کھڑا ہوا اسکو دکھائی دیا۔

مسیحی کلیساؤں میں مسیح علیہ السلام کی تاریخ پیدائش کے اختلاف کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسا اسے 25 دسمبر کو۔ مشرقی آرتھوڈوکس کلیسا 6 جنوری کو اور ارمنی کلیسا 19 جنوری کو مناتا ہے۔

زکریا دیکھ کر گھبرایا اور اس پر دہشت چھا گئی مگر فرشتہ نے اس سے کہا اے زکریا! خوف نہ کر کیونکہ تیری دعا سن لی گئی اور تیرے لئے تیری بیوی الیشبع کے بیٹا ہوگا تو اس کا نام یوحنا رکھنا''

لہٰذا مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ زکریا اور اس کی بیوی الیشبع کا تعلق ابیاہ کے قبیلے سے تھا جو کہ ہارون کاہن کی نسل میں سے تھا۔ تواریخ ایک باب نمبر 24 آیت نمبر 1 تا 11 کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ خاندان ابیاہ کو خداوند کے گھر میں جس مہینے خدمت کا موقع ملتا تھا وہ یہودی کیلنڈر کے مطابق چوتھا مہینہ تھا یعنی جب زکریا علیہ السلام کو یوحنا کی بشارت ملی تو وہ سال کا چوتھا مہینہ تھا ''تموز'' جو کہ Gregorian Calenda کے مطابق جون میں آتا ہے یعنی الیشبع کو جون میں حمل ٹھہرتا ہے، جون سے جولائی ایک اگست دو ستمبر تین اکتوبر چار نومبر پانچ اور دسمبر چھ، پیچھے ہم پڑھ چکے ہیں کہ جب مریم علیہا السلام کو بشارت مسیح علیہ السلام ہوئی ساتھ فرشتہ نے یہ بھی بتایا کہ دیکھ تیری رشتہ دار الیشبع کے بیٹا ہونے والا ہے اور اب اسکو چھٹا مہینہ ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام کی پیدائش دسمبر میں نہیں بلکہ قدرت خداوندی سے مریم علیہا السلام کے پردہ رحم میں حمل دسمبر میں ٹھہرتا ہے، اب اگر دسمبر سے بھی نو ماہ کی گنتی پوری کریں تو مسیح علیہ السلام کی پیدائش اگست یا ستمبر میں بنتی ہے نا کہ دسمبر میں۔

4 صدیوں تک 25 دسمبر تاریخ ولادت مسیح علیہ السلام نہیں سمجھی جاتی تھی۔ 530ء میں سیتھیا کا ڈایونیس اکسیگز نامی ایک راہب جو ایک منجم (Astrologer) بھی تھا، تاریخ ولادت مسیح علیہ السلام کی تحقیق اور تعین کے لیے مقرر ہوا۔ سو اُس نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت 25 دسمبر مقرر کی کیونکہ مسیح علیہ السلام سے پانچ صدیاں قبل 25 دسمبر مقدس تاریخ سمجھی جاتی تھی۔ بہت سے دیوتاؤں کا اس تاریخ پر یا اس سے ایک دو دن بعد پیدا ہونا تسلیم کیا جا چکا تھا، چنانچہ راہب نے آفتاب پرست اقوام میں عیسائیت کو مقبول بنانے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ ولادت 25 دسمبر مقرر کر دی۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ اس قوم نے ہفتے میں سورج کی عبادت کے لیے ایک دن مختص کیا ہوا تھا اور اس دن کو وہ مقدس سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ اس کو Sunday holiday کہا جاتا ہوگا جو کہ آج عیسائیوں کے یہاں بھی مقدس اور عبادت کا دن ہے جبکہ بائبل کی تعلیمات کے مطابق پورے سات دنوں میں جو مقام ومرتبہ ہفتہ یعنی سبت کے دن کو حاصل ہے وہ کسی اور دن کو نہیں۔ (واللہ اعلم)۔

قرآن مجید کی سورت مریم پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے:

﴿فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا﴾ (سورہ مریم 22 تا 25)

''پھر دردِ زہ اسے (مریم علیہا السلام کو) کھجور کے تنے

کی طرف لے آیا۔ وہ کہنے لگی: اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہوتی۔ پھر اس (فرشتے) نے اس کے نیچے سے آواز دی کہ غم نہ کر، یقیناً تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا تو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔''

اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ مسیح علیہ السلام کی جائے پیدائش ریاست یہودیہ کے شہر بیت اللحم میں ہوئی جیسا کہ حدیث میں آتا ہے بَیتُ اللَّحم حَیثُ وُلِدَ عَیسٰی۔ اور اس علاقے میں موسم گرما کے وسط یعنی جولائی، اگست میں ہی کھجوریں ہوتی ہیں۔ قرآن مجید کے ذریعے اللہ نے یہ امر واضح کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کھجوریں پکنے کے مہینے' جولائی یا اگست کے کسی دن میں ہوئی تھی نہ کہ 25 دسمبر کو، جو کہ یہودیہ (موجودہ فلسطین) میں سخت سردی اور بارشوں کا مہینہ ہوتا تھا۔

جہاں تک یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سرد موسم میں کھجوروں کا پکنا ایک معجزہ یا کوئی کرامت بھی ہوسکتا ہے تو اس پر بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ آیت کے ظاہری سیاق وسباق سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اس درخت پر پہلے ہی سے پھل موجود تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے صرف تنے کو ہلانے کا حکم دیا ورنہ جو اللہ مریم کے حجرہ میں بے موسم کے پھل مہیا کرسکتا ہے وہ درخت کے نیچے کھجوریں کیوں نہیں گرا سکتا۔

کرسمس ٹری:

''کرسمس ٹری'' کا تصور بھی جرمنوں ہی کا پیدا کردہ ہے۔ کرسمس ٹری کی بدعت ایک عرصہ تک جرمنی تک محدود تھی۔ 1847ء میں برطانوی ملکہ وکٹوریہ کا خاوند جرمنی گیا اور اسے کرسمس کا تہوار جرمنی میں منانا پڑا تو اس نے پہلی مرتبہ لوگوں کو کرسمس ٹری بناتے اور سجاتے دیکھا۔ اسے یہ حرکت بہت بھلی لگی، لہٰذا وہ واپسی پر ایک ٹری ساتھ لے آئے۔ 1848ء میں پہلی مرتبہ لندن میں کرسمس ٹری بنوایا گیا۔ اسے یہ ایک دیوہیکل کرسمس ٹری تھا جو شاہی محل کے باہر آویزاں کیا گیا۔ 25 دسمبر 1848ء کو لاکھوں لوگ یہ درخت دیکھنے لندن آئے اور اُسے دیکھ کر گھنٹوں تالیاں بجاتے رہے۔

(ایوری مینز انسائیکلو پیڈیا، نیو ایڈیشن 1958ء)

ایک رپورٹ کے مطابق آج کل صرف برطانیہ میں 7 0 لاکھ کرسمس ٹری بنائے جاتے ہیں جن پر 150 بلین پاؤنڈ خرچ آتے ہیں۔ اس پر ستم ظریفی یہ کہ 200 بلین پاؤنڈ کے بلب اور چھوٹی ٹیوب لائٹس بھی نصب کی جاتی ہیں۔ کرسمس ٹری پر جلائی جانے والی لائٹس تقریباً پورا مہینہ جلائی جاتی ہیں۔ یوں صرف ایک ٹری پر ہزار پاؤنڈ یعنی ایک لاکھ ستر ہزار روپے تک کی بجلی جلتی ہے۔ کرسمس کا آغاز ہوا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں میں مذہبی رجحان پیدا کیا جائے یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ابتدا میں یہ ایک ایسی بدعت تھی جس کی واحد فضول خرچی موم بتیاں تھیں لیکن پھر کرسمس ٹری آیا، پھر موسیقی، پھر ڈانس اور آخر میں شراب بھی اس میں شامل ہوگئی۔ شراب کے داخل ہونے کی دیر تھی کہ یہ تہوار عیاشی کی شکل اختیار کر گیا۔ صرف برطانیہ کا یہ حال ہے کہ ہر سال کرسمس پر 7 ارب 30 کروڑ پاؤنڈ کی شراب پی جاتی ہے۔ 25 دسمبر 2005ء کو برطانیہ میں جھگڑوں، لڑائی، مار کٹائی کے دس لاکھ واقعات سامنے آئے۔ شراب نوشی کی بنا پر 25 دسمبر 2002ء کو آبروریزی اور زیادتی کے 19 ہزار کیس درج ہوئے۔ ایک سروے کے مطابق برطانیہ کے ہر 7 میں سے ایک نوجوان نے کرسمس پر شراب نوشی کے بعد بدکاری کا ارتکاب کیا۔ امریکہ کی حالت اس سے بھی گئی گزری ہے۔ امریکہ میں ٹریفک کے قوانین کی اتنی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں کہ پورا سال نہیں ہوتیں۔ 25 دسمبر کو ہر شہری کے منہ سے شراب کی بُو آتی ہے۔ شراب کے اخراجات چودہ ارب ڈالر تک پہنچ جاتے ہیں۔ صرف اٹلانٹک سٹی کے جوا خانوں میں اس روز 10 ارب روپے کا جوا ہوتا ہے۔ لڑائی مار کٹائی کے واقعات کی چھ لاکھ رپورٹس درج ہوتی ہیں۔ 25 دسمبر 2005ء کو کرسمس کے روز کثرت شراب نوشی کی وجہ سے حادثوں کے دوران میں اڑھائی ہزار امریکی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ پانچ لاکھ خواتین اپنے بوائے فرینڈز اور خاوندوں سے پٹیں۔ اب تو یورپ میں بھی ایسے قوانین بن رہے ہیں جن کے ذریعے شہریوں کو یہ تلقین کی جاتی ہے کہ وہ کرسمس کی عبادت کے لیے اپنے قریب ترین چرچ میں جائیں، شراب نوشی کے بعد اپنی گلی سے باہر نہ نکلیں۔ خواتین بھی اس خراب حالت میں اپنے بوائے فرینڈز اور خاوندوں سے دور رہیں۔ (مذکورہ بالا اعداد وشمار 2004ء اور 2005ء کے ہیں۔)

ہم مسلمان بھی اپنی عیدوں پر قانون قدرت کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں اور طرح طرح کی بدعتوں کے شکار ہو چکے ہیں لیکن عیسائی دنیا اس معاملے میں مسلمانوں کے مقابلے میں بہت آگے ہے۔

بائبل میں تقریباً 38 مقامات سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ عیسائیت میں شراب نوشی حرام ہے جبکہ اس روز شراب نوشی اہتمام کے ساتھ کی جاتی ہے۔

مسلمان اور کرسمس

اسلام کی روشنی میں ایسے موقع پر ایک مسلمان کو مسیحیوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

دنیا میں بے شمار لوگ ایسے پائے جاتے ہیں جو محض نمود ونمائش کے لیے اپنی تاریخ پیدائش کچھ ایسے دنوں سے منسوب کر لیتے ہیں جو قومی یا عالمی سطح پر معروف ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے یوم ولادت پر مبارک باد دینا بھی خلاف واقعہ ہے جبکہ کسی ایسی شخصیت اور دن کو ماننا اور اس کے بارے میں مبارک باد پیش کرنا کہ جن کے متعلق اول تو یہ بات واضح ہے کہ ماضی میں ان تاریخوں میں سورج دیوتا، سیارے (Jupiter, Satum) یا دیگر بتوں کی پیدائش کا جشن منایا جاتا تھا۔ دوم مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا دن تو درکنار سن پیدائش بھی معلوم نہیں۔ سوم یہ کہ عیسائیوں کا جس دن کے بارے میں عقیدہ یہ ہو کہ آج کے دن یعنی 25 دسمبر کو اللہ کا بیٹا پیدا ہوا تھا (معاذ اللہ) ایک مسلمان کسی کو اس پر کیسے مبارک دے سکتا ہے؟ یاد رکھیں یہ وہ بات ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ○ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا﴾ (سورہ مریم 19: 88 تا 91)

''اور انہوں نے کہا رحمان نے کوئی اولاد بنالی ہے، بلاشبہ تم ایک بہت بھاری بات (گناہ) تک آپہنچے ہو۔ قریب ہے کہ اس بات سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر پڑیں کہ انہوں

نے رحمان کے لیے کسی بیٹے کا دعویٰ کیا۔''

لہٰذا مسیحی حضرات کو مبارک باد دینا یا اس ضمن میں کسی بھی تقریب میں شرکت کرنا اسلامی نظریے کے مطابق درست نہیں۔

مگر افسوس کہ ہمارے کچھ نام نہاد علمائے کرام اور آج کا ماڈریٹ مسلمان خواہ مخواہ غیروں کی تہذیب وتمدن سے مرعوب نظر آتا ہے اور بے علمی و جہالت اور نام نہاد روشن خیالی کے سبب نہ صرف مبارک باد اور خوشی کا اظہار کرتا ہے بلکہ مسلمان بھی اس موقع پر برپا کی جانے والی شراب و شباب کی محافل میں شریک ہو کر اظہار یکجہتی کا عملی نمونہ بھی پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسلام قبول کرنے سے قبل میری زندگی میں ایک کرسمس ایسا بھی آیا جس کو میں نے نیکی کا کام سمجھ کے خوب دھوم دھام سے منایا جس میں 80 فیصد میرے ایسے دوستوں نے شرکت کی جو مسلمان تھے اور صرف شرکت ہی نہیں کی بلکہ ثواب سمجھ کر کرسمس پارٹی کے اخراجات میں میری معاونت بھی کی۔ مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ اب جبکہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور گھر میں یا دیگر مقامات پر درس قرآن کی مجالس میں شرکت کی دعوت دیتا ہوں تو وہی لوگ جو رات 3 بجے تک میرے ساتھ کرسمس مناتے تھے، عذر تراشتے ہیں۔

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ میں جس مادر پدر آزاد تہذیب کو ٹھوکر مار کر آیا تھا، آج کے کچھ مادہ پرست، حواس باختہ سیکولر قسم کے مسلمان اُسی تہذیب پر رال ٹپکا رہے ہیں۔ جس بے مثال فلسفۂ توحید، لاجواب نظریۂ حیات اور آخرت کی لازوال کامیابی مجھے اور میرے جیسے کروڑوں لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لائی، وہیں اس دین کی تعلیمات سے بے بہرہ، اپنے اسلاف سے کٹے ہوئے، بے یقینی اور نا اُمیدی کا طوق اپنے گلے میں ڈالے ہوئے کچھ مسلمان اُن تعلیماتِ الٰہی سے نظریں چرا رہے ہیں جس کا بدل پوری کائنات میں نہیں۔

اسی سلسلے میں چند فتاویٰ جو ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں:

فقہاء نے اس مسئلہ (غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت نہ کرنے اور مبارک باد نہ دینے) پر اجماع نقل کیا ہے۔ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شام کے عیسائیوں کو باقاعدہ پابند فرمایا تھا کہ دارالاسلام میں وہ اپنے تہواروں کو کھلے عام نہیں منائیں گے؛ اور اسی پر سب صحابہؓ اور فقہا کا عمل رہا ہے، چنانچہ جس ناگوار چیز کو مسلمانوں کے سامنے آنے سے ہی روکا گیا ہو، مسلمان کا وہیں پہنچ جانا اور شریک ہونا کیونکر روا ہونے لگا؟ اس کے علاوہ کئی روایات سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ حکم نامہ بھی منقول ہے: ''عجمیوں کے اسلوب اور لہجے مت سیکھو۔ مشرکین کے ہاں اُن کے گرجوں میں ان کی عید کے روز مت جاؤ، کیونکہ ان پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔'' (اقتضاء الصراط المستقیم از شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ)

علاوہ ازیں کافروں کے تہوار میں شرکت اور مبارکباد کی ممانعت پر حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ سب متفق ہیں۔

فقہائے مالکیہ تو اس حد تک گئے ہیں کہ جو آدمی کفر کے تہوار پر ایک تربوز کاٹ دے وہ ایسا ہی ہے گویا اُس نے خنزیر ذبح کر دیا۔ (اقتضاء الصراط المستقیم ص ۳۵۴)

تعلیماتِ اسلام سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء و رُسُل اس کائنات میں سب سے برگزیدہ تھے، لہٰذا وہ لوگ ہمیں ان انبیاء و رسل علیہم السلام سے محبت و عقیدت کی کیا تعلیم دیں گے جن کی اپنی کتابیں ان پر ایسے گندے اور گھناؤنے الزام لگاتی ہیں کہ پڑھنے والے کی آنکھیں شرم سے جھک جاتی ہیں۔ یہ مقدس معصوم عن الخطا لوگ تو قیامت تک پوری انسانیت اور زندگی کے لیے رول ماڈل ہیں۔ ایک شام مسیح علیہ السلام کے نام والا فلسفہ غلط اور ناقص ہے۔ ہر صبح و شام اللہ اور اس کے دین کے نام ہونی چاہیے۔ یہ لوگ محسنوں کی قدر اور رشتوں کا مقام ہمیں کیا بتائیں گے جو اپنے کتوں کو تو اپنے ساتھ سلاتے ہیں مگر اپنے بوڑھے والدین کو Old Home چھوڑ آتے ہیں۔ ان کے نزدیک تو تہذیب وتمدن کا مطلب ہی مذہب سے آزادی، ناچ گانا، مصوری، فحاشی و بت پرستی، مرد وزن کا اختلاط، کثرت شراب نوشی، جنسی آوارگی، بے راہ روی، ہم جنس پرستی، سود اور لوٹ کھسوٹ ہے یعنی ہر طرح کی مادر پدر آزادی جس کے بارے میں اقبال نے کہا تھا:

اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

جبکہ اسلام کے نزدیک لفظ تہذیب کا معنی ہی سجانا، آراستہ کرنا، حسین بنانا ہے۔ ہمارے یہاں ہر وہ عمل جز وتہذیب ہے جو ہماری شخصیت کو حسین بنائے اور ہمارے کردار کو عظیم بنائے، نیز ہماری دنیا و آخرت کو سنوارے۔ یہ ہماری تہذیب ہے۔ علم، اخلاص، خدمت اور محبت ہماری تہذیب کے بنیادی اجزا ہیں۔ یہ ہے وہ تہذیب اور اسلام کی بے مثال تعلیم جو نہ صرف انبیاء علیہم السلام کی عصمت، عزت اور مقام و مرتبہ کی حفاظت کا حکم دیتی ہے بلکہ ان کی اطاعت و اتباع اور ان سے ہر وقت محبت اور ہر لمحہ ان کی اطاعت کرنے کا درس دیتی ہے۔

اسلامی تہذیب وقتی طور پر جمود کا شکار ضرور ہے مگر یہ جمود اسلام کا مستقل مقدر نہیں۔ اسلامی تہذیب کا مستقبل بھی اپنے ماضی کی طرح روشن ہے۔

❀❀❀❀❀

تزکیہ کے لیے درخواست ضروری اعلان

⊙ ضلعی اور شہری امراء اور ناظمین سے گذارش ہے کہ وہ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی خدمت میں تزکیہ لینے والوں کے لیے تعارفی سفارشی درخواست لکھنے کے لیے کوئی فیس بالکل وصول نہ کریں۔ شکریہ!

منجانب: حافظ بابر فاروق رحیمی
ناظم مرکزی سیکرٹری 106 راوی روڈ لاہور

جمعیت اساتذہ کا اہم اجلاس اور حلف برداری

⊙ جمعیت اساتذہ پاکستان کا اہم اجلاس اور تقریب حلف برداری بتاریخ ۱۸ دسمبر بروز اتوار مرکزی دفتر ۱۰۶ راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوئی۔ اہم فیصلے درج ذیل ہیں: (۱) تمام اضلاع اپنی اور تحصیلوں کی کم از کم دس دس رکنی کابینہ کی لسٹ فی الفور بمع فون نمبرز اور ایڈریس بنام محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیۃ اساتذہ پاکستان ارسال فرمائیں۔ (۲) سالانہ فنڈ مرکزی عہدیداران -/2500 اور صوبائی -/2000 ڈویژنل -/1500 ضلعی -/1000 اور تحصیل -/500 فی کس کے اعتبار سے ماہ دسمبر کے اندر فی الفور ارسال فرمائیں۔ (۳) تمام ذمہ داران فوری طور پر رسالہ اہل حدیث اپنے نام جاری کروائیں۔ (۴) ضلعی ڈویژنل اور صوبائی کنونشنز کے لیے تیاریاں فی الفور شروع کر دی جائیں جو کہ مارچ ۲۰۱۷ء میں منعقد کیے جائیں گے۔ (۵) رکنیت سازی ۱۵ فروری ۲۰۱۷ء تک مکمل کی جائے۔ رکنیت فارم کی فیس -/100 روپے ہے۔ (تفصیل آئندہ)

منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیۃ اساتذہ پاکستان

ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

قسط نمبر ۲

جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

کیا آپ نے کبھی سوچا کہ یہ ایمانی قوت نہ تھی تو اور کیا تھا کہ سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے سینے پر گرم پتھر ہے نیچے گرم ریت ہے۔ ان کو پتھریلی زمین پر گھسیٹا جا رہا ہے' مگر اس کے باوجود وہ احد احد پکار رہے ہیں۔ ایمان کی بات آئی ہے تو چلیے میرے ساتھ ایک بڑے اجتماع کو دیکھتے ہیں۔ ایسا اجتماع انسانی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی آنکھ نے بہت سارے ایسے مناظر دیکھے ہیں جنہیں تاریخ کبھی بھلا نہیں سکی۔

سعودی عرب کا مشہور شہر نجران مملکت کے جنوب میں واقع ہے۔ صدیوں پرانے اس شہر میں ہزاروں لوگ جمع ہیں اور وہ اونچی آواز سے کہہ رہے ہیں: [آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ] ''ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔'' قارئین کرام! ہم بھی ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں' مگر ذرا اس اجتماع کا جائزہ لیجیے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے 500 سال بعد کی بات ہے کہ اس وقت کا بادشاہ ''ذونواس'' بڑا ہی جابر اور متکبر تھا۔ وہ کسی کو کچھ سمجھتا تو درکار کسی کو خاطر میں بھی نہ لاتا تھا۔ اقتدار کا نشہ بڑا عجیب ہوتا ہے' اس نے اعلان کر رکھا تھا کہ میں لوگوں کا صرف بادشاہ نہیں بلکہ ان کا معبود اور رب بھی ہوں۔ چنانچہ اس کی قوم کے لوگ خوف اور لالچ کی وجہ سے اسی کو رب مانتے تھے۔ بادشاہ کے پاس ایک بوڑھا جادوگر تھا۔ یہ جادوگر بڑا ہی خبیث تھا۔ یاد رکھیں جادوگر سارے ہی برے اور خبیث ہوتے ہیں یہ لوگ اندر سے اللہ تعالیٰ کے منکر ہی ہوتے ہیں۔ تبھی تو یہ جادوگری کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جادوگروں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی جادوگر کے پاس جائے' اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو گویا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر دیا۔ جادو کرنا' اسے سیکھنا اور جادوگری کرنا کفر ہے۔ جس جادوگر کا میں ذکر کر رہا ہوں بادشاہ کا بڑا ہی معتمد اور خاص آدمی تھا۔ بادشاہ اس کی بڑی عزت اور احترام کرتا اور اس کی باتوں کو اہمیت دیتا تھا۔

ایک دن جادوگر بادشاہ سے ملنے کے لیے آیا۔ بادشاہ نے حسب سابق اس کی بے حد تکریم کی۔ اسے اپنے پاس بٹھایا اور پھر دونوں گفتگو کرنے لگے۔ جادوگر کہنے لگا: بادشاہ سلامت! میں اب بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ کسی وقت بھی میں اس دنیا سے رخصت ہو سکتا ہوں۔ ایسا کریں کہ اپنی سلطنت میں کوئی نہایت ذہین و فطین بچہ تلاش کریں اور اسے میرا شاگرد بٹھا دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے مرنے کے بعد اس ملک میں کوئی جادوگر ہی باقی نہ رہے۔ بادشاہ نے

جو شخص کسی جادوگر کے پاس جائے' اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو گویا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر دیا۔ جادو کرنا' اسے سیکھنا اور جادوگری کرنا کفر ہے۔

جادوگر کی بات سے اتفاق کیا۔ اس نے اسی وقت اپنے حاجب کو بلوایا' اسے اشارہ کیا کہ جاؤ اور فوراً شہر میں سب سے ذہین و فطین بچے کو تلاش کر کے اسے میرے حضور پیش کرو۔ ایک نو عمر لڑکا جو پورے شہر میں اپنی ذہانت و فطانت' حاضر جوابی اور قوی حافظہ میں معروف تھا' آناً فاناً اسے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ بادشاہ نے دیکھا تو اسے بھی پسند آیا۔ لڑکے کو بادشاہ کی خواہش سے آگاہ کیا گیا کہ وہ فلاں جادوگر سے کالا علم سیکھے گا۔ بھلا اسے کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ لڑکے کو جادوگر کے حوالے کر دیا گیا اور وہ جادو سیکھنے لگا۔

لڑکے کا گھر قدرے دور تھا۔ وہ ہر روز صبح سویرے اپنے گھر سے جادوگر کے گھر کی طرف جاتا۔ راستے میں ایک راہب کی کٹیا تھی۔ یہ راہب اکیلے رب کی عبادت کرتا رہتا تھا۔ ایک دن لڑکا راہب کی کٹیا کے پاس سے گزرا تو اس کے قدم راہب کی کٹیا کی طرف مڑ گئے۔ کٹیا میں داخل ہوا تو راہب نے اس سے کچھ باتیں کیں۔ اسے راہب کی باتیں بڑی اچھی لگیں۔ اگلے دن وہ پھر راہب کے پاس چلا گیا۔ اس سے باتیں کرنے لگا۔ راہب کی باتوں میں اخلاص تھا۔ تقویٰ تھا' اللہ سے محبت کی باتیں تھیں۔ سچی اور حقیقت پر مبنی باتیں لڑکے کے دل میں اترتی چلی گئیں۔ اب تو اس نے باقاعدہ راہب کی شاگردی اختیار کر لی۔ وہ آتے جاتے راستے میں راہب کے پاس رکتا' اس کی باتیں سنتا اور انہیں اپنے دل و دماغ میں محفوظ کر لیتا۔ راہب اسے عقیدہ توحید سکھاتا۔ دونوں کے درمیان اللہ پر ایمان کامل اور یقین کامل کی باتیں ہوتیں۔

جادوگر اسے کالا علم پڑھاتا اور سکھاتا جبکہ راہب اسے سچے اور حقیقی رب کی معرفت کا سبق پڑھاتا۔ دونوں علم اس کے ذہن میں راسخ ہوتے چلے گئے۔ سبحان اللہ! ایک خیر کا علم' دوسرا شر کا علم تھا۔ لڑکا علم حاصل کرتا رہا' اسے عقیدہ توحید کی باتیں زیادہ اچھی لگتیں۔ اب تو ایسا ہوا کہ اس کی خواہش یہی ہوتی کہ وہ زیادہ وقت راہب ہی کے پاس گزارے۔ جادوگر نے ایک دن لڑکے کو اس وجہ سے مارا کہ تم تاخیر سے کیوں آئے ہو۔ اس نے سختی سے کہا: تم صبح سویرے میرے پاس پہنچ جایا کرو۔ لڑکے نے راہب کو بتایا کہ جادوگر میرے دیر سے پہنچنے پر ناراض ہوتا ہے۔ راہب نے اس کا حل یہ بتایا کہ جب تم جادوگر کے پاس جاؤ تو اسے بتا دیا کرو کہ گھر والوں نے روک لیا تھا' اس لیے تاخیر ہو گئی اور اگر گھر والے پوچھیں تو ان کو بتا دیا کرو کہ جادوگر نے روک لیا تھا۔ اس طرح وہ لڑکا مزید علم حاصل کرتا چلا گیا۔ پھر ایک دن بہت بڑا واقعہ رونما ہو گیا۔

لڑکا راستے سے گزر رہا تھا کہ اسے لوگوں کا ہجوم نظر آیا۔ آگے بڑھ کر دیکھا کہ ایک بہت بڑا خوفناک جنگلی جانور راستے میں کھڑا ہوا ہے جس کی وجہ سے راستہ بند ہے اور لوگ پریشانی کے عالم میں ہیں۔ یہ لوگ جانور سے خائف بھی تھے۔

لڑکے نے سوچنا شروع کیا۔ پھر اپنے آپ سے کہنے لگا: آج مجھے معلوم ہو جائے گا کہ راہب کی بات بہتر ہے یا جادوگر کی باتیں درست ہیں۔ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی: میرے رب! اگر راہب کی

باتیں اور اس کا طریقہ جادوگر سے افضل اور بہتر ہے اور تجھے راضی کرنے والا ہے تو پھر اس جانور کو ہلاک کر دے؛ تاکہ لوگ راستے سے گزر سکیں۔ اس نے یہ دعا مانگی اور اس کے ساتھ ہی اس پتھر کو جانور کی طرف پھینک دیا۔ چھوٹا سا پتھر' مگر اللہ رب العزت نے اس میں قوت اور طاقت پیدا فرما دی۔ پتھر لگتے ہی دیوہیکل جانور ہلاک ہو جاتا ہے۔ جانور کے مرنے کے ساتھ لوگوں کے لیے راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ انہوں نے اسے ہٹایا اور آنے جانے لگے۔

لڑکا وہاں سے سیدھا راہب کے پاس پہنچا اور سارا واقعہ کہہ سنایا۔ راہب نے واقعہ سنا تو بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ کہنے لگا: بیٹا! اب تم مجھ سے بھی آگے بڑھ گئے ہو' مگر سنو! اگر تم اللہ کی راہ پر چلو گے تو پھر تمہاری آزمائش لازماً ہوگی۔ سنو اگر حکمران تمہیں تنگ اور پریشان کریں تو انہیں میرے بارے میں کچھ نہ بتانا۔

وقت گزرتا چلا گیا' اور وہ لڑکا اب لڑکا نہ رہا بلکہ سمجھدار نوجوان بن چکا تھا۔ وہ لوگوں میں معروف ہوتا چلا گیا۔ اس کے پاس نابینا لوگ آتے' وہ ان کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتا۔ ان کے لیے دعائیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں شفاء عطا فرما دیتا۔ اس کے پاس کتنے ہی پھلبہری کے مریض آئے' اس نے ان کے جسم پر ہاتھ پھیرا۔ ان کے لیے دعائیں کیں تو وہ اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو گئے۔ اس طرح وہ لوگوں میں معروف ہوتا چلا گیا۔ اس کی شہرت پورے ملک میں پھیل گئی۔

بادشاہ کا ایک خاص درباری تھا۔ ایک روز اس کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوئی۔ اس نے بڑا علاج کروایا مگر مرض بڑھتا چلا گیا' بادشاہ نے بھی خصوصی توجہ کی' مگر ایک روز اس کی آنکھوں نے دیکھنا بند کر دیا۔ وہ نابینا ہو چکا تھا۔

اس درباری کو کسی نے اس لڑکے کے بارے میں بتایا کہ وہ مریضوں کا علاج کرتا ہے۔ درباری نے کافی تحفے لیے اور لڑکے کے پاس پہنچ گیا۔ اسے کہنے لگا کہ میں نابینا ہو گیا ہوں مجھے شفاء دو۔ لڑکا کہنے لگا کہ میں شفا نہیں دیتا۔ درباری نے تعجب سے پوچھا کہ پھر کون شفاء دیتا ہے؟ لڑکے نے کہا وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے جو آسمانوں میں ہے' وہ تیرا بھی اور میرا بھی رب ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ سے دعا کروں گا وہ تمہیں شفاء بخش دے گا۔ درباری نے ایمان قبول کر لیا۔ لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے شفاء کی دعا کی جو اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی اور درباری کی بینائی واپس آ گئی۔

اگلا دن ہوا تو درباری بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ اب وہ دیکھ سکتا تھا۔ بادشاہ نے تعجب سے پوچھا: تمہاری بصارت کو کس نے لوٹایا ہے؟ درباری نے جواب دیا: میرے رب نے میری بصارت واپس کر دی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا: کیا میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے؟ درباری نے جواب دیا: ہاں! میرا اور تمہارا رب جو آسمانوں میں ہے۔ بادشاہ غصے میں آ گیا' اس نے اونچی آواز میں اپنے ملازموں کو آواز دی۔ کہا: اسے لے جاؤ اور خوب مارو۔ اس پر بدترین تشدد کیا گیا۔ اتنا زیادہ تشدد کیا گیا کہ اس نے مجبوراً اس لڑکے کا نام بتا دیا۔ فوراً ہی لڑکے کو گرفتار کر کے دربار میں لایا گیا۔ بادشاہ کے حکم پر اس پر بھی بدترین تشدد کیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ بتاؤ یہ توحید کا سبق تم نے کہاں سے سیکھا ہے۔ تشدد کی تاب نہ لا کر لڑکے نے راہب کا نام بتا دیا۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ فوراً راہب کو حاضر کیا جائے۔ راہب کو بادشاہ نے حکم دیا کہ وہ اپنے عقیدے سے پلٹ جائے۔ راہب نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ آری لائی جائے۔ اسے اس کے سر پر رکھ کر اس کے جسم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ لکڑی چیرنے والی آری لائی جاتی ہے۔ اس سے کہا گیا کہ اب بھی وقت ہے تم پلٹ جاؤ۔ اپنے عقیدے سے باز آ جاؤ۔ مگر راہب کا ایک ہی جواب تھا کہ میرے رب تم نہیں بلکہ ایک اللہ ہے۔ بادشاہ کا حکم تھا۔ راہب کے سر پر آری رکھی جاتی ہے۔

قارئین کرام! آری کا سر پر رکھا جانا..... یہ لکھنا اور پڑھنا بڑا آسان ہے' مگر ذرا تخیل کیجیے کہ آری ایک موحد کے سر پر اس کے جسم کو دو ٹکڑے کرنے کے لیے رکھی جا رہی ہے۔ وہ لمحات کتنے جان گسل ہوں گے۔ جب اکیلے رب کی توحید کا اقرار کرنے والے راہب کے سر پر آری چلا دی جاتی ہے۔ اللہ کے اس ولی کا جسم دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ وہ شہید بن گئے ہیں۔ راہب کی یہ قربانی قیامت تک آنے والی نسلوں کو پیغام دے گئی ہے کہ ایمان سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس کو بچانے کے لیے ایک جان کیا' ہزاروں جانیں قربان کی جا سکتی ہیں۔

وہ لمحات کتنے جان گسل ہوں گے۔ جب اکیلے رب کی توحید کا اقرار کرنے والے راہب کے سر پر آری چلا دی جاتی ہے۔ اللہ کے اس ولی کا جسم دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ وہ شہید بن گئے ہیں۔

قارئین کرام! میرے سامنے قرآن کریم کی یہ آیت آ گئی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾ (فصلت: ۳۰)

''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اقرار کر لیا کہ ہمارا رب اللہ ہے' پھر اس پر ثابت قدم رہے' ان پر فرشتے یہ کہتے ہوئے نازل ہوتے ہیں کہ نہ خوف کھاؤ اور نہ غم کرو' اور اس جنت کی خوشی مناؤ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے راہب کے لیے جنت کے دروازوں کو وا کر دیا ہے۔ وہ جنت کو دیکھ رہے ہیں۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ راہب نے اپنی جان قربان کر دی ہے اس کا مقدس خون نجران کی سرزمین میں پیوست ہو چکا ہے اور اب باری ہے بادشاہ کے اس درباری کی جو کبھی بادشاہ کے اشارہ ابرو پر ہر چیز قربان کر دیا کرتا تھا' مگر اب وہ بھی موحد بن چکا ہے۔ اس کو معلوم ہو چکا ہے کہ اس کی بصیرت کو واپس لانے والا لڑکا نہیں بلکہ لڑکے کا رب ہے جو اس کا اور پوری کائنات کا مالک اور خالق ہے۔ بادشاہ درباری سے کہتا ہے: دیکھو! تمہارے لیے ابھی موقع ہے کہ تم پلٹ جاؤ۔ عقیدہ توحید کو چھوڑ دو۔ تم نے راہب کا انجام دیکھ لیا۔

قارئین کرام! جب عقیدہ توحید سمجھ میں آ جائے تو پھر اللہ رب العزت کی محبت انسان کے جسم و جان میں پیوست ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اس آیت کی عملی تصویر بن جاتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾

''اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے ان کی جانوں اور مالوں کا سودا کرلیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے۔''

درباری نے پوری استقامت اور ایمانی قوت کے ساتھ جواب دیا: جو سزا دینا چاہو دے لو' مگر میں عقیدہ توحید سے نہیں پلٹ سکتا۔ اشارہ ہوا اور جلاد نے اس کے سر پر بھی آری رکھ دی۔ چند منٹوں کی بات تھی' بادشاہ کا چہیتا' اس کا خاص درباری اب جنت الخلد کا راہی بن چکا تھا۔ اس مقدمہ کا بڑا مجرم تو لڑکا تھا۔ اب اس کی باری ہے۔ بادشاہ اس سے مخاطب ہوتا ہے: اب بھی وقت ہے تم اپنے دین سے پلٹ جاؤ۔ میری بات مان لو۔ عقیدہ توحید سے انکار کر دو' مگر یہ راسخ العقیدہ لڑکا بادشاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کی بات ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔ بادشاہ نے اپنے سپاہیوں کی ایک جماعت کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ کہنے لگا: اسے پہاڑ کے اوپر لے جاؤ اور دین سے پھرنے کی ایک بار پھر دعوت دینا' اگر یہ باز آجائے اور پلٹ جائے تو ٹھیک' ورنہ اسے پہاڑ سے دھکا دے کر نیچے گرا دینا۔ سپاہیوں نے نوجوان کو گرفتار کرلیا۔ اسے پہاڑ کے اوپر لے گئے۔

قارئین کرام! مجھے اس جگہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں نے جب اُصحاب الأخدود نامی پہاڑ کو دیکھنا چاہا تو مجھے سامنے ہی پہاڑ نظر آیا۔ ممکن ہے کہ یہی وہ پہاڑ ہو جس پر اس لڑکے کو لے جایا گیا تھا۔ بادشاہ کے سپاہی نوجوان کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جاتے ہیں۔ وہاں پر وہی مکالمہ ہوتا ہے جو راہب اور درباری کے ساتھ ہوا تھا کہ اب بھی وقت ہے پلٹ جاؤ' بادشاہ کا دین قبول کرلو' مگر لڑکے نے پوری شدت سے انکار کیا۔ سپاہیوں کے لیڈر نے لڑکے کو دھکا دینا چاہا۔ ادھر اس کے ساتھی اس کی طرف بڑھنے والے ہیں۔ اس لڑکے کی زبان سے نکلتا ہے:

(اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیھِمْ بِمَا شِئْتَ)

''اے اللہ! تو جیسے چاہتا ہے ان کے مقابلے میں میرے لیے کافی ہو جا۔''

پہاڑ میں زلزلہ آجاتا ہے۔ وہ جو اسے پہاڑ سے پھینکنے کے لیے آئے تھے' خود پہاڑ سے نیچے گر جاتے ہیں۔ سب کے سب ختم ہو گئے۔ لڑکا کامیاب و کامران سرخرو ہو کر پہاڑ سے اترتا ہے اور سیدھا بادشاہ کے پاس چلا جاتا ہے؛ تاکہ بادشاہ کو رب کی قدرت اور طاقت کا پتا چل جائے۔ بادشاہ نے لڑکے کو دیکھا تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ ارے! میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟! لڑکے سے پوچھا: میرے سپاہیوں کا کیا ہوا؟ کہنے لگا: (کَفَانِیھِمُ اللّٰہُ) ''اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا' ان کو میرے رب نے پکڑ لیا ہے۔ جس طرح چاہا ان کے ساتھ سلوک کیا۔ سارے کے سارے مر گئے ہیں۔

بادشاہ اپنی بدحواسی پر قابو پاتے ہوئے کچھ اور سپاہیوں کو حکم دیتا ہے: اسے لے جاؤ' کشتی پر بٹھا کر سمندر کے وسط میں لے جا کر ترغیب دینا' اس کو ڈرانا' اگر ہمارا دین قبول کر لے تو بہتر ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا۔ سمندر یہاں سے چند دن کی مسافت پر ہے۔ سپاہیوں نے اسے گرفتار کر کے باندھ لیا۔ ان کا رخ سمندر کی طرف ہے۔ سمندر کے کنارے ایک کشتی میں بیٹھے اور وسط سمندر میں جا پہنچے کہ یہاں سمندر کی گہرائی زیادہ ہے۔ لڑکے کو ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے۔ باز آجاؤ' پلٹ جاؤ' بادشاہ کی بات مان لو' اس کی اطاعت قبول کرلو۔ لالچ دیا جا رہا ہے۔ مگر اس لڑکے کو جسے میں اب ولی کامل کہوں گا کہ یہ تو موحد اعظم ہے' اس کی نگاہیں آسمان والے کی طرف اٹھ گئی ہیں۔ زبان سے نکلا: (اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیھِمْ بِمَا شِئْتَ) ''اے اللہ! تو جیسے چاہے ان کے مقابلے میں میرے لیے کافی ہو جا'' میرے رب! جس طرح تو چاہے ان کے ساتھ سلوک فرما۔ رب کا عذاب آتا ہے کشتی الٹ جاتی ہے۔ کشتی کو الٹانے کے لیے تو پانی کی ایک لہر ہی کافی تھی۔ کشتی الٹ گئی' تمام سپاہی ڈوب گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے موحد بندے کو بچا لیا اور وہ سمندر سے بحفاظت باہر نکل آیا۔ بادشاہ کو بتانے کے لیے کہ دیکھو جسے اللہ تعالیٰ بچانا چاہے اسے دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے!! لڑکا ایک بار پھر بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ ارے تو پھر آگیا! میرے سپاہی کدھر گئے؟ ان کو میرے رب نے غرق کر دیا۔ لڑکے نے یہی جواب دیا۔ سارے ہی سمندر میں غرق ہو گئے انہیں پانی نے نگل لیا۔

بادشاہ کا چہرہ یقیناً اتر چکا تھا۔ لڑکے نے اس کی طرف حقارت بھری نگاہوں سے دیکھا۔ کیا تم مجھے مقتول دیکھنا چاہتے ہو؟ سنو تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک تم وہ طریقہ اختیار نہ کرو جو میں تمہیں بتلاتا ہوں۔

بادشاہ نے سر جھکا لیا۔ بتاؤ وہ کیا طریقہ ہے؟ لڑکے نے کہا: تم اپنی ساری رعیت کو ایک جگہ اکٹھا کرو۔ جب لوگ اکٹھے ہو جائیں تو پھر کھجور کے تنے پر مجھے سولی پر لٹکا دینا۔ پھر میرے ترکش میں سے ایک تیر نکالنا۔ اسے کمان میں رکھ کر میری طرف رخ کر لینا۔ پھر کہنا: (بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ) ''اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔''

یہ کہہ کر تیر کو میری طرف چھوڑ دینا۔ اس طرح میں قتل ہو جاؤں گا۔ بادشاہ نے حکم جاری کیا کہ میری سلطنت کے تمام لوگوں کو کھلے میدان میں اکٹھا کیا جائے۔ رعیت بادشاہ کے حکم کے مطابق میدان میں اکٹھی ہو رہی ہے۔

کھجور کے ایک بڑے تنے کو میدان کے وسط میں گاڑ دیا گیا ہے۔ لوگ بادشاہ کے منتظر ہیں' وہ بھی اپنے وزراء اور درباریوں سمیت آچکا ہے۔ آج کا بڑا مجرم وہ لڑکا بھی ہتھکڑی میں باندھ کر لایا جا چکا ہے۔ تمام لوگوں کی نگاہیں کھجور کے تنے کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ لڑکے کو کھجور کے تنے سے باندھ دیا جاتا ہے۔ لڑکے کا قصور عقیدہ توحید کو ماننا ہے۔ آج اسے اس جرم کی سزا دی جانی ہے۔ لڑکے کا ترکش بھی میدان میں رکھا ہوا ہے۔ لڑکے کو قتل تو کیا جانا ہے' مگر اس کا طریقہ؟ یہ تو اس نے خود ہی بتا دیا ہے۔ اس کے ترکش میں سے ایک تیر نکالا جاتا ہے۔ اسے کمان میں رکھا جاتا ہے۔ آواز بلند ہوتی ہے۔ سارا مجمع سن رہا ہے: (بسم اللہ ربّ الغلام) ''اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔'' پوری قوت سے کنپٹی کا نشانہ لے کر تیر مارا جاتا ہے۔ لڑکے نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور اپنی جان اپنے رب کے سپرد کر دی۔ لڑکا شہادت کا رتبہ پا جاتا ہے۔

پورے مجمع میں شور برپا ہو جاتا ہے۔ سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ' ایک ہی بات ہے: (آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ) ''ہم سب اس لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔'' وہ بار بار دہرا رہے ہیں: آمنا بربّ الغلام۔ آمنا بربّ الغلام۔ بادشاہ اور اس کے حواری' اس کے درباری پریشان ہیں۔ ارے! اسی بات سے تو ہم ڈرتے تھے۔ بادشاہ سے کہا گیا: جس بات سے تم ڈرتے تھے وہی ہو کر رہا۔ تم چاہتے تھے کہ لوگ رب السموات والارض پر یعنی

باقی صفحہ 9 پر

دولت مندی کے نقصانات ایک نظر

تحریر
جناب پروفیسر عبدالعظیم جانباز

''زیادتی کی چاہت نے تمھیں غافل کر دیا، یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے، ہرگز نہیں پھر تمھیں جلد معلوم ہو جائے گا، ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لو، تو بے شک تم جہنم دیکھ لو گے اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے، پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا۔'' (التکاثر)

ہمارے ہاں ایک کامیاب زندگی کا ذکر جیسے ہی آتا ہے تو ذہن فوراً مالدار لوگوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اس وقت پاکستان میں ایک طرف غربت بڑھ رہی ہے تو دوسری طرف امراء کی تعداد میں بھی ہر گزرتے وقت کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ دولت کی نمائش، گاڑیوں، گھروں، لباس، زیورات، فرنیچر اور دیگر اسباب زندگی کی شکل میں اس طرح ہو رہی ہے کہ لگتا ہے کہ ملک میں دولت کے خزانے اُمڈ رہے ہیں۔

پیسہ کمانا اور زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانا اس وقت ہمارے معاشرے کے ایک عام آدمی کی زندگی کا نصب العین بن چکا ہے۔ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جتنا زیادہ پیسہ پاس ہوگا اتنا ہی دنیا و آخرت کی بھلائی کا سبب بن جاتا ہے، مگر کیا واقعی ایسا ہوتا ہے؟

آخرت کے اعتبار سے ایک دولت مند آدمی کا اصل مسئلہ وہ ہے جو سیدنا عیسیٰؑ نے اس طرح بیان کیا ہے:

''اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند اللہ کی بادشاہی (یعنی جنت) میں داخل ہو۔''

سیدنا عیسیٰؑ کا مطلب یہ نہیں کہ دولت مند جنت میں جا نہیں سکتا، وہ صرف یہ بتا رہے ہیں کہ اس بات کے امکانات بہت کم ہو جاتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ یہ امکانات کیسے کم ہوتے ہیں۔

دولت مندی کا پہلا نتیجہ یہ ہے کہ جس آدمی کے پاس زیادہ پیسے ہوتے ہیں وہ فوراً ''تکاثر'' کی اس دوڑ میں شریک ہو جاتا ہے، جس کا نتیجہ قرآن نے سورۂ تکاثر میں غفلت بیان کیا ہے۔ قرآنِ مجید کے مطابق تکاثر لوگوں کی وہ حالت ہے جس میں وہ مال و اسباب میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دوڑ لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ انسان کارل مارکس کا وہ معاشی حیوان بن جاتا ہے جس کی ساری زندگی پیسہ کمانے اور پھر پیسہ خرچ کرنے کے نت نئے طریقے دریافت کرنے میں گزر جاتی ہے۔ اس کا معاملہ ضروریات اور ذوقِ جمال کی تسکین تک محدود نہیں رہتا، بلکہ زندگی کا مطمع نظر یہ ہو جاتا ہے کہ میرے پاس ہر وہ چیز ہو جو دوسرے شخص کے پاس ہے۔ یوں اسٹیٹس بلند کرنے کی وہ دوڑ شروع ہو جاتی ہے جس کے خلاف نہ کوئی آواز اٹھاتا ہے اور نہ یہ کبھی ختم ہوتی ہے۔ مشہور برطانوی سیاستدان جارج سیویل ایک جگہ لکھتے ہیں:

''جو لوگ سمجھتے ہیں کہ دولت کی مدد سے کچھ بھی کیا جا سکتا ہے، وہ دولت کے حصول کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔''

مال و دولت، اسٹیٹس، شاندار گھر، نئے ماڈل کی چمکتی دمکتی گاڑیاں، بڑے بڑے ہوٹلوں میں کھانا اور ان جیسی دیگر اَن گنت چیزیں انسان کو بڑی اچھی لگتی ہیں، مگر غفلت ان کا لازمی نتیجہ ہے۔ اس غفلت کے بعد آدمی کے لیے ممکن نہیں رہتا کہ وہ جنت کی حسین ترین بستی میں اپنے لیے کوئی جگہ بنا سکے۔ اس لیے کہ اس کی ساری توجہ تو دنیا کے مقابلے میں لگ گئی جس کے بعد اس کے دل سے جنت کی خواہش ہی نکل جاتی ہے اور جس دل سے جنت کی خواہش نکل جائے، وہ کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

دولت مندی کا پہلا نتیجہ یہ ہے کہ جس آدمی کے پاس زیادہ پیسے ہوتے ہیں وہ فوراً ''تکاثر'' کی اس دوڑ میں شریک ہو جاتا ہے، جس کا نتیجہ قرآن نے سورۂ تکاثر میں غفلت بیان کیا ہے۔

غفلت کے بعد دولت کا دوسرا بڑا مسئلہ تکبر ہے، پیسہ کی قوت خرید بہت زیادہ ہے، اس سے انسان وہ سب کچھ خرید لیتا ہے جس کی انسانی معاشرے میں قدر و قیمت ہوتی ہے، اس کے لیے ہر چیز ممکن ہو جاتی ہے۔ اس لیے پیسے والا آدمی اکثر خود کو قادرِ مطلق سمجھتا ہے، اس کا نتیجہ غرور اور تکبر کی شکل میں نکلتا ہے۔ تکبر وہ چیز ہے جو انسان کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی پیدا ہو جائے تو انسان کی تجارت ممکن نہیں رہتی۔ ایک حدیث کے مطابق:

''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔'' (مسلم)

پھر یہی تکبر ہے جو انسان کو رب کے مقابلے میں سرکشی پر آمادہ کر دیتا ہے جس کا سب سے کامل نمونہ شیطان ملعون ہے جو اپنے تکبر کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑا ہو گیا تھا۔

دولت کا تیسرا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایک دولت مند آدمی اللہ کی رضا کے لیے تو پیسہ خرچ کرنے کی ہمت کر نہیں پاتا، البتہ لوگوں کی واہ واہ کے لیے پیسہ خرچ کرنا اس کے لیے بہت آسان ہو جاتا ہے، یہ ریا کاری ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے شرک کی ایک قسم ہے۔ شرک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ناقابل معافی جرم ہے۔

دولت کا ایک اور نقصان یہ ہے کہ یہ انسان کے اندر لالچ اور ہوس کو پیدا کرتی ہے، دولت کی دوڑ میں آخری حد کوئی نہیں ہوتی۔ انسان زیادہ سے زیادہ کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ حدیث نبوی ہے کہ ابن آدم کو اگر ایک وادی کے برابر سونا دے دیا جائے تو وہ ایسی دو وادیوں کی خواہش کرے گا، پھر آپ نے فرمایا کہ ابن آدم کا پیٹ تو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (بخاری)

دولت کی یہ ہوس آگے بڑھتی ہے اور انسان حرام و حلال کی تمیز سے محروم ہو جاتا ہے، پھر اگلا قدم وہ ہوتا ہے جب انسان ظلم پر اترتا ہے، وہ بندوں کا حق غصب کرتا اور رب کو ناراض کر کے سونے چاندی کے ڈھیر جمع کرتا ہے، جتنا اس کا زر بڑھتا ہے اتنا ہی وہ بخل میں آگے بڑھتا ہے، یہاں تک کہ وہ قبر میں پہنچ جاتا ہے، جہاں اس

کی قسمت میں ابد تک رونا اور چلانا ہی رہتا ہے، رہا اس کا مال تو وہ اس کے وارثوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

دولت کا اگلا مسئلہ یہ ہے کہ یہ انسان کو اسراف پر اُبھارتی ہے، انسان کی جیب میں پیسہ ہو تو وہ ہر دستیاب چیز خریدنے پر آمادہ ہو جاتا ہے، یہ وہ رویہ ہے جسے اپنانے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''بے جا خرچ کرنیوالے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔''

پھر یہیں سے حرام کا وہ دروازہ کھلتا ہے جس میں دولت خرچ کر کے انسان رب کی ناراضی مول لیتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جوا، سٹہ بازی، بدکاری، شراب نوشی وغیرہ کی منزلیں دولت مندی کی راہ پر چلنے والے کے لیے آسانی سے کھل جاتی ہیں۔

امریکی سابق صدر فرینکلن ڈی روز ویلٹ نے ایک جگہ کہا تھا کہ:

''انسان کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ اس کا بھرا ہوا بٹوہ، اکثر اس کے خالی پیٹ سے زیادہ شور مچاتا ہے۔''

دولت مندی کا ایک اور بدترین نقصان یہ ہے کہ دولت انسان کے لیے زندگی میں غیر ضروری آسانیاں اور تعیشات پیدا کر دیتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں انسان کو اکثر ان کیفیات سے محروم کر دیتی ہیں جو اسے سچا خدا پرست بناتی ہیں۔ انسان جب عجز، تکلیف، محرومی اور بے بسی کے تجربات سے گزرتا ہے تو اس کے لیے بہت آسان ہوتا ہے کہ وہ اپنے عجز کے مقابلے میں رب کی عظمت کو دریافت کر سکے، وہ اس کی قدرت کے مقابلے میں اپنی بے کسی کو جان سکے، وہ اس کی عطا کے مقابلے میں اپنی محرومی کو جان سکے، محرومی اور غم والم انسان کے لیے رونا بہت آسان کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے بے کسی سے روتے بندے بے حد محبوب ہوتے ہیں۔ ایک دولت مند آدمی کو کیفیات کے اس مقام پر آنے کے لیے بہت محنت کرنا پڑتی ہے۔

دولت اپنی ذات میں کوئی بڑی یا بھلی شے نہیں، مگر اس میں ہر طرح کے وہ سارے خطرات موجود ہیں جن کا مختصراً اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعاؤں میں جس طرح فقر وافلاس کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے اسی طرح دولت مندی کے فتنے سے بھی پناہ مانگی ہے۔ صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کی یہ دعا منقول ہے:

''اے اللہ! میں جہنم کی آگ کے فتنے اور امیری وغریبی کے فتنے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

برطانوی مذہبی راہنما جان ویزلی کا کہنا تھا کہ:

''میرے پاس کچھ پیسہ آ جائے تو میں جلد از جلد اسے صرف کر ڈالتا ہوں، مبادا یہ کہ میرے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو جائے۔''

دولت انسان کو بسا اوقات جمالیات کی اس حس سے بھی محروم کر ڈالتی ہے جو اسے دیگر جانوروں سے ممیز وممتاز کرتی ہے۔ شاید اسی بات کو ذہن میں رکھ کر مشہور شاعر رابرٹ کریوز نے کہا تھا کہ:

''شاعری کرنے میں دولت نہیں ملتی، مگر دولت میں بھی شاعری نہیں ملتی۔''

تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ جو شخص دولت کی آزمائش سے کامیابی سے گزر جائے اور دولت مندی کے باوجود اعلیٰ اخلاقی رویے پر قائم رہتا ہے تو اس کے لیے اعلیٰ ترین درجات کے حصول کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ تنہا انفاق فی سبیل اللہ وہ عبادت ہے جو خالق ومخلوق دونوں کی نظر میں اسے معتبر بنانے کے لیے کافی ہے۔ غریبوں کی مدد کرنا، بے کسوں کی دعائیں لینا، بے آسرا لوگوں کا سہارا بننا اور سب سے بڑھ کر دین کا مددگار بننا انسان کو عظمت وبلندی کی انتہا پر پہنچا دیتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ جو صحابہ کرام عشرہ مبشرہ کی صف میں شامل ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں اور جو لوگ خلافتِ راشدہ میں مسلمانوں کی رہنمائی کے منصب پر فائز ہوئے، ان میں سے بیشتر بہت دولت مند تھے۔

یہ کوئی نظری بحث نہیں، ہم سب کا عملی مسئلہ ہے، اب آپ کے پاس دو ہی راستے ہیں کہ اگر دولت مند بننے کی خواہش ہے تو پھر دولت کے مندرجہ بالا پہلوؤں کو کبھی فراموش نہ کریں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انسان سادہ زندگی اور قناعت کا راستہ اختیار کرے، وہ خواہش کے بجائے ضرورت تک خود کو محدود کر دے۔ یہ راستہ بظاہر مشکل مگر بڑے سکون کا ہے، کسی دانا نے کیا خوب کہا: آپ کی دولت کی حقیقی آزمائش یہ ہے کہ جب آپ کے پاس دولت نہ رہے تو پھر آپ کی وقعت کتنی رہ جائے گی۔ بات تھوڑی سی پیچیدہ ہے مگر اتنی پیچیدہ نہیں کہ کسی کی سمجھ میں نہ آ سکے۔ خود کو ایسا انسان بنانے کی کوشش کیجیے جس کی شخصیت کو، جس کی قدر وقیمت کو دولت کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، سورج کی طرح جس کی چمک کو بادل وقتی طور پر ڈھانپ تو سکتے ہیں مگر ختم نہیں کر سکتے، یہی منشاء اللہ کی ہے اور یہی اس کے رسول ﷺ کی۔

.....

حج کانفرنس ۱۹ جنوری کو مکہ مکرمہ میں ہوگی

⊙ پاکستانی حجاج کے لیے سعودی عرب کے ساتھ حج معاہدے کے مذاکرات اور حج کانفرنس ۱۹ جنوری کو مکہ مکرمہ میں ہوگی جس میں وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف کی قیادت میں وفد شامل ہوگا جس میں وزارت مذہبی امور کے سیکرٹری سہیل عامر مرزا ڈی جی حج سعودی عرب ڈاکٹر ساجد یوسفانی' حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان کے چیئرمین ثناء اللہ اور دیگر نمائندے شریک ہوں گے۔ ہوپ کے مرکزی رہنما حافظ شفیق کاشف نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عازمین حج پر بھی ۲۰۰۰ ریال فیس لگائی گئی ہے اسے ختم کرایا جائے اور پاکستان کا ۲۰ فیصد کوٹہ جو پچھلے ۴ سال سے کم کیا گیا ہے نہ صرف اس کو بحال کیا جائے بلکہ اسلامی سربراہی کانفرنس کے چارٹر کے مطابق مسلم آبادی کے تناسب سے پاکستان کا حج کوٹہ زیادہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حج پر بھی سعودی اعلان کے مطابق ۲۰۰۰ ریال فیس برقرار رہتی ہے تو حج کو سستا کرنے کی حکومتی خواہش پوری نہیں ہو سکتی۔ حافظ شفیق کاشف نے کہا کہ موجودہ حکومت اور پرائیویٹ سیکٹر نے وزیر اعظم محمد نواز شریف کی ہدایات کی روشنی میں حج کو کرپشن فری بنانے اور سرکاری وپرائیویٹ حج سکیم کے عازمین کو جو عالمی معیار کی سہولتیں فراہم کی ہیں ماضی میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

سیرت طیبہ اپنانے کی ضرورت ہے

⊙ سیرت کا اپنانا بہت اہم ہے۔ جشن منانے کی بجائے مشن اپنانا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت کے رہنما حافظ عبدالرحمٰن شیخوپوری نے بدوملہی کے نواحی گاؤں کھوکھر والی میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیرت النبی ﷺ پروگرام کروانے سے ہمارا بڑا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کا عزم کریں۔ کانفرنس سے جمعیت اساتذہ ضلع نارووال کے سیکرٹری جنرل احسان الٰہی ظہیر' قاری عبدالرزاق طاہر نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی بدوملہی

آہ.....

محافظِ عربی کی رخصتی

تحریر: جناب ڈاکٹر نظام الدین نافع حفظہ اللہ

''مضمون نگار ڈاکٹر نظام الدین نافع حفظہ اللہ افغانستان سے تعلق رکھنے والی معروف دینی علمی شخصیت ہیں۔ عربی اور فارسی میں متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا معہد اللغۃ العربیۃ میں تدریس کے دوران شیخ العربیۃ مولانا محمد بشیر رحمہ اللہ کی زندگی کے آخری آٹھ سالوں میں نزدیکی ساتھ رہا''۔ اس حوالہ سے انہوں نے اپنے تاثرات قلمبند کیے ہیں جو نذر قارئین ہیں۔

ایک انسان کیلئے سگے بھائی سے بھی زیادہ عزیز اور شفیق شخص کی وفات کی خبر سے بڑا کوئی صدمہ نہیں ہوسکتا۔ میرے انتہائی مشفق دوست اور پاکستان میں عربی زبان کے حقوق کے علمبردار مولانا محمد بشیر سیالکوٹی اس دنیا کو داغ مفارقت دے گئے۔ اللہ ان پر اپنی رحمتوں کی بارش کرے۔ ان کی خطاؤں سے درگزر کرے اور انہیں اپنی وسیع وعریض جنتوں کا مکین بنادے۔ آمین!

شیخ العربیۃ مولانا محمد بشیر رحمہ اللہ ایک ایسے عظیم انسان تھے جن کی زندگی کا ہر لمحہ اسلام اور عربی زبان کی خدمت کا گواہ ہے۔ انہوں نے حقیقی معنوں میں اپنی زندگی کو عربی زبان کے فروغ کیلئے وقف کررکھا تھا اور اسی کی خاطر وہ تحقیق، تصنیف اور تدریس میں مگن رہے اوراسی جدوجہد میں اپنی ساری زندگی گزار دی۔ خصوصا موجودہ دور میں جب کہ خود عرب بھی اپنی زبان کے بارے میں افسوس ناک غفلت برتتے ہوئے غیر ملکی زبانوں خصوصاً انگریزی زبان پر مٹے جارہے ہیں مولانا رحمہ اللہ نے اپنی ساری توانائیاں عربی زبان کے نصاب کی ترقی پر صرف کئے رکھیں۔ جن لوگوں نے پاکستان میں عربی زبان کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں ان میں آپ سرفہرست ہیں۔ میں نے پاکستان میں اپنے تیس سالہ قیام کے دوران عربی زبان کے لئے اتنے جوش اور جذبے کا مالک کوئی شخص نہیں دیکھا۔

شیخ العربیۃ مولانا محمد بشیر رحمہ اللہ آج کل عربوں کی طرح محض نعرے بازی پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ عربی زبان کے حوالے سے عربوں کی کوششیں محض سالانہ کانفرنسیں کروانے اور عربی کو درپیش چیلنجز پر بات چیت اور تبادلہ خیال تک ہی محدود ہیں۔ اس کے برعکس مولانا ایک عملیت پسند انسان تھے جو تالیف وتصنیف اور تعلیم وتدریس کے ساتھ ساتھ عملی میدان میں بھی اپنی کارکردگی دکھاتے تھے۔ آپ نے بہت سی مشکلات اور مسائل کے باوجود اپنے مشن کو اولوالعزمی سے جاری رکھا۔

مولانا رحمہ اللہ عربی نہیں تھے لیکن انہوں نے عربوں سے بڑھ کر عربی زبان کی خدمت کی۔ اس وقت عربوں کا یہ حال ہے کہ ان کے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں عربی زبان کی جگہ دوسری غیر ملکی زبانیں قبضہ کئے چلے جارہی ہیں۔ مولانا مرحوم ان حالات میں بھی عربی زبان کی ترقی اور احیاء کیلئے عرب وعجم کو جھنجوڑتے رہے اس لئے کہ یہ قرآن کریم اور اسلام کی زبان ہے۔

مولانا رحمہ اللہ نے عربی زبان اور اسلامی علوم کی تدریس کے لئے اپنا ادارہ قائم کیا اور عربی فنون نحو وصرف اور عربی بول چال کیلئے آسان اور دلچسپ کتابیں تالیف کیں۔ ان کتابوں کے ہزاروں نسخے دینی مدارس میں تقسیم ہوئے اور بے شمار افراد ان سے آج بھی فائدہ اٹھارہے ہیں۔

مولانا رحمہ اللہ نے عربی زبان اور اسلامی علوم کی تدریس کے لئے اپنا ادارہ قائم کیا اور عربی فنون نحو وصرف اور عربی بول چال کیلئے آسان اور دلچسپ کتابیں تالیف کیں۔ ان کتابوں کے ہزاروں نسخے دینی مدارس میں تقسیم ہوئے اور بے شمار افراد ان سے آج بھی فائدہ اٹھارہے ہیں۔ ان کی لکھی ہوئی کتابوں کی تعداد تیس سے زیادہ ہے جن میں شاہ ولی اللہ دہلوی کی مایہ ناز کتاب ''ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء'' کا فارسی سے عربی ترجمہ بھی شامل ہے۔

یہاں میرا مقصد ان کی دیگر کتابوں کا تذکرہ نہیں کیونکہ وہ تو ہر خاص وعام کے علم میں ہیں بلکہ میں اس مضمون میں ان کی عظیم شخصیت کے ان چند پہلوؤں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن سے شاید اکثر لوگ لاعلم ہیں۔

مولانا رحمہ اللہ دنیاوی چکاچوند سے بالکل بے نیاز تھے۔ اپنے لباس، رہن سہن میں انتہائی سادگی پسند۔ ریاکاری اور خودنمائی کو سختی سے ناپسند کرنے والے اور انتہائی قناعت پسند۔ ساری زندگی کرائے کے گھروں میں مقیم رہے اور کبھی بھی گھر یا پلاٹ بنانے یا خریدنے میں دلچسپی ظاہر نہیں کی۔ ان کی مکمل توجہ اسلام اور قرآن کریم کی زبان عربی زبان کی خدمت پر مرکوز رہی۔

مجھے آٹھ سال تک مولانا رحمہ اللہ کے ادارے معہد اللغۃ العربیۃ میں پڑھانے کا موقع ملا۔ وہ خود بھی یہاں تدریس کرتے تھے اور ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف میں بھی مگن تھے۔ میں ہر روز اپنے اسباق سے فارغ ہو کر انہیں ملتا تھا اور وہیں ان کے دفتر میں بیٹھ کر اگلے دن کے اسباق کی تیاری بھی کرتا تھا۔ اس دوران ہم مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال بھی کرتے لیکن مولانا مسلسل اپنی تحریر میں مگن رہتے۔

میں اکثر انہیں کتابوں کے ڈھیر کے درمیان بیٹھ کر انہماک سے تالیف کرتے ہوئے دیکھتا۔ ان کی اپنے کام میں رغبت، اپنے مقصد کے ساتھ لگن اور اس کی خاطر بڑی بڑی مشکلات صبر کے ساتھ سہنا مجھے اکثر بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیتا۔ مولانا رحمہ اللہ عام سی بات تحریر کرتے ہوئے بھی باریک بینی سے اس کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے اور خوب چھان پھٹک کے بعد اس کو ضبط تحریر میں لاتے۔ وہ فارسی کا ایک مقولہ بکثرت دہرایا کرتے ''یک گیر محکم بگیر'' یعنی ''ایک چیز کو پکڑو لیکن اسے عمدہ طریقے سے قابو کرو''۔

مولانا رحمہ اللہ کبھی کبھار فجر سے قبل رات تین بجے اپنے دفتر میں تشریف لے آتے اور نماز ظہر تک وہاں موجود رہتے۔ ان کی استقامت میرے لئے ہمیشہ باعث تعجب رہی۔ تھکاوٹ کا لفظ تو شاید ان کی لغت میں شامل نہ تھا۔ ہاں اگر کبھی کبھی ان پر اونگھ کا غلبہ ہوتا تو ہاتھ کتاب میں تھامے تھامے ہی پندرہ یا بیس منٹ کیلئے سوجاتے لیکن

یادِ رفتگان

مولانا محمد امجد اجمل رحمہ اللہ تعالیٰ

تحریر: مدیر اعلیٰ

ممتاز عالم دین اور خطیب مولانا محمد اجمل رحمہ اللہ نے نصف صدی قبل ۱۹۶۶ء میں مرکزی جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث منڈی مرید کے میں تعمیر کی اور تاحیات اس کے خطیب رہے۔ آپ معروف عالم دین' متعدد اسلامی اور تحقیقی کتابوں کے مصنف اور حکیم مولانا محمد اشرف سندھو رحمہ اللہ کے نواسے تھے۔ مولانا محمد اجملؒ کی ۱۹۹۸ء میں وفات کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا امجد اجمل رحمہ اللہ نے اسی مسجد میں خطابت وامامت کا سلسلہ شروع کیا اور تاحیات یہ خدمت انجام دیتے رہے۔ آپ گورنمنٹ سکول کینال پارک میں بھی ہیڈ ماسٹر تھے۔ آپ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کے پرسنل سیکرٹری اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے میڈیا کے انچارج بھی رہے۔ سچی اور آزاد صحافت سے آپ کا خصوصی تعلق رہا۔ ۲۰۰۶ء میں آپ نے امیر محترم پروفیسر ساجد میر کی معیت میں فریضۂ حج ادا کیا اور ان کے ہمراہ وہاں کے شیوخ سے ملاقاتیں بھی کیں۔

مولانا مرحوم بڑے خلیق' ملنسار' منکسر المزاج اور احباب کے دکھ درد میں شریک ہونے والے تھے۔ دل بیتاب اور دل درد مند کے مالک تھے۔ دوستوں کے دوست' بزرگوں کا احترام اور خدمت ان کا شیوہ تھا۔

گوجرانوالہ سے کئی بار لاہور آتے جاتے مرید کے میں ان سے ملاقات ہو جاتی تو بڑے اصرار کے ساتھ چائے کا اہتمام کر لیتے اور بڑی خوبصورت گفتگو سے محظوظ فرماتے۔ مجلّہ ''اہل حدیث'' کی توسیع اشاعت اور صوری ومعنوی طور پر اس کی ترقی پر بڑی خوشی کا اظہار فرماتے۔ میں انہیں پرچے میں لکھنے کی دعوت دیتا تو کہتے کہ لکھنا بڑا مشکل کام ہے۔ مصروفیات بھی بہت ہیں۔ آپ کے پاس لکھنے والوں کی کوئی کمی ہے؟ حقیقی بات ہے کہ وہ اپنے علاقہ کی معروف مذہبی' سیاسی اور علمی شخصیت کے مالک تھے۔ وہ ضلع شیخوپورہ اور مرید کے کی سرکاری کمیٹیوں کے رکن اور ذمہ دار تھے۔ سچی بات ہے کہ وہ بین المسالک ہم آہنگی اور امن کے سفیر تھے۔

بظاہر وہ بڑے تنومند' صحت مند اور زندگی کے امور میں مستعد تھے' عمر بھی تقریباً ۴۶ سال تھی۔ لیکن جب وقت اجل آجائے تو اس میں لمحہ بھر کی بھی تاخیر وتعجیل ناممکن ہے۔ دنیا سے جانے والا خواہ بچہ ہو' نوجوان ہو' جوان اور بوڑھا ہو اللہ کی نگاہ میں سب برابر ہیں۔

۱۰ اکتوبر ۲۰۱۶ء کی نماز مغرب مولانا امجد کی امامت میں ہو رہی تھی کہ دوسری رکعت کے دوسرے سجدے میں تکلیف کے باعث وہ بے ہوش ہو گئے۔ اُٹھا کر باہر صحن میں لایا گیا۔ ہوش میں آئے تو زبان پر یہ الفاظ تھے: ''اللہ کی مرضی' اللہ کی مرضی۔'' وہ ہسپتال جانے پر آمادہ نہ تھے' تکلیف بڑھ گئی تو ہسپتال لے جایا گیا۔ ہسپتال پہنچنے پر بلڈ پریشر بہت کم ہو چکا تھا۔ چند لمحے بعد ڈاکٹرز نے ان کی موت کی تصدیق کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

تمام مکاتب فکر میں امن اور فرقہ واریت سے بالا تر کے حوالہ سے شہر میں بڑا اہم کردار ہونے کی بنا پر یہ افسوسناک خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے علاقہ میں پھیل گئی۔ ۱۱ اکتوبر جمعۃ المبارک کی صبح ۹ بجے جنازہ گھر سے اٹھایا گیا تو احباب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ پورے شہر میں سوگ کا سماں تھا۔ ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں لوگ نماز جنازہ میں شریک ہوئے اور نماز جنازہ بنگلہ ایسٹ ہاؤس مرید کے کی وسیع گراؤنڈ میں مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری امیر ضلع کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ حدو کے کے قبرستان میں والدین کے قرب میں خدائے رحمان ورحیم کی رحمت کے سپرد کر دیا گیا۔ قبر پر دعا مولانا حافظ عطاء الرحمٰن عامر ناظم ضلع نے کروائی۔ پسماندگان میں بیوہ' تین بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ بچے سب زیر تعلیم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے اور اللہ پاک ان کا حامی وناصر ہو۔

آتی رہیں گی یاد ہمیشہ یہ صحبتیں
ڈھونڈا کریں گے ہم تمہیں فصل بہار میں

.....

پھر بیدار ہوتے ہی اپنا کام دوبارہ شروع کر لیتے۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھے خود بتایا کہ علم الصرف کی کتابیں تالیف کرنے کے دوران تین سال تک انہیں بہت زیادہ بیٹھنا پڑا جس کی وجہ سے ان پر فالج کا ایک حملہ بھی ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نیک اور عاجز بندے کو جو دن رات اس کی محبوب زبان کی خدمت میں لگا ہوا تھا، جلد ہی شفا دے دی۔

مولانا رحمہ اللہ کی ایک بہت ہی قابل تعریف خوبی ان کا اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل تھا، خصوصاً مالی معاملات میں اس بات کا کئی دفعہ میں نے مشاہدہ کیا۔ اکثر اوقات میرے سامنے ایسا ہوا کہ آپ کے پاس جونہی کوئی چھوٹی سی رقم آتی تو اسے اطمینان کی عجیب کیفیت کے ساتھ اسی وقت ادارے کے لئے یا اس میں مقیم طالبات کی اشیا خریدنے پر خرچ کر دیتے۔ وہ آنے والی ساری رقم کو اپنی ذات پر کچھ بھی خرچ کئے بغیر ختم کر دیتے لیکن مجال ہے کہ آپ کے چہرے پر پریشانی یا بے چینی کا ذرہ برابر بھی اثر ظاہر ہوتا۔ آج ہم میں سے کون ہے جو اس ایثار کا مظاہرہ کرتا ہو؟ ہم سب کو تو پہلے اپنی پڑی ہوتی ہے پھر کیا ہم اپنے اردگرد کسی کا خیال کرتے ہیں۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ وہ اپنے لئے آئی ہوئی کھانے پینے کی اشیا اپنے نزدیک موجود اور پڑوس میں مقیم افراد میں بانٹ دیتے بلکہ بعض اوقات تو ادارے کے نزدیک دکانداروں کو ناشتہ بھی مولانا رحمہ اللہ کی طرف سے مل جایا کرتا تھا۔

میں نے اس سارے عرصے کے دوران آپ کی ثابت قدمی یا اخلاص میں کبھی کمی نہ آتے دیکھی۔ یہی بات مجھے بھی قوت اور طاقت دیتی تھی۔ آپ کا فراق بہت بڑا صدمہ ہے۔ یقیناً موت آنے سے پہلے کسی سے اجازت طلب کرتی ہے نہ ہی اس سے کسی کا بچنا ممکن ہے۔ اب میرے پاس مولانا رحمہ اللہ کی وہ یادیں ہیں جن میں میری ان سے ملاقات ہو جاتی ہے یا ان کے لئے ہر پل دل سے نکلنے والی یہ دعائیں کہ اے اللہ! ان کو بخش دے۔ انہیں اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے۔ ان کے معاملے میں عفو ودرگزر سے کام لے اور انہیں ان کے گھر اور گھرانے سے بہتر مقام اور رفیق عطا فرما اور جنت میں ان کا ٹھکانہ نیک لوگوں کے ساتھ بنا دے۔ آمین!

.....

علامہ عبدالعزیز حنیف کی مولانا محمد یوسف راجووال سے ایک ملاقات

۲۰ جنوری ۲۰۰۸ء کی صبح اطلاع ملی کہ آج اسلام آباد سے علامہ عبدالعزیز حفظہ اللہ راجووال تشریف لا رہے ہیں۔ ان کا یہ سفر محض الحب فی اللہ کا مصداق تھا اور یہ وصف ہمارے اسلاف میں اکثر پایا جاتا تھا۔ یقیناً ایسا عمل رضائے الٰہی اور دخول جنت کا سبب ہے' کیونکہ حدیث میں آیا ہے:

[وَجَبَتْ مَحَبَّتِی لِلْمُتَحَابِّینَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِینَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِینَ فِیَّ]

''محض میرے لیے آپس میں محبت کرنے والے' مل بیٹھنے والے اور ملاقات کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہے۔''

پھر فرمایا: ''ایسے لوگ قیامت کے دن نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے جن کو دیکھ کر انبیاء بھی رشک کریں۔''

ایک اور حدیث میں فرمایا:

[إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ فِي الْجَنَّةِ]

''جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت یا ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تیری زندگی مبارک ہو اور تیرا چلنا بابرکت ہو اور تو نے جنت میں جگہ بنائی ہے۔''

حضرت علامہ عبدالعزیز حنیف حفظہ اللہ حسب وعدہ وقت پر دارالحدیث راجووال تشریف لائے۔ اساتذہ جامعہ اور مولانا محمد یوسفؒ صاحب نے تہنیتی کلمات سے ان کا استقبال کیا اور علامہ مرحوم بھی بڑی عقیدت و محبت سے ملے۔ ان کی زیارت سے پتہ چلا کہ مرحوم صاحب علم و عمل' خوش مزاج' خوش گفتار' ملنسار' متشرع' فہم و فراست کے حامل ہیں اور جماعت میں اخلاص پر مبنی کارکردگی کی بناء پر جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ مرحوم نے دارالحدیث کی دلکش عمارت اور لائبریری کا وزٹ کیا اور بڑے خلوص دل سے دعا فرمائی۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب سے دورانِ گفتگو بزرگوں کا جذباتی منظر دیدنی تھا۔ حضرت علامہ صاحب فرمانے لگے کہ میرے سفر کی وجہ صرف یہ ہے کہ میں نے جماعت کی نظامت کے دور میں پورے ملک کا دورہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ! ایسی شخصیات کی ملاقات نصیب فرما جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے اور ان کی گفتگو سے علم میں اضافہ ہو۔ میرے نزدیک حضرت مولانا محمد یوسفؒ صاحب (متوفی ۲۰۱۴ء) سرفہرست ہیں۔ آپ تقریباً ایک گھنٹہ دارالحدیث میں ٹھہرے اور مولانا محمد یوسف حفظہ اللہ دورانِ گفتگو علامہ صاحب سے کہنے لگے کہ تعلیم کے تین طریقے ہیں:

۱ تعلیم باللسان ﴿يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ اس میں تدریس کا اشارہ ہے۔

۲ تعلیم بالقلم ﴿عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾ اس میں تحریر کا سبق ہے۔

۳ تعلیم بالبیان ﴿عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ اس میں تبلیغ کا اشارہ ہے۔

آپ تو ماشاء اللہ صاحب علم اور بہت کچھ کر رہے ہیں' میں بوجہ صحت مجبور ہوں' دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محتاجی سے بچائے اور خاتمہ نیک کرے۔

اس سفر میں علامہ صاحب کا جماعت کے بزرگ علماء مولانا معین الدین لکھویؒ اور ولی کامل حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدیؒ سے ملنے کا بھی ارادہ تھا جس کے لیے وہ عازم سفر ہوئے۔ اب زائر اور مأزور سب مالک حقیقی کے پاس جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت میں جمع کر دے۔ آمین!

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

ملاقات کا عینی شاہد: (مولانا) عنایت اللہ امین

درخواست دعاء صحت

⊙ اہل حدیث یوتھ فورس ننکانہ کے ضلعی صدر عبدالقدیر مغل کے والد محمد سلیم مغل شوگر اور ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا ہیں۔ جملہ قارئین کرام ان کی صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔

رابطہ: عبدالرؤف مغل: 0300-7932199

علماء کنونشن

⊙ 27 نومبر بروز اتوار علماء کنونشن مرکزی جامع مسجد اہل حدیث لال (مولانا محمد رفیق خاں پسروری والی) میں زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا محمد سرور الشفیق خطیب مسجد ہذا اور زیر سرپرستی رانا محمد شفیق خاں پسروری منعقد ہوا جس میں شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ نے پرمغز خطاب فرمایا۔ تحصیل پسرور سے علماء' اساتذہ اور احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور پروگرام کامیاب رہا۔ نماز ظہر کے بعد حافظ صاحب کا خطاب شروع ہوا اور آپ نے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ آئندہ کا پروگرام ان شاء اللہ 25 دسمبر کو ہو گا جس میں شیخ الحدیث پروفیسر حافظ محمد سعید کلیروی حفظہ اللہ خطاب فرمائیں گے۔ نماز عصر کے بعد احباب کے لیے کھانے کا انتظام ہوگا۔

منجانب: مولانا عبدالعلیم پسروری' تحصیل پسرور

خطبہ جمعۃ المبارک

⊙ حافظ محمد زکریا عاصم سٹی کوٹ رادھا کشن نے مؤرخہ ۲۵ نومبر کا خطبہ جمعۃ المبارک سیرت سیدہ رقیہ بنت محمد ﷺ کے موضوع پر جامع مسجد اہل حدیث اڈا پلاٹ ٹھینگ موڑ میں ارشاد فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین!

منجانب: حافظ احمد اللہ سلیم' صدر AYF کوٹ رادھا کشن

الاسلام ڈائری 2017ء

⊙ ..... جماعتی جذبوں کی آئینہ دار

⊙ .....ایک دعوت' ایک پیغام

⊙ ..... ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت

عام قیمت: -/400 روپے

''اہل حدیث'' کے معاونین سے: -/350 روپے۔

شناختی کارڈ 34101-3207371-5

رابطہ: اہل حدیث پبلی کیشنز ۱۰۶ راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 042-37720257

055-4443265

وی پی آ رہا ھے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

موضوعاتی اشاریہ ہفت روزہ ''اہل حدیث''

سال 2016ء 1437/38ھ جلد نمبر 47 شمارہ نمبر 1 تا 50 مرتبہ: جناب میاں عبداللہ بخش

درس قرآن، درس حدیث

نمبر شمار	عنوان	مؤلف	شمارہ	صفحہ نمبر
1	درس قرآن	پروفیسر احمد حماد	1 تا 50	1
2	درس حدیث	پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی	1 تا 50	1

اداریے

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾	مدیر اعلیٰ	1	2
2	عظمت وسادگی کا حسین پیکر		2	2
3	۵۴ اسلامی ممالک کا عسکری اتحاد		3	2
4	قومی مردم شماری کا فیصلہ		4	2
5	اپنے ماضی کو نہ بھولیں		5	2
6	سانحہ چارسدہ		6	2
7	بھارت متنازعہ کشمیر اور اظہار یکجہتی		7	2
8	احوال واقعی		8	2
9	پتنگ بازی کی وبا		9	2
10	اسلام.....ابدی اور عالمگیر دین ہے		10	2
11	مایوسی میں امید کی راہ		11	2
12	فرد قائم ربط ملت سے ہے		12	2
13	۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء.....قرارداد پاکستان کا دن		13	2
14	حقوق خواتین بل مسترد		14	2
15	مردم شماری میں اب تاخیر نہ ہو		15	2
16	مشرف.....قانون کی گرفت سے نکل گیا		16	2
17	چند گذارشات.....بجٹ سے پہلے		17	2
18	علاج اس کا وہی آب نشاط انگیز ہے ساقی		18	2
19	اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کا اجلاس		19	2
20	امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ اور صحیح بخاری شریف		20	2
21	خودکشی حرام ہے		21	2
22	حب الوطنی کی سزا موت		22	2
23	یوم تکبیر		23	2
24	مقاصد روزہ		24	2
25	رمضان المبارک		25	2
26	رمضان المبارک اور اس کے تقاضے		26	2
27	فرد قائم ربط ملت سے ہے		27	2
28	عید.....بخشش الٰہی کی نوید		28	2
29	کشمیر.....پاکستان کی شہ رگ		29	2
30	ترکی میں فوجی بغاوت اور عوام کی کامیاب مزاحمت		30	2
31	تحریک دفاع حرمین شریفین.....ایک مستحسن فیصلہ		31	2
32	اسلام ایک کامل دین ہے		32	2
33	ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے		33	2
34	اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین		34	2
35	حرمین شریفین دنیا بھر کے لیے امن کا باعث ہیں		35	2
36	تجدید عہد کا دن		36	2
37	سعودی عرب.....ایک اسلامی اور فلاحی مملکت		37	2
38	حضرت علامہ عبدالعزیز حنیف کا سانحہ ارتحال		38	2
39	وزیر اعظم کا دورۂ امریکہ		39	2
40	ماہ محرم الحرام اور سن ہجری		40	2
41	مسئلہ کشمیر دنیا کی توجہ کا مرکز بن چکا ہے		41	2
42	حکومت کا مستحسن فیصلہ		42	2
43	دھرنا مسئلے کا حل نہیں		43	2
44	حوثی باغیوں کی مکہ مکرمہ پر ناپاک جارحیت		44	2
45	یہ مصائب وآلام کیوں؟!		45	2
46	امریکہ میں انتخاب		46	2
47	جنرل راحیل شریف.....الوداع		47	2
48	﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾		48	2
49	پی آئی اے طیارے کا المناک حادثہ!		49	2
50	میں اگر سوختہ ساماں ہوں		50	2

احکام و مسائل

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	احکام ومسائل	ابومحمد عبدالستار الحماد	1 تا 50	4-3

خطبات حرمین

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ
1	سیرت نبوی.....فتنوں سے نجات دہندہ	ڈاکٹر صالح بن عبداللہ حمید	1	6
2	عدل وانصاف	ڈاکٹر خالد بن علی الغامدی	2	6
3	قرآن مجید اور حاملین قرآن کی فضیلت	ڈاکٹر عبدالمحسن القاسم	3	6
4	دانش مندی اور احتیاط	ڈاکٹر سعود الشریم	4	6
5	تنگی کے بعد آسانی	ڈاکٹر اسامہ خیاط	5	6
6	نوجوانوں کے لیے اہم نصیحتیں	ڈاکٹر حسین آل شیخ	6	6
7	سیرت رسولؐ کے چند نصیحت آمیز پہلو	ڈاکٹر صالح آل طالب	7	6
8	قصاص کی حکمت اور اس کے احکام	ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس	8	6
9	امت محمدیہ کے فضائل ومناقب	ڈاکٹر خالد الغامدی	9	6
10	امت مسلمہ کا پیغام دنیا والوں کے نام	ڈاکٹر عبدالباری	10	6
11	دکھوں اور پریشانیوں کا علاج	ڈاکٹر حسین بن عبدالعزیز	11	6
12	اسلامی معاشرے میں یکجہتی اور اتفاق کا کردار	ڈاکٹر صالح بن حمید	12	6
13	بندوں کے فرائض وواجبات	ڈاکٹر علی الحذیفی	13	6
14	سرکشی اور تکبر سے بچاؤ	ڈاکٹر سعود الشریم	14	6
15	جلد بازی سے اجتناب	ڈاکٹر عبدالباری	15	6
16	امن عامہ کی اہمیت اور حصول امن کا طریقہ	ڈاکٹر خالد الغامدی	16	6
17	افضل ترین اعمال اعلیٰ ترین جزاء	ڈاکٹر عبدالمحسن قاسم	17	6
18	علماء کا مقام ومرتبہ	ڈاکٹر صالح بن حمید	18	6
19	لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت	ڈاکٹر سعود الشریم	19	6
20	موت کی تیاری	ڈاکٹر علی الحذیفی	20	6

21	نیکی کے کاموں میں سبقت	ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس	21 6
22	جیسی کرنی ویسی بھرنی	ڈاکٹر خالد الغامدی	22 6
23	افواہ سازی اور فتنہ باز لوگوں سے تحفظ	ڈاکٹر صالح بن حمید	23 6
24	دلوں پر قرآن کی تاثیر	ڈاکٹر صالح آل طالب	24 6
25	روزوں کے ثواب میں اضافہ کیسے؟	ڈاکٹر علی الحذیفی	25 6
26	رمضان المبارک اور تقویٰ کا حصول	ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس	26 6
27	نیکیوں کا موسم بہار	ڈاکٹر عبدالمحسن قاسم	27 6
28	رمضان المبارک میں جود وسخا	ڈاکٹر صالح بن حمید	28 6
29	رمضان المبارک کے بعد مسلمانوں کے طرز عمل	ڈاکٹر خالد الغامدی	29 6
30	مستحکم معاشرے کی بنیادیں	ڈاکٹر عبدالباری	30 6
31	ایمان اور اس کے اثرات	ڈاکٹر فیصل غزاوی	31 6
32	قیامت کے روز نیکیوں کا پلڑا بھاری کرنے والی چیزیں	ڈاکٹر صالح آل طالب	32 6
33	اسراف کی مذمت	ڈاکٹر صالح بن حمید	33 6
34	اسلام میں اتحاد واتفاق کی اہمیت	ڈاکٹر علی الحذیفی	34 6
35	دین اسلام.....داعی امن واطمینان	ڈاکٹر علی الحذیفی	35 6
36	مسجد حرام اور واضح نشانیاں	ڈاکٹر سعود الشریم	36 6
37	معرفت خداوندی اور کائنات کا نظم ونسق	ڈاکٹر عبدالمحسن قاسم	37 6
38	خطبۂ حج	ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس	38 6
39	شرک کے نقصانات	ڈاکٹر حسین آل شیخ	39 6
40	مسکینوں اور فقیروں پر رحم کرنا	ڈاکٹر صالح بن حمید	40 6
41	ماہ محرم.....نیا سال.....اسلامی تعلیمات	ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمٰن	41 6
42	گھریلو تشدد کی صورتیں اور اسباب وعلاج	ڈاکٹر سعود الشریم	42 6
43	منہج اہل سنت والجماعت کے اصول	ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس	43 6
44	رسول اللہ کی نرمی اور شفقت	ڈاکٹر ماہر المعیقلی	44 6
45	رحمت عالمؐ سے محبت	ڈاکٹر عبداللہ البعیجان	45 6
46	اتحاد امت کی راہ	ڈاکٹر صالح بن حمید	46 6
47	دین اسلام کی نصرت	ڈاکٹر فیصل الغزاوی	47 6
48	سورۂ طٰہٰ سے چند اسباق	ڈاکٹر صالح آل طالب	48 6
49	نفس کی اصلاح کا طریقہ	ڈاکٹر عبدالباری الثبیتی	49 6
50	سیرت نبوی ﷺ اور واضح کامیابی	ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس	50 6

سیرت النبی ﷺ

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ
1	ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ	مولانا امیر افضل اعوان	1	10
2	مقام رسول ﷺ	میاں محمد جمیل	3	11
3	رسول اللہ ﷺ کے متعلق غیر مسلموں کے اعترافات	لیاقت علی باجوہ	3	10
4	نبی کریم ﷺ.....پیکر حسن وجمال	لیاقت علی باجوہ	12	9
5	محبت رسول ﷺ	امیر محترم پروفیسر ساجد میر	15	10
6	احترام مصطفیٰ ﷺ	قاری ثناء اللہ شاہد	16	16
7	ذکر مصطفیٰ ﷺ	امیر محترم پروفیسر ساجد میر	19	10
8	اسوۂ رسول کریم	مولانا ابوالکلام آزاد	47	12
9	کامیاب ترین پیغمبر ﷺ	عبدالرشید عراقی	48	15
10	حیات رحمت دوعالم ﷺ	امیر افضل اعوان	46	18
11	آقائے دوجہاں.....محمد رسول اللہ ﷺ	حافظ عبدالغفار ریحان	49	8

سیرت صحابۃ وتابعین

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ
1	سیدہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا	مولانا عبدالمالک مجاہد	3	16
2	امام مالک کے استاذ ربیعہ الرائی	مولانا عبدالمالک مجاہد	4	17
3	حضرت ربیع بن خثیمؒ	مولانا عبدالمالک مجاہد	8	14
4	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	مولانا عبدالمالک مجاہد	12	11
5	عالی ہمت لوگوں کی باتیں	مولانا عبدالمالک مجاہد	11	13
6	فقیہ مدینہ قاسم بن محمدؒ	مولانا عبدالمالک مجاہد	18	16
7	دفاع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	عبدالرشید عراقی	32	12
8	دفاع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	عبدالرشید عراقی	34	20
9	سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ	مولانا عبدالمالک مجاہد	35	16
10	سیرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	38	11
11	سیرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	عبدالرشید عراقی	39	10
12	سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	میاں عتیق الرحمٰن	40	10
13	سیدنا طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ	مولانا عبدالمالک مجاہد	41	16
14	سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ	مولانا عبدالمالک مجاہد	42	12
15	سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور موافقت قرآن	میاں عتیق الرحمٰن	43	12

اسلامیات و عبادات

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ
1	فضائل حرمین شریفین	محمد طیب معاذ	6	16
2	عباد الرحمٰن کی صفات	حافظ عبدالاعلیٰ درانی	7	19
3	مسلمان کے مسلمان پر 6 حقوق	محمد عثمان سعید	9	10
4	علم اور اس کی فضیلت	مولانا شیر خاں	9	14
5	پردہ عفت وغیرت کا محافظ	ابوالحسان الٰہی پسروری	10	9
6	اسلام میں تجارت کے اصول	مولانا عبدالمالک مجاہد	10	12
7	اطاعت رسولؐ کے عملی تقاضے	امیر افضل اعوان	10	15
8	ماں باپ سے حسن سلوک	حافظ بشارت اللہ	11	16
9	مرد وزن کی مساوات	عطاء محمد جنجوعہ	12	14
10	گائے کے گوشت میں بیماری نہیں	قاری محمد بلال	12	17
11	شعائر اللہ کا مفہوم	ڈاکٹر عبدالرزاق	12	22
12	ازدواجی زندگی	عبدالتین مدنی	14	17
13	فوری غصہ..... ایک بڑی خامی	مولانا عبدالمالک مجاہد	15	16
14	خوشامد کی ممانعت	امیر افضل اعوان	16	19
15	علم اور معلم کی عظمت	امیر افضل اعوان	17	12
16	اسوۂ حسنہ کی حفاظت	عطاء محمد جنجوعہ	17	19
17	ماہ رجب کی حرمت	امیر افضل اعوان	18	10
18	اللہ تعالیٰ ہی غائب جانتا ہے	میاں محمد جمیل	19	8
19	اسلامی طرز حکمرانی	امیر افضل اعوان	19	15
20	دختران اسلام	مولانا احسان اللہ	20	14
21	ماہ شعبان	محمد طیب معاذ	21	9
22	اطاعت رسول ﷺ	عبدالرشید عراقی	22	10
23	روزہ اسلام کا اہم رکن	عبدالرشید عراقی	23	10

24	شریعت کے احکامات	قاری محمد اقبال	23	14
25	خوف خدا میں بہنے والے آنسو	امیر افضل اعوان	23	17
26	روزہ کے احکام ومسائل	محمد عظیم حاصل پوری	24	11
27	امانت ودیانت کے تقاضے	قاری محمد اقبال	24	14
28	رمضان کریم کی برکات	لیاقت علی باجوہ	24	17
29	ماہ رمضان میں سخاوت	لیاقت علی باجوہ	25	9
30	مسجد فاطمہ کی کہانی	مولانا عبدالمالک مجاہد	25	14
31	ماہ مقدس رمضان المبارک	محمد سلیم چنیوٹی	25	20
32	حقیقت صیام	مولانا ابوالکلام آزاد	26	9
33	رمضان المبارک میں کرنے والے کام	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	26	12
34	زکوٰۃ.....احکام ومسائل	ابن بشیر الحسینوی	26	14
35	رمضان اور صبر	مولانا عبدالمالک مجاہد	26	16
36	حقیقت صیام (قسط نمبر۲)	مولانا ابوالکلام آزاد	27	10
37	اعتکاف.....فضائل ومسائل	محمد طیب معاذ	27	12
38	صلہ رحمی.....جود وکرم	مولانا عبدالمالک مجاہد	27	14
39	ماہ رمضان میں معرکۂ بدر	حافظ عبدالجبار	27	17
40	ایثار وخیر خواہی	حافظ محمد حنیف	27	21
41	پیام عید	مولانا ابوالکلام آزاد	28	10
42	عید الفطر.....احکام ومسائل	رانا شفیق خاں پسروری	28	13
43	عید الفطر.....تشکر کا دن	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	28	15
44	شب قدر کی فضیلت	مولانا منیر قمر	28	16
45	صلوٰۃ العید کا حکم	مولانا عبدالہادی العمری	28	18
46	فطرانہ	حافظ شبیر صدیق	28	20
47	ماہ شوال کے چھ روزے	عبداللہ سلفی	28	22
48	نماز عید میں عورتوں کی شرکت	حافظ عبدالرحمٰن	28	25
49	عشرۂ خلوتیں.....رب جلیل کی جلوتیں	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	28	29
50	محبت اور قربانی	مولانا ابوالکلام آزاد	29	12
51	محبت اور قربانی (قسط۲ آخری)	مولانا ابوالکلام آزاد	30	9
52	والدین کی اطاعت	مولانا عبدالمالک مجاہد	30	16
53	عبادت صرف ایک اللہ کی	میاں محمد جمیل	31	9
54	تواضع وانکساری	مولانا عبدالمالک مجاہد	31	14
55	عبادت صرف ایک اللہ کی	میاں محمد جمیل	32	9
56	حرمت حرمین شریفین	میاں عتیق الرحمٰن	32	20
57	حج اتحاد امت کا مظہر	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	34	12
58	حج کا مسنون طریقہ	میاں عتیق الرحمٰن	35	14
59	جنت کی نوید	امیر افضل اعوان	35	23
60	پیاری بیٹیاں	عبدالسمیع سلفی	35	25
61	یوم الحج کا ورود مقدس	مولانا ابوالکلام آزاد	36	9
62	سیرت سیدنا ابراہیمؑ	عبدالرحمٰن اثری	36	10
63	حج کے مقاصد	حافظ عبدالرشید	36	14
64	مسائل عیدین	حافظ عبدالستار الحماد	36	16
65	قربانی.....سنت ابراہیمی	میاں عبداللہ	36	19
66	قربانی کے احکام ومسائل	غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری	36	21
67	ذوالحجہ کا پہلا عشرہ	امیر افضل اعوان	36	24
68	اصطلاحات حج وجائے مناسک	میاں عتیق الرحمٰن	36	25
69	دوستی کے آداب	امیر افضل اعوان	36	21
70	محرم الحرام کی فضیلت	امیر افضل اعوان	39	12
71	اتحاد اور تعاون	عبدالرحمٰن طیب	39	20
72	توہم پرستی	غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری	40	16
73	شمس وقمر کا نظام	میاں محمد جمیل	41	8
74	اسلام دین اعتدال	مولانا محمد اشرف	41	12
75	دعوت الی اللہ تعالیٰ	مولانا حمید اللہ عزیز	42	9
76	نوائے قرآن	مولانا عبدالرحیم	42	10
77	صنف نازک کی تکریم	ابن عبدالواحد	42	14
78	صحابہ کرامؓ سے محبت واجب	لیاقت علی باجوہ	42	17
79	صلہ رحمی کی اہمیت	مولانا عبدالمتین	42	22
80	رفعت آسمان.....عظمت الٰہی کا نشان	میاں محمد جمیل	43	9
81	ماہ صفر سے متعلق توہمات	لیاقت علی باجوہ	43	14
82	برکت اور اس کے حصول کے ذرائع	حافظ فاروق احمد	43	17
83	اطاعت رسول ﷺ	ڈاکٹر سجاد الٰہی	44	9
84	حقیقی کامیابی کے لیے دعوت فکر	امیر افضل اعوان	44	10
85	شرک اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں	میاں محمد جمیل	45	9
86	مسئلہ سر کے بالوں کا	غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری	45	12
87	جن وشیاطین سے تحفظ	محمد اجمل بھٹی	45	14
88	حقوق العباد کی اہمیت	امیر محترم پروفیسر ساجد میر	46	10
89	علماء کرام کا مقام ومرتبہ	ابوعدنان	46	14
90	احسان.....معنی ومفہوم	سعید الرحمٰن	46	18
91	پیارے رسول کی پیاری وصیتیں	لیاقت علی باجوہ	47	15
92	موزوں پر مسح	مولانا عبدالرشید	47	16
93	کرامات اولیاء	مولانا مشتاق احمد	47	17
94	اتباع سنت نبوی ﷺ	مولانا عبدالستار	49	10
95	ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں	مولانا عبدالمالک مجاہد	49	12
96	نوجوان.....اور احترام والدین	میاں عتیق الرحمٰن	49	19
97	ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں (قسط نمبر۲)	مولانا عبدالمالک مجاہد	50	14
98	دولت مندی کے نقصانات	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	50	17

تحقیق وتنقید

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ
1	مطالعہ سیرت.....ضرورت اہمیت اور افادیت	پروفیسر محمد یٰسین ظفر	4	8
2	سیرت مبارکہ.....قرآن کے آئینہ میں	مولانا میاں محمد جمیل	4	13
3	مطالعہ کائنات.....اسلامی نقطہ نظر سے	بشیر انصاری	6	14
4	پتنگ بازی	مولانا محمد عظیم حاصل پوری	7	14
5	اسلامی جہاد اور دہشت گردی میں فرق	ڈاکٹر سلمان ابا الخیل	8	10
6	قحط اور قحط الرجال	رانا شفیق خاں پسروری	9	13
7	خواتین کا عالمی دن	محمد عظیم حاصل پوری	11	10
8	صحت حدیث پر ایک تاریخی شہادت	برق التوحیدی	13	10
9	حفاظت حدیث کا اہتمام	وحید الدین	14	9
10	سلفی دعوت کے علمی اصول	الشیخ عبدالرحمٰن	14	20
11	تحفظ خواتین بل	میاں عتیق الرحمٰن	15	10
12	تحفظ نسواں بل.....نقد وتجزیہ	حافظ صلاح الدین یوسف	17	10
13	حقوق نسواں بل.....علماء کا متفقہ فیصلہ	برق التوحیدی	17	23

14	تحفظ نسواں بل.....نقد و تجزیہ	حافظ صلاح الدین یوسف	11
15	تحفظ نسواں بل.....نقد و تجزیہ	حافظ صلاح الدین یوسف	12
16	استدراک	مفتی عبدالولی خاں	17
17	تحفظ نسواں بل.....نقد و تجزیہ	حافظ صلاح الدین یوسف	9
18	نفاذ اسلام.....مشکلات کا حل	پروفیسر عبدالعظیم	12
19	تحفظ نسواں بل.....نقد و تجزیہ	حافظ صلاح الدین یوسف	16
20	تحفظ نسواں بل.....معاشرتی اثرات	پروفیسر سعید احمد چنیوٹی	14
21	نماز تراویح کا عدد مسنون؟	غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری	10
22	مبہمات القرآن	مولانا عبدالحمید المری	16
23	بنات رسول ﷺ	قاری محمد اقبال	18
24	غیرت کے نام پر قتل	میاں عتیق الرحمٰن	19
25	ہمہ اوست اور وحدت الوجود	پروفیسر عبداللہ شاہین	12
26	ہمہ اوست اور وحدت الوجود (۲)	پروفیسر عبداللہ شاہین	16
27	خصی جانور کی قربانی	غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری	20
28	لفظ خاتم.....احادیث کی روشنی میں	ابو سیف اللہ	21
29	خرابیوں کی نشاندہی	میاں عتیق الرحمٰن	18
30	سن ہجری کی ابتداء	میاں عتیق الرحمٰن	19
31	غیرت کے نام پر قتل	محمد عاصم حفیظ	22
32	مکہ مکرمہ پر حملہ.....ناقابل معافی جرم	محمد یٰسین ظفر	13
33	قتل غیرت.....اسلامی نقطہ نظر	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	14
34	مطالعہ کیوں اور کیسے؟	قاری احسان اللہ	17
35	اوراب ہالووین مبارک	محمد عاصم حفیظ	19
36	دینی مدارس کا مقام و ذمہ داریاں	میاں عتیق الرحمٰن	20
37	دینی و دنیاوی تعلیم.....ضرورت اور مقاصد	میاں عتیق الرحمٰن	20
38	ذمہ داری کی شرعی بنیادیں	میاں عتیق الرحمٰن	19
39	مسلمان اور جدید سائنس	پروفیسر عبدالرؤف	20
40	ہمارے یہ عوامی نمائندے	مولانا محمد ہاشم یزمانی	16
41	حکمت سندھ کا انوکھا فیصلہ	عبدالوارث گل	17
42	کرسمس کی حقیقت.....تاریخ کے آئینہ میں	عبدالوارث گل	10

تاریخ سیر وسوانح

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	علم کا پہاڑ.....افکار کا پیکر	رانا شفیق خاں پسروری	1	13
2	مولانا محمد اسحاق بھٹی	رانا شفیق خاں پسروری	1	14
3	ایک روشن دماغ نہ رہا	رانا شفیق خاں پسروری	2	10
4	مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ سے ایک ملاقات	بشیر انصاری	2	11
5	آہ! مولانا محمد اسحاق بھٹی	حافظ عبدالرؤف جانباز	2	12
6	جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں	مولانا محمد عظیم حاصل پوری	2	14
7	ایک عہد.....ایک داستان	پروفیسر سعید احمد چنیوٹی	2	16
8	ردقادیانیت.....علمائے اہل حدیث کی خدمات	عبدالرشید عراقی	2	19
9	غزوۂ بنی نضیر	سعید مجتبیٰ السعیدی	2	20
10	اک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے	حکیم راحت نسیم سوہدروی	3	14
11	آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے	عبدالرشید عراقی	3	20
12	اصحاب الفیل	حافظ عبدالاعلیٰ درانی	3	22
13	اہل حدیث کی متاع عزیز	مولانا محمد یوسف انور	4	16
14	ایک عظیم الشان کارنامہ	اصغر علی امام مہدی	4	18
15	مؤرخ اہل حدیث سے ایک یادگار ملاقات	احسان الحق ہاشمی	4	20
16	شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود	مولانا عبدالمالک مجاہد	5	9
17	مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	عبدالرشید عراقی	5	12
18	بسلسلہ مقدس غزوات	سعید مجتبیٰ سعیدی	5	17
19	طرز ادیب مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ	حافظ محمد یوسف سراج	5	18
20	مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ	عبدالرشید عراقی	6	13
21	ہر دلعزیز مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ	رانا تنویر قاسم	7	10
22	مسلمان کا مقام علامہ اقبال کی نظر میں	ڈاکٹر عبدالسمیع	7	13
23	ردقادیانیت میں علمائے اہل حدیث کی تحریری خدمات	عبدالرشید عراقی	7	22
24	مولانا حبیب اللہ امرتسری	عبدالرشید عراقی	7	22
25	ابو جی.....مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ	حافظ محمد حسان	8	16
26	علمائے اہل حدیث کی خدمات (۶)	عبدالرشید عراقی	8	21
27	علمائے اہل حدیث کی خدمات (۷)	عبدالرشید عراقی	9	16
28	مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ	سیف اللہ مغل	9	17
29	مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ	سہیل احمد گورداسپوری	9	18
30	مولانا محمد اسحاق بھٹی.....علم کا سمندر تھے	رانا شفیق خاں پسروری	10	16
31	علمائے اہل حدیث کی خدمات (۸)	عبدالرشید عراقی	10	22
32	مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	11	18
33	علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ	رانا محمد ارشد	12	16
34	علمائے اہل حدیث کی خدمات	عبدالرشید عراقی	12	19
35	علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ	مدیر اعلیٰ	13	8
36	ماہ مارچ اور علمائے اہل حدیث	عبدالرحمٰن عظیم مغل	13	12
37	علامہ احسان الٰہی.....بطل جلیل	عبدالغفار ریحان	13	16
38	علمائے اہل حدیث کی خدمات	عبدالرشید عراقی	13	18
39	میثاق مدینہ	امیر افضل اعوان	13	19
40	سنہرے ایام کی ایک کہانی	مولانا عبدالمالک مجاہد	14	10
41	علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ	عبدالاعلیٰ درانی	14	14
42	علمائے اہل حدیث کی خدمات	عبدالرشید عراقی	14	19
43	علمائے اہل حدیث کی خدمات	عبدالرشید عراقی	15	20
44	اسلاف کے ملفوظات	مولانا محمد یوسف انور	16	20
45	علامہ ناصر الدین البانیؒ	مولانا عبدالمالک مجاہد	17	14
46	شعرائے تحریک ختم نبوت	سہیل اظہر	17	16
47	علمائے اہل حدیث کی خدمات	عبدالرشید عراقی	17	18
48	علمائے اہل حدیث کی خدمات	عبدالرشید عراقی	18	19
49	علمائے اہل حدیث کی خدمات (آخری قسط)	عبدالرشید عراقی	20	17
50	امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ	غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری	21	12
51	ہمارے نامور اسلاف	مولانا محمد یوسف انور	24	19
52	مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ	مولانا محمد خالد سیف	25	18
53	مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ کے اعزازات	لیاقت علی باجوہ	28	31
54	تحریک پاکستان اور علمائے اہل حدیث	مولانا محمد یوسف انور	32	18
55	محمد بن سعود سے شاہ سلمان تک	میاں عتیق الرحمٰن	33	12
56	شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ	عبدالرشید عراقی	33	17
57	شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ	حافظ عبدالرشید اظہر	34	16
58	شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کا تصور سیاست	مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری	37	14
59	شاہ عبدالعزیز.....انصاف پرور حکمران	مولانا عبدالستار	37	17

60	کداء سے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز	عبدالمالک مجاہد	40	12
61	تحریک ختم نبوت اور علمائے اہل حدیث	مولانا محمد یوسف انور	44	16
62	علامہ ڈاکٹر محمد اقبال عظیم اسلامی مفکر	ڈاکٹر عبدالسمیع	45	18
63	مولانا غزنویؒ.....آخرت کے راہی بن گئے	مولانا محمد یوسف انور	49	15
64	علامہ عبدالعزیزؒ کی مولانا یوسف راجووال سے ملاقات	عنایت اللہ امین	50	21

حالات حاضرہ و عالم اسلام

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	سعودی حکومت کا قابل تحسین اقدام	مولانا عبدالمالک مجاہد	1	15
2	وحدت امت سعودی حکومت کی شاندار کارکردگی	پروفیسر محمد یٰسین ظفر	1	24
3	اسلامی جمہوریہ.....گیمبیا	صابر مغل	2	18
4	سعودی عرب سے ہمارا تعلق	علامہ علی محمد ابوتراب	5	11
5	دہشت گردی اور خون مسلم کی حرمت	مولانا امیر افضل اعوان	7	17
6	فلپائن کا ایک داعی	ابوعکاشہ مجاہد	8	18
7	رعد الشمال.....فوجی مشقیں	امیر افضل اعوان	14	13
8	دینی مدارس	عبدالغفار ریحان	15	14
9	دینی مراکز اور دہشت گردی	محمد یٰسین ظفر	18	14
10	پاک سعودی تعلقات	اسداللہ غالب	20	9
11	پاکستان یا بحرانستان	ابرار احمد ظہیر	21	18
12	سعودی عرب پر الزام تراشی کیوں؟	عطاء محمد جنجوعہ	24	21
13	پاکستان کو بنجر بنانے کی سازش	ریاض احمد چوہدری	24	22
14	اسلام.....ابھرتا ہوا بڑا دین	مولانا عبدالمالک مجاہد	28	26
15	مدینۃ الرسول ﷺ میں خودکش حملہ	امیر محترم پروفیسر ساجد میر	29	10
16	پیس ٹی وی پر پابندی کی مذمت	میاں عتیق الرحمٰن	29	16
17	ڈاکٹر ذاکر نائیک کے خلاف کارروائی	محمد عاصم حفیظ	29	18
18	خلافت عثمانیہ سے موجودہ ترکی تک	میاں عتیق الرحمٰن	30	13
19	امت مسلمہ کا فکری اتحاد	امیر افضل اعوان	30	18
20	کشمیری مسلمانوں کی حالت زار	میاں عتیق الرحمٰن	31	16
21	ترکی میں استعمار کی ہزیمت	میاں عبداللہ	31	18
22	برہان وانی شہید کا پاکستان سے پیار	محمد عاصم حفیظ	31	20
23	۱۴/اگست.....یوم تجدید عہد	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	32	14
24	مدینہ منورہ میں دہشت گردی	عطاء محمد جنجوعہ	32	19
25	مملکۃ التوحید والامن	عبدالغفار ریحان	33	9
26	قیام پاکستان کے مقاصد	امیر محترم پروفیسر ساجد میر	33	10
27	سعودی عرب میں امن وامان کا راز	مولانا عبدالمالک مجاہد	33	14
28	حمایۃ الحرمین الشریفین	عدیل احمد آزاد	34	8
29	حرمین کے لیے سعودی اقدامات	میاں عتیق الرحمٰن	34	14
30	مسجد نبوی کی لائبریری	سیف اللہ مغل	35	19
31	شام میں اہل سنت کی نسل کشی	محمد یٰسین ظفر	36	29
32	الیوم الوطنی	میاں عتیق الرحمٰن	37	10
33	سعودیہ عالم اسلام کے لیے ماڈل ریاست	خالد سیال	37	13
34	سعودی عرب کی چند امتیازی خصوصیات	عبدالغفار ریحان	37	19
35	حج 2016ء.....مثالی انتظامات	میاں عتیق الرحمٰن	38	17
36	تاسیس وتکمیل پاکستان	مولانا عبدالمالک مجاہد	38	19
37	کشمیر اوڑی کیمپ پر حملہ	محمد عاصم حفیظ	38	24
38	سعودی حکمرانوں کی پاکستان سے محبت	امیر محترم پروفیسر ساجد میر	39	8
39	سعودیہ کے پاکستان پر احسانات	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	40	15
40	سعودی عرب کے خلاف امریکی کانگریس کا فیصلہ	محمد یٰسین ظفر	41	19
41	پاکستان کا مطلب کیا؟	ڈاکٹر عبدالسمیع	41	20
42	کشمیریوں کی دادرسی	محمد ابرار ظہیر	42	18
43	تحریک آزادیٔ کشمیر	محمد سلیم چنیوٹی	44	18
44	تحفظ حرمین شریفین	عطاء محمد جنجوعہ	46	17
45	اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	48	22

یاد رفتگان

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	آہ! تجھ سا لاؤں کہاں سے	محمد سلیم چنیوٹی	5	15
2	جناب محمد شریفؒ	محمد طیب بھٹوی	5	19
3	آہ.....ہم ایک عظیم سکالر سے محروم ہو گئے	ڈاکٹر عبدالغفور راشد	6	10
4	مولانا عبدالسمیع جعفری صادق پوری کا سانحہ ارتحال	محمد سکندر اصلاحی	8	22
5	پروفیسر عبدالحکیم سیف	عبدالاعلیٰ درانی	10	23
6	سید عبدالحنان شاہ	عبدالاعلیٰ درانی	10	23
7	سید عبدالحنان شاہ	عبدالرحیم ثاقب	12	20
8	پروفیسر عبدالحکیم سیف	محمد زکریا عاصم	15	21
9	مولانا عبداللہ گورداسپوریؒ	خالد ظفر اللہ	17	20
10	شیخ الحدیث محمد عبداللہؒ	عبدالغفار ریحان	18	20
11	مولانا محمد ادریس سلفی	حشمت اللہ صدیقی	20	19
12	حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی	قاری محمد عزیر	21	19
13	حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی (قسط ۲)	قاری محمد عزیر	22	17
14	مفتی محمد ادریس سلفیؒ	پروفیسر عبدالعظیم جانباز	22	19
15	سید محب اللہ شاہ راشدیؒ	پروفیسر مولا بخش محمدی	23	19
16	چوہدری غلام محمدؒ	سعیدہ بنت غلام	25	21
17	پروفیسر شہاب الدین مدنیؒ	حافظ سجاد احمد	26	21
18	مولانا محمد خاں ثاقب وابلہؒ	قاری عبدالحفیظ	27	23
19	مولانا محمد عمر شاکرؒ	عنایت اللہ مدنی	28	29
20	مولانا محمد ابراہیم شاہ ہاشمیؒ	نورالحق ہاشمی	30	19
21	ماسٹر حبیب اللہؒ کا انتقال	مولانا محمد یوسف انور	36	30
22	علامہ عبدالعزیز حنیفؒ	محمد یٰسین ظفر	38	14
23	علامہ عبدالعزیز حنیفؒ	عبدالرشید عراقی	38	16
24	علامہ عبدالعزیز حنیفؒ	مولانا محمد یوسف انور	39	13
25	علامہ عبدالعزیز حنیف میرے محسن ومربی	عطاء الرحمٰن چوہان	39	14
26	علامہ عبدالعزیز حنیفؒ	رمضان یوسف سلفی	39	16
27	ہر دلعزیز علامہ عبدالعزیزؒ	نذیر احمد اسد سندھو	40	21
28	علامہ عبدالعزیز حنیفؒ	سید حکم حسین شاہ	40	22
29	شیخ العربیہ مولانا محمد بشیر سیالکوٹی	ابوسیف اللہ	42	20
30	قاری محمد ابراہیم کاظمؒ	محمد زکریا عاصم	42	24
31	آہ.....مولانا محمد بشیر سیالکوٹیؒ	محی الدین	43	20
32	مولانا عطاء اللہ امرتسریؒ	عبدالاعلیٰ درانی	43	21
33	مولانا شمعون عابد بلوچؒ	عبداللہ عابد بلوچ	44	19
34	مولانا احمد دین رحمہ اللہ	عنایت اللہ امین	44	19
35	بابائے عربی مولانا محمد بشیر سیالکوٹی	صاحبزادہ برق التوحیدی	45	22
36	مولانا محمد بشیر سیالکوٹی کا سفر آخرت	تاج قمر عرفانی	46	21

37	چوہدری عبداللطیفؒ	مولانا سعید احمد چنیوٹی	47	21
38	آہ.....مولانا محمد رمضان یوسف سلفیؒ	عبدالرشید عراقی	49	21
39	مولانا محمد رمضان یوسف سلفیؒ	حافظ محمد حسان	49	24
40	محافظ عربی کی رخصتی	ڈاکٹر نظام الدین	50	19
41	مولانا محمد امجد اجمل	مدیر اعلیٰ	50	20

تبصرۂ کتب

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	مطبوعات القاسم اکیڈمی نمبر	عبدالسلام زاہد	7	23
2	تیس کرامات کے دل کش تذکرہ	عبدالسلام زاہد	7	23
3	خطبات شیخ الحدیث	عبدالسلام زاہد	28	34
4	ماہنامہ ترجمان الحدیث کی اشاعت خاص	محمد رمضان یوسف سلفی	29	20
5	آفتاب بخارا	مدیر اعلیٰ	43	22
6	محفل دانشنداں	مدیر اعلیٰ	45	24
7	حقوق مرداں حقوق نسواں	حافظ محمد اسلم شاہد روی	46	19
8	مقالات راشدیہ (جلد نہم)	حافظ محمد اسلم شاہد روی	49	20

شعر وشاعری

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	قیس اُٹھ گیا ہے	محمد سعید وساوے والا	3	19
2	مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ کے نام	محمد سعید وساوے والا	7	16
3	ہدیہ نعت بحضور سرور کائناتؐ	عبدالرحمٰن عاصم	13	3
4	اسلام کی بیٹی	محمد سعید وساوے والا	15	19
5	کوئی تو ایسا ہو	محمد سعید وساوے والا	23	18
6	ماہ رمضان اور اہل رمضان	محمد اسحاق عابر	26	3
7	عید الفطر	مولانا عبدالرحمٰن عاجز	28	9
8	عید کے روز	راسخ عرفانی	28	9
9	شان مدینہ	قاری تاج محمد شاکر	29	9
10	عید الاضحیٰ	مولانا ظفر علی خانؒ	36	13
11	غزل	مولانا عبدالرحمٰن عاجز	41	8
12	شامت اعمال کے اسباب	مولانا عبدالرحمٰن عاجز	46	9
13	محمد ﷺ	مولانا عبدالرحمٰن عاجز	47	9
14	نعت رسول مقبول ﷺ	مولانا عبدالرحمٰن عاجز	48	11

طب وصحت

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	تجربات ومشاہدات	حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی	5	21
2	کافی.....مقبول ترین مشروب	حکیم راحت نسیم سوہدروی	6	21
3	ذیابطیس.....شوگر	حکیم راحت نسیم سوہدروی	9	20
4	موسم بہار کے امراض	حکیم راحت نسیم سوہدروی	12	21
5	الرجی	حکیم راحت نسیم سوہدروی	18	22
6	موسم گرما بخیر وخوبی گزاریے	حکیم راحت نسیم سوہدروی	20	20
7	خارش	حکیم راحت نسیم سوہدروی	21	21
8	ماہ رمضان کی غذائیں	حکیم راحت نسیم سوہدروی	25	22
9	لوگنا	حکیم راحت نسیم سوہدروی	27	24
10	موسم برسات کی بیماریاں	حکیم راحت نسیم سوہدروی	28	30
11	قربانی کا گوشت	حکیم محمد احمد سلیمی	36	22
12	نزلہ وزکام	حکیم راحت نسیم سوہدروی	39	24
13	پپیتہ.....زود ہضم	حکیم راحت نسیم سوہدروی	40	26
14	تجربات ومشاہدات	حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی	42	25
15	موسم سرما.....احتیاطی تدابیر	حکیم راحت نسیم سوہدروی	45	28
16	نیم.....عجیب وغریب کمالات	حکیم راحت نسیم سوہدروی	47	22
17	موسم سرما کی سوغات	حکیم راحت	49	25

دورے.....رپورٹیں.....وجماعتی سرگرمیاں

نمبر شمار	عنوان	رپورٹ	شمارہ نمبر	صفحہ
1	زلزلہ زدگان میں امدادی سامان کی تقسیم	.....	1	25
2	بیداری ملت کارواں فیصل آباد میں	محمد ابرار ظہیر	2	23
3	امیر محترم کا تنظیمی دورہ گوجرانوالہ	.....	4	21
4	ناظم اعلیٰ کا دورۂ برطانیہ	حافظ عبدالاعلیٰ درانی	4	23
5	کاروان بیداری ملت شورکوٹ میں	محمد ابرار ظہیر	6	24
6	فیصل آباد ڈویژنل ناظمین تبلیغ کا اجلاس	ابرار احمد ظہیر	8	24
7	کاروان بیداری ملت ٹوبہ ٹیک سنگھ	ابرار احمد ظہیر	9	22
8	کاروان بیداری ملت چنیوٹ میں	ابرار احمد ظہیر	10	24
9	ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا دورۂ برطانیہ	شریف اللہ شاہد	11	22
10	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل (سرگودھا)	.....	11	23
	بیداری ملت کانفرنس.....تاندلیانوالہ	.....	14	21
11	بیداری ملت کانفرنس.....سمندری	.....	15	23
12	سعودی سفیر سے ایک ملاقات	پیغام سٹوڈیو	16	13
13	بیداری ملت کانفرنس.....فیصل آباد	ابرار احمد ظہیر	19	19
14	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... شیخوپورہ	.....	20	21
15	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....جڑانوالہ	.....	21	22
16	دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد سے مہمانوں کی آمد	محمد یوسف سراج	21	23
17	جامعہ سلفیہ کوئٹہ میں ۲ روزہ عظمت حرمین کانفرنس	.....	22	3
18	امیر محترم کا دورۂ گوجرانوالہ	ابرار احمد ظہیر	22	22
19	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... بہاولنگر	.....	23	20
20	ناظم اعلیٰ کا دورۂ سندھ	حافظ شاہان احمد	23	21
21	جامع مسجد کرین لین برمنگھم میں اجتماع	.....	28	33
22	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....مروٹ	.....	29	19
23	جمعیت اساتذہ کا پہلا اجلاس	عطاء الرحمٰن ظہیر	30	21
24	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....ضلع جھنگ	.....	32	24
25	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....ضلع لیہ	.....	33	20
26	عظمت حرمین کانفرنس کے سلسلہ میں ناظم اعلیٰ کے دورہ جات	.....	34	23
27	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....شاہ کوٹ	.....	34	24
28	عظمت حرمین کانفرنس.....اسلام آباد	عدیل احمد آزاد	35	10
29	عالمی عظمت حرمین کانفرنس	محمد عاصم حفیظ	35	13
30	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....ضلع بھکر	.....	35	26
31	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....کالا باغ	.....	36	32
32	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....توحید آباد	.....	37	22
33	تحفظ حرمین شریفین کنونشن	محمد یٰسین ظفر	37	23
34	اتحاد امت کانفرنس	محی الدین	39	21
35	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....سوہدرہ	.....	39	24
36	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... جھنگ	شاہد اقبال	40	25
37	امیر پنجاب کا دورۂ گوجرانوالہ	حافظ محمد عباس	41	24
38	کارروائی انتخابی اجلاس یوتھ فورس پاکستان	حافظ مقصود احمد	44	21
39	یکجہتی کشمیر سیمینار	حافظ محمد عباس	46	23

اخباری تراشے و دیگر رپورٹیں وغیرہ

اخبار الجماعۃ

تنظیمی دورہ

◉ اہل حدیث یوتھ فورس بدوملہی کے صدر محمد شہباز بھٹی، سیکرٹری جنرل حسن فاروق سندھو کی دعوت پر حافظ عبدالرحمن ٹرسٹ رجسٹرڈ نارووال کے صدر اور اہل حدیث یوتھ فورس نارووال کے سابق صدر عابد محمود بٹ نے بدوملہی کا دورہ کیا۔ اہل حدیث یوتھ فورس سٹی نارووال کے سابق صدر عارف محمود بٹ اور رضاء اللہ بٹ ان کے ہمراہ تھے۔ اس دوران جامع مسجد حسین مین بازار بدوملہی میں ایک اجتماع میں شریک مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے علاقائی ذمہ داران کے ساتھ ملاقات کی۔ اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل نارووال کے امیر چوہدری شوکت علی مہیس، نائب امیر نذیر احمد اسد سندھو، امیر سٹی بدوملہی محمد یونس بٹ، چوہدری بشیر احمد بشر ملہی، ناصر حکیم بھٹی، ڈاکٹر محمد افضل ملہی، محمد یاسر بھٹی اور کارکنوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ مہمان خصوصی عابد محمود بٹ نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی قیادت پر، پروفیسر ساجد میر اور حافظ فیصل افضل شیخ پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی بصیرت افروز پالیسیوں کی حمایت کرتے ہیں۔ بعد ازاں عابد محمود بٹ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث رعیہ خاص کی نوتعمیر شدہ مسجد کا افتتاح بھی کیا۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی بدوملہی

جامع مسجد اہل حدیث رعیہ خاص کا افتتاح

◉ بدوملہی کے نواحی گاؤں رعیہ خاص میں نوتعمیر شدہ جامع مسجد اہل حدیث میں افتتاحی پروگرام منعقد ہوا جس میں تعمیراتی ادارے کی جانب سے الشیخ عبید اللہ، الشیخ محمد شہباز، خالد محمود، محمد خاں اور حکیم محمد نعیم قمر شریک ہوئے۔ افتتاحی پروگرام کی میزبانی متولی مسجد محمد مزمل، بھائی مبشر احمد اور رعیہ کے جماعتی کارکنان نے کی۔ پروگرام میں پنجاب کے معاون ناظم نشر واشاعت نذیر احمد سندھو، تعمیراتی کمیٹی مسجد ہذا کے رکن شیخ محمد شہباز، چوہدری بشیر احمد بشر ملہی، حکیم قاری شفیق الرحمن ربانی، قاری محمد صدیق انجم، قاری شاہد محمود ربانی اور حافظ عبدالرحمن ٹرسٹ نارووال کے صدر عابد محمود بٹ نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں مسجد کی تعمیر اور مسجد کی آبادی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ منجانب: ناصر حکیم بھٹی بدوملہی

صدر جمعیۃ اساتذہ پاکستان کا دورۂ گوجرہ

◉ جمعیۃ اساتذہ اہل حدیث پاکستان کے صدر پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر 9 اکتوبر کو گوجرہ کے دورہ پر تشریف لائے جہاں انہوں نے جمعیۃ اساتذہ اہل حدیث کے ضلعی اجلاس منعقدہ مرکز اہل حدیث النور ہومز ڈجکوٹ روڈ گوجرہ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے امیر حافظ محمد اسلم جٹ، محمد ایوب سجاد، مولانا ثناء اللہ الٰہی گورسی، حافظ عبدالباسط، مولانا شریف گجر سمیت دیگر اراکین، اساتذہ، پروفیسرز سے ملاقات کی۔ بعد ازاں حافظ عتیق اللہ عمر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے سرپرست مولانا عبدالقادر عثمان کی رہائش گاہ پر گئے جہاں انہوں نے تحصیل گوجرہ کے ناظم میاں محمد افضل، ضلعی ناظم مالیات ملک محمد اسلم آزاد، میاں محمد حنیف، میاں محمد سلیم، محمد عبداللہ افضل گجر، حافظ محمد عمران شاکر سے جمعیۃ اساتذہ کے ضلعی و تحصیل کے عہدیداران کے حوالہ سے ان سے مشاورت کی۔ حافظ محمد اسلم جٹ کی جانب سے جمعیۃ اساتذہ کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ محمد سرفراز حسن، حافظ عتیق اللہ عمر کے ساتھ تھے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

تبلیغی دورہ

◉ معہد الشریعہ والصناعہ کوٹ ادو کے رئیس اور ضلع مظفر گڑھ کے امیر عبدالرحمن سلفی نے جماعتی وفد کے ہمراہ کرک کے فعال جماعتی کارکن جناب عبدالمعز کی دعوت پر ضلع کرک کا تبلیغی دورہ کیا اور مختلف علاقوں میں جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں اور توحید کی دعوت کو عام کرنے کے لیے مشترکہ کوششوں پر زور دیا۔ لیکن کرک میں جماعت کا کوئی مرکز نہ ہونے کی وجہ سے کام کی رفتار بہت سست ہے اور دوسرے مسالک والوں نے ہماری جماعت کے احباب کو اپنی مساجد میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ اس وجہ سے وہاں کے جماعتی احباب اور ادارہ معہد الشریعہ والصناعہ کے رئیس مخیر جماعتی احباب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہاں مسجد بنانے میں بھرپور تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

برائے رابطہ: عبدالرحمن السلفی، رئیس معہد الشریعہ والصناعہ

0333-6007222 - 0312-6007222

عبدالمعز (کرک) 0333-9295841

الاسلام ڈائری 2017ء

◉ ..... جماعتی جذبوں کی آئینہ دار

◉ ..... ایک دعوت، ایک پیغام

◉ ..... ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت

عام قیمت: -/400 روپے

''اہل حدیث'' کے معاونین سے: -/350 روپے۔

شناختی کارڈ 34101-3207371-5

رابطہ: اہل حدیث پبلی کیشنز ۱۰۶ راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 042-37720257

055-4443265

خانپور میں تنظیمی اجلاس

◉ خان پور: مؤرخہ 12 نومبر 2016ء بروز ہفتہ کو اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے نومنتخب قائدین صدر حافظ فیصل افضل شیخ اور جنرل سیکرٹری حافظ محمد عامر صدیقی کا رحیم یار خاں ایئرپورٹ پر خانپور، رحیم یار خاں اور صادق آباد کے ذمہ داران و کارکنان یوتھ فورس نے شاندار استقبال کیا۔ بعد ازاں قائدین کا صادق آباد میں بھی اسی طرح شاندار استقبال کیا گیا اور تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب سے حافظ فیصل افضل شیخ اور حافظ محمد عامر صدیقی نے خطابات کیے اور تمام کارکنان کی محنتوں کو سراہا۔ اس موقع پر AYF کے ضلعی سرپرست حافظ محمد اصغر سلفی، مولانا ضیاء الحق جانباز، مولانا عبدالرحمن بلوچ، عطاء اللہ محمدی، خواجہ محمد زبیر مجاہد، حافظ عبدالسلام خواجہ، احسان الحق، مولانا قیوم سلفی، مولانا محمد عثمان، محمد زکریا، محمد شکیل سندھو، عدیل اصغر سلفی، قاری سیف اللہ و دیگر سینکڑوں کی تعداد میں کارکنان شریک تھے۔

رپورٹ: خواجہ محمد زبیر مجاہد

واہگہ ٹاؤن کا اجلاس

◉ مرکزی جمعیت اہل حدیث واہگہ ٹاؤن لاہور کا ماہانہ اجلاس بتاریخ 6 جنوری 2016ء بروز جمعہ بعد نماز عصر بمقام جامع مسجد بیت الرحمن اہل حدیث گرین پارک شالامار ٹاؤن لاہور زیر امارت مولانا مشتاق احمد فاروقی امیر ٹاؤن منعقد ہو رہا ہے۔

منجانب: عبدالرحمن کاظمی، ناظم واہگہ ٹاؤن لاہور

انا للہ وانا الیہ راجعون!

حکیم عبدالجبار کا سانحہ ارتحال

◉ گوجرانوالہ مؤرخہ 16 دسمبر 2016ء کو نماز جمعۃ المبارک کے بعد نامور طبیب اور شہر کی معروف شخصیت حکیم عبدالجبار بعارضہ قلب طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا

الیہ راجعون! مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی۔ آپ بڑے متدین' صوم وصلوٰۃ کے پابند' ملنسار اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے' دور دراز سے مریض ان کے مطب میں آتے اور اللہ کے فضل سے شفایاب ہو جاتے۔ اس طرح ان کا حلقہ احباب کافی وسیع تھا۔ یونہی ان کی وفات کی خبر عام ہوئی لوگ ان کی رہائش پر پہنچنا شروع ہو گئے۔ چنانچہ رات ۹ بجے ان کی نماز جنازہ بڑے قبرستان کے قریب عطاء محمد ہائی سکول کی گراؤنڈ میں ادا کی گئی جس میں دور دراز علاقوں اور شہر سے ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں لوگ شریک ہوئے۔ نماز جنازہ پروفیسر عبدالرحمٰن مکی نے پڑھائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ ادارہ پسماندگان کے غم میں شریک ہے۔

رابطہ: حافظ محمد اسحاق 0321-8543594

⊙ ۶ دسمبر ۲۰۰۱۶ء بروز منگل' قاری محمد عارف صاحب مہتمم جامعہ خدیجۃ الکبریٰؓ گوجرہ رضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی وفات کی خبر علاقہ بھر میں عام ہوگئی رنج وغم کے عالم میں نماز ظہر کے بعد ۲۹۸ والے قبرستان میں مولانا حکیم محمد یحییٰ اسد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام سمیت علاقہ بھر سے جماعتی احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ امیر ضلع مفتی محمد اسلم خان' ناظم چوہدری محمد اسلم چیمہ اور مولانا برق التوحیدی نے مرحوم کی وفات پر تعزیت اور درجات بلندی کے لیے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

شریک غم: قاری عبدالرشید عابد' ناظم نشر واشاعت ضلع ٹوبہ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804.4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

خوشخبری

تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے
حضرات وخواتین کے لیے دینی علوم سیکھنے کا سنہری موقع

زیرِ نگرانی
عالم اسلام کی نامور شخصیت فضیلۃ الشیخ
حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ
مفسرِ قرآن ومشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

فہم دین انسٹی ٹیوٹ کے زیرِ اہتمام گھر بیٹھے (بذریعہ خط وکتابت)

مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ جاری ہے

1 فہم قرآن کورس

خصوصیات
- قرآن فہمی بذریعہ عربی گرامر
- دلچسپ، آسان اور عام فہم اسباق پر مشتمل
- قرآنی مثالوں سے مزین مشقوں کے ساتھ
- خوبصورت کہاوتوں اور مثالوں کے ذریعے قواعدِ عربیہ کا فہم
- جدید عربی جملوں کا استعمال

مدت کورس 6 ماہ
مکمل کورس، رجسٹریشن فیس
ڈاک خرچ
صرف 2000 روپے

2 فہم حدیث کورس

خصوصیات جانیے
- تاریخ حدیث، تدوینِ حدیث اور اصولِ حدیث
- اہمیت وضرورتِ حدیثِ رسول ﷺ
- حدیث اور صاحبِ حدیث ﷺ کے حقوق
- مسنون طرزِ زندگی احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

مدت کورس 4 ماہ
مکمل کورس، رجسٹریشن فیس
ڈاک خرچ
صرف 1500 روپے

3 فہم دین کورس

خصوصیات ایک ایسا کورس
- جو سکھائے آپ کو اسلامی طرزِ زندگی
- جو راہنمائی کرے آپ کی صراطِ مستقیم کی طرف
- جو دے آپ کو روحانی سکون
- جو پیش کرے آپ کے معاشی، معاشرتی، ازدواجی اور عائلی مسائل کا قرآن وسنت کی روشنی میں حل

مدت کورس 4 ماہ
مکمل کورس، رجسٹریشن فیس
ڈاک خرچ
صرف 1500 روپے

4 عربی بول چال کورس

خصوصیات
- جدید کلمات اور محاوروں کی مشق
- حج وعمرہ کے زائرین کے لیے بہترین معاون
- عربی مضمون پڑھنے والے طلبہ وطالبات کے لیے مکمل گائیڈ بک
- آسان اور دلچسپ عربی مکالمات

مدت کورس 2 ماہ
مکمل کورس، رجسٹریشن فیس
ڈاک خرچ
صرف 1000 روپے

اسپیشل آفر تمام کورسز میں ایک ساتھ داخلہ لینے والے طلبہ وطالبات کے لیے عربی بول چال کورس فری

ہدایات
- کسی بھی کورس میں داخلے کے لیے تعلیم وعمر کی کوئی قید نہیں (صرف اردو پڑھنا لکھنا جانتے ہوں)
- ایک وقت میں تمام کورسز میں بھی داخلہ لیا جاسکتا ہے
- کورس کے اختتام پر اسناد اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کے لیے خصوصی انعامات (طلبہ وطالبات کی الگ الگ پوزیشنیں ہوں گی)

تمام کورسز بذریعہ وی پی ارسال کیے جائیں گے / مطلوبہ کورس منگوانے کے لیے اپنا نام اور مکمل ایڈریس مندرجہ ذیل نمبروں پر SMS کریں

برائے رابطہ: قاری عبدالحفیظ ثاقب مدیر فہم دین انسٹی ٹیوٹ مون مارکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ پاکستان
0300/0332-8808064
0300/0332-8808064
0332/0315-5242338

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

کلیوں کو میں سینے کا لہو دے کر پلا ہوں صدیوں گلشن کی فضا، مجھے یاد کرے گی!

24 مارچ جمعہ
25 مارچ ہفتہ
26 مارچ اتوار

حضرت مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی

سہ روزہ سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

خانپور

الشاہد الرحیمی

زیر امارت

شیخ التفسیر مفتی احمد علی مرکزی امیر جمعیۃ اہلحدیث پاکستان حفظہ اللہ

و زیر مملکت

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم مرکزی امیر جمعیۃ اہلحدیث پاکستان حفظہ اللہ

علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور رحیم یار خان

40 ویں سالانہ سہ روزہ عظیم الشان آل پاکستان اہل حدیث "سیرت النبی کانفرنس" بتاریخ 26,25,24 مارچ، بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اعلیٰ روایات اور شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔ کانفرنس میں قائدین اہل حدیث کے علاوہ ملک بھر سے محدثین، مفکرین، مجاہدین، دانشور، علماء، خطباء، قراء و شعراء اور زعمائے ملت کی تشریف آوری متوقع ہے۔ احباب و اخوان کے متعلقین، مخلصین اور فیض یافتگان بطور خاص تواریخ نوٹ فرمالیں اور کانفرنس کی شاندار کامیابی کیلئے ابھی سرگرم عمل ہو جائیں۔

شعبہ دعوت و تبلیغ

جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور رحیم یار خان

الدال علی الخیر کالفاعل

والفوز و فلاح